

ترجمہ و تحقیق
خصائص امیر المؤمنین
علی ابن ابیطالب

استیارات علوی

مؤلف: ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب شافعی
مترجم و محقق: سید شاہد حسین رضوی ہند



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

jabir.abbas@yahoo.com

امتیازات علوی

(ترجمہ و تحقیق خصائص امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب)

مؤلف

ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی

مترجم و محقق

سید شاہد حسین رضوی ہندی



معاونت تحقیق

انتساب

میں اپنی اس ناچیز پیش کش کو حضرت صدیقہ کبریٰ النبیہ خوراء فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور مولیٰ الموحدين یعسوب الدین امیر المؤمنین غالب کل غالب مطلوب کل طالب امام المشارق و المغرب علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت بقیۃ اللہ الاعظم روحی و ارواح العالمین لہ الفداء کی خدمت میں عاجزانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

عرض ناشر

بے شک امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی ذات، جو کہ پیغمبر اسلام کے زیر سایہ پروان چڑھے اور آپ کے حقیقی جانشین بھی ہیں، ایک ممتاز اور بے مثال شخصیت ہے، جس کا اعتراف تمام مسلمان اور غیر مسلمان دانشمندوں نے کیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ آپ کی ذات والا صفات کے فضائل و مناقب کا ذکر کرنا ایک ناممکن امر ہے۔ مسلمانوں کی حدیث کی کتابیں آپ کی شان میں نازل ہونے والی آیتوں اور آنحضرت کی جانب سے آپ کی فضیلت میں وارد ہونے والی حدیثوں سے مملو ہیں، جیسا کہ رسول خدا ارشاد فرماتے ہیں: اے علی اگر دریا روشنائی بن جائے، سارے درخت قلم بن جائیں سارے انسان مل کر لکھیں اور گروہ جن حساب کریں تو بھی تمہارے فضائل و کمالات کو شمار نہیں کر سکتے (۱)۔

پھر بھی اگر دریا کے سارے پانی کو جمع نہیں کر سکتے تو کم از کم پیاس تو بجھا لینی

نام کتاب: امتیازات علوی (ترجمہ و تحقیق خالص امیر المومنین علی بن ابیطالب)
مؤلف: ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی
مترجم: سید شاہد حسین رضوی ہندی
ناشر: انتشارات مرکز جہانی علوم اسلامی (قم، ایران)
پہلا ایڈیشن: ۱۳۲۹ھ مطابق: ۲۰۰۸ء، ۱۳۸۷ھ، شمس
تعداد: ۲۰۰۰

ISBN: 978-964-195-006-6

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ:

ایران: قم، بلوار بہار، جب ہتل الزہراء، انتشارات مرکز جہانی علوم اسلامی
تلفکس: 0098251\7749875

E-mail: public-relations@comicis.co
www.eshraaq.com

- ۱۔ بمبئی: حیدری کتب خانہ، مرزا علی اسٹریٹ، امام باڑہ روڈ۔ بمبئی ۹۔
- ۲۔ دہلی: شیعہ جامع مسجد، کشمیری گیٹ (مولانا محسن نقوی صاحب)۔
- ۳۔ کشمیر: مدرسہ علیہ امام محمد باقر علیہ السلام، حسین آباد گورسائی پونچھ، جموں و کشمیر۔
- ۴۔ جامعۃ الہدیٰ عربی کالج، علی کالونی اکبر پور امبیدنگریوٹی۔

چاہئے! اس ہدف کے مد نظر علم حدیث کے کچھ بزرگ علماء نے امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے فضائل و مناقب کو جمع کرنے کی کوشش کی اور اس راہ میں بہت سی مشقتیں برداشت کیں۔

کتاب ہذا ”خصائص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہا السلام“ انھیں کاوشوں کا ثمرہ ہے جسے حافظ امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی نے تیسری صدی ہجری میں تالیف کیا ہے۔

جناب سید شاہد حسین رضوی ہندی، معلم مرکز جہانی علوم اسلامی حوزہ علمیہ قم نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے؛ ہم موصوف اور ان تمام دانشمندوں کی زحمات کی قدردانی کرتے ہیں جنہوں نے اس کام کو اہمیت دی اور اپنا قیمتی وقت صرف کیا۔

آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا کرتے ہیں کہ خداوند عالم، ان حضرات کی توفیقات میں دوام و اضافہ فرمائے (آمین یا رب العالمین)

والسلام

مرکز جہانی علوم اسلامی

شعبہ تحقیقات

فہرست مطالب

صفحہ	عنوان
۱۱	پہلے اسے پڑھیں.....
۱۳	عرض مترجم.....
۱۴	مقدمہ.....
۱۴	احمد بن شعیب نسائی کون ہیں؟.....
۲۰	امام نسائی اور حق کا دفاع.....
۲۲	کتاب خصائص کی اہمیت.....
۲۵	حضرت علیؑ امت کے سب سے پہلے مسلمان اور نمازی.....
۳۱	حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی عبادت.....
۳۳	خدا کے نزدیک حضرت علیؑ کا مرتبہ.....
۳۹	جبریلؑ و میکائیلؑ حضرت علیؑ کے ہمراہ.....
۵۱	اللہ حضرت علیؑ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا.....

۱۵۳	سوار دوش نبی
۱۵۵	حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے شوہر
۱۵۹	حضرت علی علیہ السلام کی تین خصوصیتیں
۱۶۱	جنت کی عورتوں کی سردار
۱۶۹	بضعہ الرسول
۱۷۵	علی علیہ السلام کے بیٹے رسول خدا ﷺ کے فرزند
۱۷۷	جوانان جنت کے سردار
۱۷۹	پیغمبر اسلام ﷺ کے دو پھول
۱۸۱	سب سے زیادہ عزیز اور محبوب
۱۸۳	حضرت علی علیہ السلام کے لئے دعا
۱۸۹	رسول ﷺ سے نجومی
۱۹۱	شقی ترین انسان
۱۹۳	رسول اسلام ﷺ کے سب سے قریب
۱۹۵	تاویل قرآن پر جنگ
۱۹۷	حدیث غدیر
۱۹۹	باغی و سنگر گروہ
۲۰۵	حق والا گروہ
۲۰۹	خوارج سے حضرت علی علیہ السلام کی جنگ
۲۱۹	خوارج کی پہچان

۵۷	حضرت علی علیہ السلام خدا کے مغفور بندہ
۶۳	اللہ نے قلب علی علیہ السلام کو آزمایا
۶۹	علی علیہ السلام کے در کے علاوہ سارے دروازے بند کر دیئے جائیں
۷۱	خدا نے علی علیہ السلام کو اندر بلایا اور تمہیں باہر نکالا
۷۵	نگاہ رسالت میں حضرت علی علیہ السلام کی منزلت
۹۳	علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں علی علیہ السلام سے
۹۷	علی علیہ السلام نفس رسول
۹۹	علی علیہ السلام اکرم رسول ﷺ کے صفی اور امین
۱۰۱	مبلغ سورہ برائت
۱۰۷	جس کا میں ولی اس کے علی علیہ السلام کو
۱۱۷	علی علیہ السلام امیرے بعد ہر مومن کے ولی
۱۲۳	علی علیہ السلام سے محبت خدا سے محبت، علی علیہ السلام سے دشمنی خدا سے دشمنی
۱۲۷	علی علیہ السلام سے محبت کی ترغیب
۱۳۳	مومن اور منافق کی پہچان
۱۳۵	علی علیہ السلام کی مثال
۱۳۷	رسول ﷺ سے علی علیہ السلام کی قربت و محبت
۱۴۱	رسول خدا کے وارث
۱۴۳	حضرت عائشہ کا اعتراف و اعتراف
۱۴۷	حضرت علی علیہ السلام کا مرتبہ

۲۳۱	ابن عباسؓ کا خوارج سے مناظرہ
۲۳۷	پیغمبر اسلام ﷺ کی پیشین گوئی
۲۴۳	فہرستیں
۲۴۳	فہرست آیات قرآن کریم
۲۴۳	فہرست احادیث پیغمبر اسلام ﷺ
۲۵۳	فہرست احادیث حضرت علیؓ
۲۵۷	فہرست اعلام
۲۸۲	فہرست قبیلہ اور گروہ
۲۸۲	فہرست اماکن
۲۸۵	فہرست منابع و مآخذ

پہلے اسے پڑھیں

خصائص نسائی اہل سنت کے مشہور عالم دین امام نسائی کی کتاب ہے۔
اس کا یہ ترجمہ حق ترجمہ کی ادائیگی کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے، ممکن ہے
اس میں ایسی روایات بھی ہوں جو شیعہ عقائد کے نقطہ نظر سے سازگار نہ
ہوں، لہذا اسے نقل قول سمجھا جائے۔

عرض مترجم

رب یسری بحق محمد و علی و فاطمہ و الحسن و الحسين
والائمة التسعة الطاهرين من ذرية الحسين عليهم السلام

کتاب خصائص نسائی اپنی قدمت، اعتبار اور قدر و قیمت کے لحاظ سے ان اہم
کتابوں میں شمار ہوتی ہے جسے تمام مسلمان اہمیت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

کتاب خصائص کے تقریباً بارہ خطی نسخے ہیں جو دنیا کے مختلف کتابخانوں میں
موجود ہیں، اور اب تک نور ۹ مرتبہ ہندوستان، مصر، نجف، بیروت، اور ایران میں یہ
کتاب چھپ چکی ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ ۱۳۱۱ھ میں سید ابوالقاسم رضوی لاہوری ہندی نے فارسی
زبان میں کیا جو ”حقائق لدنی در تشریح و دقائق لدنی“ کے نام سے چھپا ہے اور ۱۸۹۲ء
میں اردو زبان میں ترجمہ ہو کر رام پور میں شائع ہوا ہے جو اس وقت نایاب ہے۔

خصائص نسائی کی تحقیق بہت سے محققین نے کی ہے سب سے جدید تحقیق جو
متعدد نسخوں کی مدد سے وجود میں آئی ہے وہ محقق فاضل محمد کاظم محمودی نے کی ہے جو

کی رحمتوں کی قدر دانی کرتا ہوں۔ نیز حجۃ الاسلام والمسلمین جناب صفدر حسین یعقوبی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ موصوف نے اس کتاب کو مرتب کرنے میں ہماری مدد فرمائی۔ اسی طرح ان تمام حضرات کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس سلسلہ میں میری مدد فرما کر شکریہ کا موقع دیا۔

وماتوفی فی الالبانہ

سید شاہد حسین رضوی

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ - مطابق

۱۹ نومبر ۲۰۰۲ء - بروز منگل

۱۴۰۹ھ میں مجمع احیاء الثقافتہ الاسلامیہ کے ذریعہ چھپ کر قلم میں شائع ہوئی ہے جناب محمد کاظم محمودی کی تحقیق کچھ ایسے خاص امتیازات کی حامل ہے کہ جس نے گزشتہ تحقیقات کی کمیوں کو پورا کر دیا ہے اور متعدد نسخوں کی مدد سے حدیث کے متن اور سند کی تصحیح کی ہے۔

موجودہ اردو ترجمہ مذکورہ بالا کتاب کے متن کی روشنی میں کیا گیا ہے اور اس میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ متن احادیث کا خیال رکھا جائے۔ جہاں کہیں بھی توضیح کی ضرورت ہوئی اسے بین القوسین لایا گیا ہے۔ حدیث کا اصلی متن بھی ترجمہ سے پہلے موجود ہے۔

گرچہ حدیثوں سے بہت سے نکات نکلتے ہیں لیکن چونکہ کتاب اور حدیث کی اصلیت کے تحفظ کو مد نظر رکھا گیا ہے لہذا صرف چند ضروری نکتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ حدیث کے دوسرے منابع اکثر و بیشتر اہل سنت کی کتابوں سے ہیں اور بعض جگہوں پر شیعوں کی کتابوں سے بھی ہیں، فہرست منابع میں ان تمام منابع و مصادر کو حتی المقدور ان کی تاریخی قدمت کے اعتبار سے بیان کیا گیا ہے۔

ترجمہ میں سلاست اور روانی کو مد نظر رکھا گیا ہے اور زبان کو عام فہم بنانے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ مفید عام بن سکے۔

آخر میں حجۃ الاسلام والمسلمین جناب سید احتشام عباس زیدی کہ موصوف نے اس کتاب کی اصلاح فرمائی اور حجۃ الاسلام والمسلمین جناب فتح اللہ محمدی (نجار زادگان) کہ موصوف نے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا، کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان

مقدمہ

احمد بن شعیب نسائی کون ہیں؟

احمد بن شعیب نسائی نے ۲۱۵ھ میں خراسان کے ایک گاؤں (نساء) میں آنکھیں کھولیں اور ۳۰۳ھ میں اس دارفانی کو وداع کہا۔ آپ مکہ میں دفن ہیں، آپ شافعی مسلک اور اہل سنت کے بزرگ عالم تھے۔

آپ کی سوانح حیات سے آگاہی کے لئے کافی ہے کہ ہم اہل سنت کے علماء کی تحریروں کا مطالعہ کریں تاکہ آپ کی وہ ممتاز شخصیت جو اہل سنت کے بزرگوں کے نزدیک ہے ہمارے سامنے آجائے۔

اہل سنت کے ایک بڑے تجزیہ نگار حافظ جمال الدین یوسف مزنی امام نسائی کے بارے میں قلمطراز ہیں:

ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب، قاضی، حافظ، کتاب سنن (معروف بہ سنن نسائی شریف یا المجتبیٰ کہ جو اہل سنت کی صحاح ستہ میں سے ایک ہے) اس کے علاوہ دیگر مشہور کتابوں کے مؤلف، ایک مشہور و نمایاں امام، محدث اور نامور عالم

تھے، بے شمار لوگوں نے آپ سے حدیثیں نقل کی ہیں منصور فقیہ، طحاوی، قاسم مطر ز اور ابوعلی جیسے بزرگ حضرات آپ کو مسلمانوں کا امام اور پیشوا مانتے ہیں۔ اہل سنت کے بزرگ رجال شناس ابن حجر عسقلانی بھی آپ کو انھیں القاب و اوصاف سے یاد کرتے ہیں ۱۔

کتاب ”مستدرک“ کے مولف حاکم نیشاپوری امام نسائی کے بارے میں لکھتے ہیں: ”میں اکثر و بیشتر عظیم حدیث شناس یعنی ابوعلی کی زبانی سنتا تھا کہ آپ چار لوگوں کو مسلمانوں کے امام و پیشوا کی حیثیت سے بیان کرتے تھے اور سب سے پہلے نسائی کا نام لیتے تھے ۲۔ آپ ہی ابو الحسن بن مظفر سے نقل کرتے ہیں کہ: میں نے مصر میں اپنے اساتذہ سے سنا ہے کہ انھیں نسائی کی امامت و پیشوائی پر یقین تھا اور آپ کی شب و روز کی محنت، عبادت، حج و جہاد پر پابندی سے عمل نیز سنت کے احیاء اور سلاطین کی ہمنشینی سے گریز کا تذکرہ کرتے تھے اور یہی آپ کا ہمیشہ کا دستور العمل رہا ہے یہاں تک کہ آپ خوارج (معاویہ کے پیروکاروں) کے ہاتھوں درجہ شہادت پر فائز ہوئے“ ۳۔

دارقطنی جو اہل سنت کے مشہور و معروف حدیث شناس اور کتاب سنن دارقطنی (کہ جو صحاح ستہ میں سے ہے) کے مولف ہیں نسائی کے سلسلہ میں قلمطراز ہیں کہ: ”ابو عبد الرحمن نسائی مصر میں اپنے دور کے تمام علما سے زیادہ عالم، اور اپنے وقت کے زبردست حدیث اور رجال شناس تھے“۔

۱۔ تہذیب الکمال، ج ۱، ص ۳۲۹، ترجمہ نمبر ۸ م

۲۔ تہذیب الکمال، ج ۱، ص ۳۳۳، ترجمہ نمبر ۵۲

۳۔ نقل از تہذیب الکمال، ج ۱، ص ۳۳۳۔ تہذیب الجہد، ج ۱، ص ۳۵

۴۔ نقل از تہذیب الکمال، ج ۱، ص ۳۳۴

ابو عبد الرحمن سلمی، دارقطنی سے نقل کرتے ہیں:

”میں نسائی پر کسی اور کو مقدم نہیں کر سکتا نیز تقویٰ و پرہیزگاری میں ان کی طرح کسی کو نہیں جانتا“ ۱۔

اہل سنت کے مشہور و معروف مورخ اور رجال شناس ابو عبد اللہ ذہبی نسائی کے بارے میں لکھتے ہیں:

”ابو عبد الرحمن نسائی بزرگوں کی یادگار اور کتاب سنن نیز دیگر کتابوں کے مولف ۲۱۵ھ میں نساء نامی گاؤں میں پیدا ہوئے، وہ علم کا سمندر، صاحب نظر، ثابت قدم، شجاع، دلیر اور حسن تالیف کے مالک تھے آپ نے علم کی خاطر خراسان، حجاز، عراق، جزیرہ اور شام کا سفر کیا اور اس کے بعد مصر میں سکونت اختیار فرمائی“۔ ۲۔

تاج الدین سبکی اپنی کتاب طبقات شافعیہ میں نسائی کے بارے میں نمایاں اور ممتاز طور سے اہل سنت کے بزرگ علماء کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

”میں نے اپنے استاد محترم ابو عبد اللہ سے دریافت کیا کہ مسلم بن حجاج (صاحب صحیح مسلم) حدیث کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں یا نسائی؟ انھوں نے جواب میں کہا نسائی میں نے اس بات کو اپنے باپ سے بیان کیا تو انھوں نے بھی تائید فرمائی۔ ۳۔

۱۔ تاریخ الاسلام، وفیات (۳۰۱-۳۱۰ ق) ص ۱۰۶، ترجمہ نمبر ۱۱۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۲، ص ۱۲۵

۲۔ الطبقات الشافعیہ، ج ۳، ص ۱۳۲

۳۔ جامع الاصول، ج ۱، ص ۱۹۵

حضرت رسول خدا ﷺ کی یہ حدیث کہ ”خداوند عالم کبھی اس کے شکم کو سیر نہ فرمائے“ ۱۔

حاکم نیشابوری بھی دارقطنی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

”چونکہ نسائی مصر کے حدیث شناسوں میں سرفہرست تھے اس وجہ سے لوگ آپ سے حسد کرنے لگے آپ جب رملہ گئے تو وہاں پر آپ سے معاویہ کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا گیا اور جب انھوں نے اپنی طرف سے کوئی حدیث بیان نہیں کی تو لوگوں نے آپ کی پٹائی کی اور آپ ان زخموں کی تاب نہ لا کر دنیا سے چل پے“ ۲۔

حاکم نیشابوری نسائی کے اس واقعہ کی تفصیل اس طرح بیان کرتے ہیں:

”ابو عبد الرحمن نسائی اپنی عمر کے آخر میں مصر سے دمشق چلے گئے، وہاں لوگوں نے ان سے معاویہ اور اس کی شان میں حدیث دریافت کی تو آپ نے جواب میں کہا: کیا معاویہ اس بات پر راضی و خوشنود نہیں ہے کہ اس کو علیؑ کے مساوی اور برابر ٹھہرانے کے لئے روایتیں گڑھی گئیں، کہ اب اس کی برتری اور فضیلت میں حدیث جعل کی جائے؟ یہ (حق بات) سنتے ہی اہل دمشق نے انھیں مارنا شروع کیا اور دھکے دے کر مسجد سے باہر کر دیا... اور وہ ۳۰۳ھ میں ان زخموں کی تاب نہ لا کر سرزمین مکہ میں وفات کر گئے“ ۳۔

۱۔ تہذیب الکمال، ج ۱، ص ۲۳۸۔

۲۔ نقل از تہذیب الکمال، ج ۱، ص ۳۹۳۔

۳۔ الطیحات الشافعیہ، ج ۳، ص ۱۶۱۔

ان کے علاوہ دیگر علماء جیسے: ابن اثیر، ابن کثیر، ابن خلکان، وغیرہ ۴۔ نے بھی نسائی کی بے حد تعریف و تجید کی ہے اور ان کو علم حدیث و رجال میں امام و پیشوا کی حیثیت سے یاد کیا ہے۔“

نسائی اور حق کا دفاع

اس میں کوئی شک نہیں کہ نسائی ہمیشہ حق کے حامی اور مدافع رہے، اس سلسلہ میں انھوں نے بے دین و منحرف لوگوں کی خوشنودی کا ذرہ برابر لحاظ نہ کیا اور اپنی ذاتی و دینی شخصیت کو نہ کھویا۔

جمال الدین یوسف مرّی اس سلسلہ میں خود نسائی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

”دمشق میں میری تقدیر کھل گئی کہ وہاں پر حضرت علیؑ سے ناواقف اور منحرف بہت زیادہ لوگ تھے تو میں نے اس امید پر کتاب خصائص امیر المومنین علیہ السلام لکھی کہ خداوند عالم اسی تصنیف کے ذریعہ ان لوگوں کی ہدایت فرمائے“ ۵۔ اس کے بعد یوسف مرّی اضافہ کرتے ہیں:

دمشق میں نسائی سے فضائل معاویہ کے سلسلہ میں حدیث دریافت کی گئی تو انھوں نے فرمایا: اس (معاویہ) کے بارہ میں کون سی حدیث بیان کروں کیا

۱۔ البدایہ والنہایہ، ج ۱۱، ص ۱۲۳۔

۲۔ وفیات الاعیان، ج ۱، ص ۷۷۔

۳۔ مقدمہ کتاب الخصائص تحقیق محمد کاظم محمودی۔

۴۔ تہذیب الکمال، ج ۱، ص ۳۳۸۔ تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۳۶۔

۵۔ تہذیب الکمال، ج ۱، ص ۲۳۸۔ تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۳۶۔ تاریخ الاسلام، وفیات

۳۰۱-۳۱۰ ق، ص ۱۰۷، ترجمہ نمبر ۱۱۔

تاج الدین سبکی ۱، ابن خلکان ۲، اسنوی ۳، اور ذہبی ۴ بھی ان کی وفات کا سبب یہی بتاتے ہیں، اس سے پتا چلتا ہے کہ آپ کس قدر شجاع، حق گو، اور حق و حقانیت علی علیہ السلام کے مدافع تھے۔

بعض لوگ بنی امیہ کا دفاع کرتے ہیں اور ان کی آبرو کے تحفظ کے لئے نسائی کے ضرب و شتم کو خوارج کی طرف نسبت دیتے ہیں اور یہ سوائے حق سے فرار کے کچھ اور نہیں ہے اس لئے کہ نسائی کے زمانے میں دمشق میں خوارج (اہل نہروان) کا اس حد تک بول بالا نہیں تھا اور نہ ہی اتنا تسلط و اقتدار تھا مگر یہ کہ خوارج سے مراد اس کے واقعی معنی ہوں یعنی وہ لوگ جو دین سے خارج ہو گئے اس لئے کہ بنی امیہ اور اس کے پیروکار حقیقی اسلام سے خارج ہیں جیسا کہ بعض صحابہ، تابعین اور اہل بیت علیہم السلام اسی بات کے معترف ہیں۔

کتاب خصائص کی اہمیت:

کتاب خصائص کی تمام تر حدیثیں سند کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں، علمائے حدیث و رجال کے درمیان اس کتاب کا بڑا مقام ہے، اہل سنت کے مشہور حدیث شناس ”ابن حجر عسقلانی“ اس کتاب کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

”نسائی نے آنحضرتؐ کے دیگر اصحاب کو چھوڑ کر حضرت علیؑ کی شان و

۱- وفیات الاعیان: ج ۱، ص ۷۷۔

۲- الطبقات الشافعیہ، ج ۲، ص ۲۸۔

۳- تذکرۃ الحفاظ: ج ۲، ص ۲۹۹۔ سیر الاعلام النبلاء: ج ۱۲، ص ۱۳۲۔

۴- مقدمہ کتاب خصائص تحقیق محمد کاظم ص ۱۱۱۔ مقدمہ سنن کبریٰ، عبد الغفار سلیمان ہنداری

منقبت میں جو حدیثیں تلاش کر کے اس (خصائص) میں جمع کی ہیں، اکثر و بیشتر کی سندیں اچھی اور قابل قبول ہیں“ ۱۔

کتاب خصائص کے اعتبار کے سلسلہ میں اتنا ہی کافی ہے کہ اہل سنت کے بڑے بڑے عالم، علم حدیث و رجال کے بارے میں نسائی کو امام و پیشوا مانتے ہیں بلکہ بعض علماء مثلاً دارقطنی کا کہنا ہے: ”میں نسائی پر کسی اور کو مقدم نہیں کر سکتا“ ۲۔ ابوعلی نیشابوری کہتے ہیں:

”بلاشبہ وہ (نسائی) حدیث میں امام ہیں“ ۳۔ ذہبی لکھتے ہیں کہ ”نسائی احادیث و رجال کی شناخت میں مسلم، ابوداؤد اور ترمذی سے زیادہ ماہر ہیں“ ۴۔ میرے خیال سے یہ کتاب نسائی کے واقعی چہرہ کو دیکھنے کے لئے ایک اور صاف و شفاف آئینہ ہے، اس کتاب سے نسائی کا عقیدہ، حدیث پر تسلط نیز حدیثوں کی طبقہ بندی کا بہترین ذوق باقاعدہ نمایاں ہے۔

اس کتاب کا آغاز آپ حضرت علیؑ کے سابق الاسلام ہونے سے کرتے ہیں اور اس کے بعد دسیوں حدیث جیسے: حدیث ثقلین، طبر، رایہ، کساء، غدیر، اور سد الابواب وغیرہ علیؑ کی شان و منزلت میں بیان کرتے ہیں۔

اس کے بعد جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شان و منقبت میں کچھ حدیثوں کا تذکرہ کرتے ہیں اور امام حسن و امام حسین علیہما السلام کے بارے میں حدیثوں پر

۱- الاصاب: ج ۳، ص ۲۵، رقم ترجمہ ۵۶۹۲۔

۲- تہذیب الکمال: ج ۱، ص ۳۳۳۔ تاریخ الاسلام: وفیات (۳۰۱-۳۱۰ ق) ص ۱۰۸۔

۳- تہذیب الکمال: ج ۱، ص ۳۳۳۔ تاریخ الاسلام: وفیات (۳۰۱-۳۱۰ ق) ص ۱۰۸۔

۴- سیر اعلام النبلاء: ج ۱۳، ص ۱۳۳، رقم ترجمہ ۶۷۔

مختصر روشنی ڈالتے ہیں۔ آخر میں حضرت علیؑ کی جنگوں کا تذکرہ اور آپ کی حقانیت کے بارے میں آنحضرتؐ کی وصیت کا بیان کیا ہے نیز خوارج اور دشمنان علیؑ (قاسطین، ناکھین، اور مارقین) کے چہروں سے پردہ ہٹا دیا ہے۔

نسائی نے امام علیؑ کی شان میں صرف کتاب خصائص ہی نہیں لکھی ہے بلکہ ایک اور کتاب ”مسند علی بن ابی طالب“ بھی لکھی ہے۔

نسائی کی سوانح حیات لکھنے والوں نے جہاں ان کی تالیفات میں ۳۳ کتابوں کا نام لیا ہے وہیں پر دو باتوں کی تائید کی ہے۔ ایک یہ کہ کتاب خصائص، کتاب سنن کبریٰ کا جزو نہیں ہے بلکہ ایک مستقل کتاب ہے اور نسائی نے اسے شام جانے کے بعد لکھا ہے۔ ۱

دوسری بات: کتاب سنن کبریٰ اور سنن صغریٰ (المجتبیٰ) نسائی کے دو علیحدہ کام ہیں۔ سنن صغریٰ (المجتبیٰ) سنن کبریٰ کا خلاصہ نہیں ہے اور ان دونوں کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے یعنی یہ کہ جو حدیثیں سنن صغریٰ میں ہیں وہ تمام سنن کبریٰ میں نہیں ہیں اسی طرح جو حدیثیں سنن کبریٰ میں ہیں وہ ساری کی ساری سنن صغریٰ میں نہیں ہیں۔ ۲

حضرت علیؑ امت کے سب سے پہلے مسلمان اور نمازی

بسم الله الرحمن الرحيم

وصل الله على محمد وآله [صحابہ] وسلم تسليما عونک یارب

حدیث: ۱ اخبرنا ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب بن علي النسائي قال: اخبرنا محمد بن المثنى قال حدثنا عبد الرحمن . يعني ابن مهدي . قال: حدثنا شعبه عن سلمة بن كهيل قال: سمعت حبة العرنی قال: سمعت عليا يقول: ”انا اول من صلى مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم“ حبة العرنی کہتے ہیں میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرتؐ کے ساتھ صبح سے پہلے نماز پڑھنے والا میں ہوں۔

حدیث: ۱۔ مستطیاسی، ج ۲۳، ص ۱۸۸، مصنف ابن ابی شیبہ ۳۷۰: ۶، ج ۶، ص ۳۲۰۔ مسند احمد ۱۶۵: ۲، ج ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲۔ فضائل احمد ص ۸۲، ج ۱۲۱ و ۸۲، ج ۱۲۵ و ۲۰۸، ج ۲۸۶۔ مسند ابویعلیٰ ۱: ۳۳۸، ج ۳۳۷۔ الاحاد والثنائی، ج ۹، ص ۱۷۹۔ اوائل ابن ابی عاصم، ص ۳۰، مسند بزار، ج ۳، ص ۵۱۔ مناقب کوئی ۲۶۹، ج ۱۸۰۔ معارف ابن قتیبة ص ۱۶۹۔ انساب الاشراف، ص ۸، ج ۹۔ اوائل عسکری، ج ۹۱۔ کامل ابن عدی، ص ۵۵، تاریخ بغداد ۴: ۲۷۳، ج ۲۳۳۔ مستدرک حاکم ۳: ۱۱۲۔ معجم اوسط طبرانی ج ۲، ص ۳۳۳، ج ۱۷۶۔ مناقب خوارزمی، ص ۵۷، ج ۲۳۳۔ مناقب ابن مغازی ۷۰

۱۔ مقدمہ کتاب خصائص، تحقیق محمد اکظم، ص ۱۱۔ ۲۔ مقدمہ سنن کبریٰ، عبدالغفار سلیمان ہنداری۔

حديث: ٣٠ اخبرنا عبد الله بن سعيد قال: حدثنا [عبد الله] بن ادريس قال سمعت شعبة، عن عمرو بن مرة عن ابي حمزة، عن زيد بن ارقم قال: اول من اسلم على

ابوحزہ نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے: سب سے پہلے رسول خدا ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ ”سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں“

أتدري من هذا الشاب؟ فقلت: لا فقال: هذا محمد بن عبد الله بن عبد

حدیث: ۵۔ دوسری حدیث کے تمام مأخذ اور سنن کبریٰ نسائی ج ۵/ ص ۴۳، ۴۴ ج ۸۱۳۔

رسول اللہ کے ساتھ سب سے پہلے نماز ادا کرنے والے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

رسول اسلام ﷺ پر سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

حدیث ۲۰۔ طبقات کبریٰ ج ۳ ص ۲۱۱ و ۲۱۲۔ مسند طحاوی ص ۹۳ ج ۶ ص ۶۷۔ مسند احمد ج ۴ ص ۳۶۸
فضائل احمد ص ۸۵ ج ۱۲۶، و ص ۱۱۰ ج ۱۱۶۲ و اکمل ابن ابی عاصم، ص ۳۰ ج ۸۶۔ انساب
الاشراف ج ۲ ص ۸۸ ج ۱۰ مناقب ابن مغازی ص ۱۴ ج ۱۸۔ تاریخ طبری ج ۲
ص ۳۱۰۔ معجم بغوی ص ۳۱۸۔ ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق ج ۸ ص ۹۷ ج ۱۱ ص ۱۱۱۔
تہذیب الکمال ج ۳ ص ۳۳۹۔ سنن کبریٰ ج ۶ ص ۲۰۶۔ مناقب خوارزمی ص ۵۶ ج ۲۲۔
معجم کبیر طبرانی ج ۵ ص ۱۷۶ ج ۱ ص ۵۰۰۔

حدیث ۳: مسند احمد ج ۲ ص ۳۷۱۔ فضائل احمد ص ۸۳ ج ۱۲۲۔ سنن ترمذی ج ۵ ص ۶۳۲
ج ۳ ص ۳۵۷۔ تاریخ طبری ج ۲ ص ۳۱۰۔ ترجمہ الامام علی بن تاریخ دمشق ج ۶ ص ۱۰۳

حدیث: ۷۔ أخبرنا أحمد بن سليمان [الرُّهاوى] قال: حدثنا عبيد الله بن موسى قال: حدثنا العلاء صالح، عن المنهال بن عمرو، عن عباد بن عبد الله قال: قال علي: ((أنا عبد الله وأخو رسولہ (ص)، وأنا الصديق الأكبر، لا يقولها بعدي إلا كاذب، صليت قبل الناس بسبع سنين))
عباد بن عبد اللہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام علیؓ نے فرمایا: میں خدا کا بندہ، رسول اسلام ﷺ کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں میرے بعد اس کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

حدیث: ۶۔ سیرہ ابن اسحاق ص ۱۲۳۔ طبقات کبریٰ ج ۸ ص ۱۷۔ مسند احمد ج ۳ ص ۳۰۶۔
ج ۸ ص ۱۷۔ تاریخ کبیر ج ۷ ص ۷۴۔ مناقب کوئی ج ۸ ص ۲۷۱۔ ج ۸ ص ۲۷۱۔ ج ۸ ص ۲۷۱۔
ص ۲۷۱۔ تاریخ طبری ج ۲ ص ۳۱۱۔ مسند ابویعلیٰ ج ۳ ص ۱۷۱۔ ج ۱۵۴۔ معجم
صحابہ ج ۵ ص ۱۳۵۔ کامل ابن عدی ج ۱ ص ۳۹۹۔ معجم کبیر طبرانی ج ۱ ص ۱۰۰۔ ج ۱۸۱
و ص ۱۰۰۔ ج ۱۸۱۔ شواہد التقریل، ج ۱ ص ۱۱۶۔ استیعاب ج ۳ ص ۱۰۹۵۔ دلائل تنبیہ
ج ۲ ص ۱۶۲۔ شرح ابن ابی الحدید، ج ۳ ص ۲۲۶۔
حدیث: ۸۔ فضائل احمد ص ۸۷ ج ۱ ص ۱۱۷۔ کتاب الزہد ابن عاصم ج ۲ ص ۵۸۴۔ ج ۱۳۲۴۔
مصنف ابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۳۷۰۔ سنن ابن ابی ماجہ ج ۲ ص ۱۲۰۔ الآحاد والمثنائی
ج ۸ ص ۱۴۸۔ مناقب کوئی ج ۸ ص ۲۶۰۔ ج ۱۷۱۔ و ص ۲۷۱۔ ج ۱۸۱۔ و
ص ۳۰۸۔ ج ۲۴۰۔ و ص ۳۱۴۔ ج ۲۴۱۔ و ص ۳۳۱۔ ج ۲۵۷۔ تاریخ طبری
ج ۲ ص ۳۱۰۔ وائل عسکری ص ۹۱۔ مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۱۱۔ معرفۃ الصحابہ ج ۱ ص ۱۱۱۔
۲۲۔ استیعاب ج ۳ ص ۱۰۹۸۔ تحذیب الکمال ج ۲ ص ۵۱۴۔ میزان الاعتدال
ج ۳ ص ۱۰۱۔

المطلب، هذا ابن أخی. و قال: تدري من هذا الغلام؟ فقلت: لا. قال: علي بن ابي طالب بن عبد المطلب، هذا ابن أخی، هل تدري من هذه المرأة التي خلفهما؟ قلت: لا. قال: هذه خديجة ابنة خويلد زوجة ابن أخی، هذا حدثني أن ربه رب السماوات والأرض، أمره بهذا الدين الذي هو عليه، ولا والله ما على ظهر الأرض كلها أحد على هذا الدين غير هؤلاء الثلاثة.

عقیف کا بیان ہے کہ میں ایام جاہلیت میں مکہ گیا اور عباس بن عبد المطلب کے یہاں ٹھہرا، میں ٹہرے وقت خانہ کعبہ کی جانب دیکھ رہا تھا اچانک میں نے دیکھا کہ ایک جوان آیا اور اس نے آسمان کی طرف نگاہ کی پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو گیا۔

ابھی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ ایک اور جوان آیا اور اس کے دہنی جانب کھڑا ہو گیا پھر ایک خاتون آئیں اور وہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئیں پھر دونوں اس جوان کے ساتھ ساتھ رکوع اور سجودے بجالائے۔

میں نے عباس سے کہا یہ بڑی عجیب بات ہے؟ عباس نے کہا: ہاں بڑی عجیب بات ہے پھر عباس نے پوچھا: کیا تم اس جوان کو پہچانتے ہو میں نے کہا نہیں تو انھوں نے کہا: یہ میرے بھائی عبد اللہ کے فرزند محمد ہیں کیا اس دوسرے نو جوان کو جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا نہیں، کہا: وہ میرے بھائی ابو طالب کا نور نظر ہے، کیا ان کے پیچھے جو خاتون ہے اسے جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں، کہا وہ خاتون خدیجہ بنت خویلد میرے بھائی کی بیوی ہے مجھ سے میرے بھتیجے نے بتایا کہ اسے اس خدا نے جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس مذہب کا حکم دیا ہے خدا کی قسم اس روئے زمین پر ان تین کے علاوہ کوئی اور اس مذہب کا ماننے والا موجود نہیں ہے۔

حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی عبادت

حدیث: ۸ أخبرنا علی بن المنذر قال : حدثنا [محمد] بن فضیل قال :
حدثنا الأجلح، عن عبد الله بن أبي الهذيل، عن علي قال : ((ما أعرف أحداً من
هذه الأمة عبد الله بعد نبیها (ص) عمري، عبدت الله قبل أن يعبده أحد من
هذه الأمة بسبع سنين))

عبد اللہ بن ابی ہذیل حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: میں
پوری امت میں کسی کو نہیں جانتا جس نے آنحضرت ﷺ کے بعد میرے برابر
عبادت کی ہو اس لئے کہ میں نے لوگوں سے سات سال پہلے اس وقت عبادت
پروردگار کی جب کوئی اس کی عبادت نہیں کرتا تھا۔

حدیث: ۸۔ مسند طحاوی، ج ۲۶، ص ۱۸۸۔ مسند احمد، ج ۲، ص ۱۶۶، ج ۷، ص ۷۷۔ مسند ابویعلیٰ، ج ۱،
ص ۳۳۸، ج ۳۳۷۔ مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۱۲۔

خدا کے نزدیک حضرت علیؑ کا مرتبہ

حدیث: ۹ أخبرني هلال بن بشر قال: حدثنا محمد بن خالد. هو ابن عثمة. قال: حدثنا موسى بن يعقوب قال: حدثني مهاجر بن مسمار، عن عائشة بنت سعد قالت: سمعت أبي يقول: سمعت رسول الله (ص) يوم الجحفة وأخذ بيد علي فخطب، فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: ((يا أيها الناس، اني وليكم)) قالوا: صدقت يا رسول الله. ثم أخذ بيد علي فرفعها وقال: ((هذا وليي، والمؤدى عنى، وإن الله موالي لمن والاه، ومعان من عاداه))

سعد بن ابی وقاص سے اس کی بیٹی عائشہ نے نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ سے جھگڑے دن سنا کہ حضرت نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد و ثنائے الہی کے بعد لوگوں سے پوچھا۔ کیا میں تم لوگوں کا ولی و حاکم ہوں؟ سب نے کہا بیشک۔ یہ سن کر آپؐ نے حضرت امام علیؑ کا ہاتھ بلند کیا اور فرمایا: کہ یہ میرا ولی ہے اور یہی میرے فرائض و حقوق کو ادا کرنے والا ہے۔ اس کو دوست رکھنے والے کو خدا دوست رکھتا ہے اور اس کے دشمن کو دشمن رکھتا ہے۔

حدیث: ۹۔ کتاب الزہد ص ۵۵۱ ج ۱۸۹۔ مناقب کوئی ج ۱ ص ۳۵۵ ج ۳ ص ۳۵۴

وَلَمَّا نَزَلَتْ زَادَهُ شَامٌ ۖ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ ۖ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ (ص) عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحُسَيْنًا فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي))

ایک روز سعد بن ابی وقاص سے معاویہ نے پوچھا تم حضرت علیؑ کو برا بھلا کیوں نہیں کہتے؟ سعد نے کہا رسول اسلام ﷺ کی تین حدیثیں جب تک مجھے یاد رہیں گی میں ان (حضرت علیؑ) کو برا بھلا نہیں کہہ سکتا اس لئے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی میرے لئے ہوتی تو مجھے سرخ رنگ کے اونٹوں سے کہیں بہتر تھی۔ ایک یہ کہ ایک مرتبہ رسول اسلام ﷺ جب جنگ پر گئے تو حضرت علیؑ کو اپنا خلیفہ بنا کر مدینہ میں چھوڑ گئے تو حضرت علیؑ نے فرمایا:

یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑے جاتے ہیں یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو جو موسیٰ سے تھی البتہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ نیز یہ کہ آنحضرتؐ نے خیبر کے دن فرمایا:

کل میں اس کو علم دوں گا جو خدا اور رسول کو چاہتا ہو اور خدا اور رسول اس کو چاہتے ہوں یہ سنتے ہی علم کے لئے ہماری تمنائیں بڑھ گئیں، مگر آپؐ نے حضرت علیؑ علیہ السلام کو بلایا حضرت علیؑ علیہ السلام اس حالت میں آئے کہ ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپؐ نے لعاب دہن لگا کر شفا دی اور علم بھی دیا۔

نیز جب آیہ تطہیر نازل ہوئی تو رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ و حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کو یکجا کیا اور فرمایا ”پروردگار ابھی

حدیث: ۱۰: أخرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا الحسن بن حماد قال: حدثنا مسهر بن عبد الملك، عن عيسى بن عمر، عن السدي، عن أنس بن مالك: أن النبي (ص) كان عنده طائر فقال: ((اللهم انني بأحب خلقك إليك يأكل معي من هذا الطير)) فجاء أبو بكر فردده، وجاء عمر فردده، وجاء علي فأذن له.

انس بن مالک کہتے ہیں: کہ رسول اسلامؐ کے پاس ایک بھنا ہوا طائر رکھا ہوا تھا اس وقت آپؐ نے دعا کی: خداوند! اس وقت تو اسے بھیج دے جسے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ چاہتا ہے تاکہ وہ میرے ساتھ یہ بھنا ہوا پرندہ کھائے۔ اس دعا کے بعد ابو بکر آئے آنحضرتؐ نے انھیں واپس کر دیا پھر عمر آئے آپؐ نے انھیں بھی واپس کر دیا پھر علیؑ آئے آپؐ نے اجازت دے دی۔

حدیث: ۱۱: أخبرنا قتيبة بن سعيد و هشام بن عمار قالا: حدثنا حاتم [بن اسماعيل] عن بكير بن مسمار، عامر بن سعد بن أبي وقاص، [عن أبيه] قال: أمر معاوية سعداً فقال: ما منعك أن تسب أبا تراب؟ قال: أما ما ذكرت ثلاثاً قالهن رسول الله (ص) فلن أسبته، لأن تكون لي واحداً منهن أحب الي من حمر النعم: سمعت رسول الله (ص) يقول له [وقد ((خ))]: [أخلفه في بعض مغازيه، فقال له علي: يا رسول الله (ص)!

تخلفني مع النساء والصبيان؟ فقال له: رسول الله (ص) ((أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي)) وسمعتة يقول في يوم خيبر: ((لا عطين الراية رجلاً يحب الله ورسوله، و يحبه الله ورسوله)). فتناوولنا لها فقال: ((ادعوا لي علياً)). فأتني به أرمداً، فبصق في عينيه ودفع الراية اليه.

حدیث: ۱۰: سنن ترمذی ج ۵ ص ۶۳۶ ح ۳۷۲۱ - مسند ابویعلیٰ ج ۶ ص ۶۷۱ ح ۱۰۵۲ - کامل ابن عدی ج ۶ ص ۳۵۷ - متدرک حاکم ج ۳ ص ۱۳۱ - مناقب ابن مغازی - ص ۱۷۲ ح ۲۰۶ و ۲۰۵ - ترجمۃ الامام علیؑ من تاریخ دمشق ج ۳ ص ۱۲۳ ح ۶۳۳۲

حضرت علیؑ کے لئے تین ایسی فضیلتیں تھیں کہ اگر ان میں سے ایک کا بھی میں مالک ہوتا تو وہ میرے لئے سرخ رنگ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔
آنحضرت ﷺ نے فرمایا: علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: کل میں اسے علم دوں گا جو اللہ و رسول کو چاہتا ہو اور اللہ و رسول اسے چاہتے ہوں۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں جس کا مولا (ولی و حاکم) ہوں اس کے علی بھی مولا (ولی و حاکم) ہیں۔

حديث: ١٣ أخبرني زكريّا بن يحيى قال: حدثنا نصر بن عليّ قال: أخبرنا عبد الله بن داود، عن عبد الواحد بن أيمن، عن أبيه أنّ سعداً قال: رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:

((لا دفعن الراية غداً الى رجل يحب الله ورسوله، ويحبه الله ورسوله،
يفتح الله على يديه)). فاستشرف لها اصحابه فدفعها الى علي.

سعد نے رسول اسلام ﷺ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: کل میں علم اسے دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اس کے دونوں ہاتھوں پر فتح دے گا یہ سن کر تمام اصحاب نے علم لینا چاہا مگر آپؐ نے علم علیؑ کو دیا۔

حدیث ۱۴- مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۶۹، ح ۱۵- سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۴۵، ح ۴۱۲،
کتاب السنۃ: ص ۵۹۶، ح ۱۳۸، و ص ۶۱۰، ح ۱۴۵۴- ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱،
ص ۲۵، ح ۲۷، و ص ۲۴۲، ح ۲۳۳، و ص ۲۶، ح ۲۷- البدایۃ والنہایۃ: ج ۲، ص ۴۳۱-

حدیث ۱۳۔ کتاب السنۃ: ج ۵۸ ص ۱۳۳۱، ج ۵۹ ص ۵۹۱، ج ۱۳۵۹۔ مستدرک حاکم: ج ۳ ص ۱۱۶۔

میرے اہلبیت ہیں“

حديث: ١٢ أخبرنا حرمي بن يونس بن محمد قال: حدثنا أبو غسان قال: حدثنا عبد السلام [بن حرب] عن موسى الصغير، عن عبد الرحمن بن سابط، عن سعد بن أبي وقاص قال:

كنت جالساً تنقصوا عليّ بن أبي طالب فقال: لقد سمعت رسول الله (ص) يقول له خصال ثلاثة، لأن تكون لي واحدة منهن أحبّ إليّ من خمس النعم:

سمعتہ يقول: ((أنا مَنِيَّ بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لاني بعدي))
و سمعتہ يقول: ((لأعطين الراية غداً رجلاً يحب الله ورسوله، ويحبه الله ورسوله)).

وسمعه يقول: ((من مت مولاه فعلي مولاه)).

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ: میں ایک ایسی محفل میں بیٹھا تھا جس میں حضرت علیؑ کی برائی جو رہی تھی! میں نے کہا کہ میں نے تو رسول اسلامؐ سے

حدیث: ۱۱۔ مسند احمد: ج ۳، ص ۱۶۰، ج ۱۶۰۸۔ صحیح مسلم: ج ۱، ص ۱۸۷، ج ۳۲۲۔ سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۳۵، ج ۱۲۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۲۶۹، ج ۱۵۱۔ کتاب السنۃ: ص ۵۸۷، ج ۱۳۶، ص ۳۳۸، و ۵۹۶، ج ۱۳۸۔ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۸، ج ۲۸۸، ص ۳۷۲۔ مسند ابویعلیٰ: ج ۱۲، ص ۳۱۰، ج ۶۸۸۳، مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۲۸، ج ۴۲، و ج ۲، ص ۶۳۸، ج ۲۸۸، ص ۳۷۲۔ مسند ابویعلیٰ: ج ۱۲، ص ۳۱۰، ج ۶۸۸۳، مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۲۸، ج ۴۲، و ج ۲، ص ۶۳۸، ج ۲۸۸، ص ۳۷۲۔ تفسیر طبری: ج ۲۲، ص ۶، ج ۸۰۔ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۱۵۱، ج ۶۳۳، معجم کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۱۳۶، ج ۳۲۸، و ج ۲۳، ص ۸۹۲، تفسیر الوسیط واحدی: ج ۱، ص ۳۳۱۔ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۰۸، و ۱۴۷، و ۱۵۰۔ سنن بیہقی: ج ۱، ص ۶۳، ترجمۃ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۲۲۶، ج ۲، ص ۲۷۳، و ۲۷۴، و ۲۷۵، و ۲۷۶، و ۲۷۷، و ۲۷۸، و ۲۷۹، و ۲۸۰، و ۲۸۱، و ۲۸۲، و ۲۸۳، و ۲۸۴، و ۲۸۵، و ۲۸۶، و ۲۸۷، و ۲۸۸، و ۲۸۹، و ۲۹۰، و ۲۹۱، و ۲۹۲، و ۲۹۳، و ۲۹۴، و ۲۹۵، و ۲۹۶، و ۲۹۷، و ۲۹۸، و ۲۹۹، و ۳۰۰، و ۳۰۱، و ۳۰۲، و ۳۰۳، و ۳۰۴، و ۳۰۵، و ۳۰۶، و ۳۰۷، و ۳۰۸، و ۳۰۹، و ۳۱۰، و ۳۱۱، و ۳۱۲، و ۳۱۳، و ۳۱۴، و ۳۱۵، و ۳۱۶، و ۳۱۷، و ۳۱۸، و ۳۱۹، و ۳۲۰، و ۳۲۱، و ۳۲۲، و ۳۲۳، و ۳۲۴، و ۳۲۵، و ۳۲۶، و ۳۲۷، و ۳۲۸، و ۳۲۹، و ۳۳۰، و ۳۳۱، و ۳۳۲، و ۳۳۳، و ۳۳۴، و ۳۳۵، و ۳۳۶، و ۳۳۷، و ۳۳۸، و ۳۳۹، و ۳۴۰، و ۳۴۱، و ۳۴۲، و ۳۴۳، و ۳۴۴، و ۳۴۵، و ۳۴۶، و ۳۴۷، و ۳۴۸، و ۳۴۹، و ۳۵۰، و ۳۵۱، و ۳۵۲، و ۳۵۳، و ۳۵۴، و ۳۵۵، و ۳۵۶، و ۳۵۷، و ۳۵۸، و ۳۵۹، و ۳۶۰، و ۳۶۱، و ۳۶۲، و ۳۶۳، و ۳۶۴، و ۳۶۵، و ۳۶۶، و ۳۶۷، و ۳۶۸، و ۳۶۹، و ۳۷۰، و ۳۷۱، و ۳۷۲، و ۳۷۳، و ۳۷۴، و ۳۷۵، و ۳۷۶، و ۳۷۷، و ۳۷۸، و ۳۷۹، و ۳۸۰، و ۳۸۱، و ۳۸۲، و ۳۸۳، و ۳۸۴، و ۳۸۵، و ۳۸۶، و ۳۸۷، و ۳۸۸، و ۳۸۹، و ۳۹۰، و ۳۹۱، و ۳۹۲، و ۳۹۳، و ۳۹۴، و ۳۹۵، و ۳۹۶، و ۳۹۷، و ۳۹۸، و ۳۹۹، و ۴۰۰، و ۴۰۱، و ۴۰۲، و ۴۰۳، و ۴۰۴، و ۴۰۵، و ۴۰۶، و ۴۰۷، و ۴۰۸، و ۴۰۹، و ۴۱۰، و ۴۱۱، و ۴۱۲، و ۴۱۳، و ۴۱۴، و ۴۱۵، و ۴۱۶، و ۴۱۷، و ۴۱۸، و ۴۱۹، و ۴۲۰، و ۴۲۱، و ۴۲۲، و ۴۲۳، و ۴۲۴، و ۴۲۵، و ۴۲۶، و ۴۲۷، و ۴۲۸، و ۴۲۹، و ۴۳۰، و ۴۳۱، و ۴۳۲، و ۴۳۳، و ۴۳۴، و ۴۳۵، و ۴۳۶، و ۴۳۷، و ۴۳۸، و ۴۳۹، و ۴۴۰، و ۴۴۱، و ۴۴۲، و ۴۴۳، و ۴۴۴، و ۴۴۵، و ۴۴۶، و ۴۴۷، و ۴۴۸، و ۴۴۹، و ۴۵۰، و ۴۵۱، و ۴۵۲، و ۴۵۳، و ۴۵۴، و ۴۵۵، و ۴۵۶، و ۴۵۷، و ۴۵۸، و ۴۵۹، و ۴۶۰، و ۴۶۱، و ۴۶۲، و ۴۶۳، و ۴۶۴، و ۴۶۵، و ۴۶۶، و ۴۶۷، و ۴۶۸، و ۴۶۹، و ۴۷۰، و ۴۷۱، و ۴۷۲، و ۴۷۳، و ۴۷۴، و ۴۷۵، و ۴۷۶، و ۴۷۷، و ۴۷۸، و ۴۷۹، و ۴۸۰، و ۴۸۱، و ۴۸۲، و ۴۸۳، و ۴۸۴، و ۴۸۵، و ۴۸۶، و ۴۸۷، و ۴۸۸، و ۴۸۹، و ۴۹۰، و ۴۹۱، و ۴۹۲، و ۴۹۳، و ۴۹۴، و ۴۹۵، و ۴۹۶، و ۴۹۷، و ۴۹۸، و ۴۹۹، و ۵۰۰، و ۵۰۱، و ۵۰۲، و ۵۰۳، و ۵۰۴، و ۵۰۵، و ۵۰۶، و ۵۰۷، و ۵۰۸، و ۵۰۹، و ۵۱۰، و ۵۱۱، و ۵۱۲، و ۵۱۳، و ۵۱۴، و ۵۱۵، و ۵۱۶، و ۵۱۷، و ۵۱۸، و ۵۱۹، و ۵۲۰، و ۵۲۱، و ۵۲۲، و ۵۲۳، و ۵۲۴، و ۵۲۵، و ۵۲۶، و ۵۲۷، و ۵۲۸، و ۵۲۹، و ۵۳۰، و ۵۳۱، و ۵۳۲، و ۵۳۳، و ۵۳۴، و ۵۳۵، و ۵۳۶، و ۵۳۷، و ۵۳۸، و ۵۳۹، و ۵۴۰، و ۵۴۱، و ۵۴۲، و ۵۴۳، و ۵۴۴، و ۵۴۵، و ۵۴۶، و ۵۴۷، و ۵۴۸، و ۵۴۹، و ۵۵۰، و ۵۵۱، و ۵۵۲، و ۵۵۳، و ۵۵۴، و ۵۵۵، و ۵۵۶، و ۵۵۷، و ۵۵۸، و ۵۵۹، و ۵۶۰، و ۵۶۱، و ۵۶۲، و ۵۶۳، و ۵۶۴، و ۵۶۵، و ۵۶۶، و ۵۶۷، و ۵۶۸، و ۵۶۹، و ۵۷۰، و ۵۷۱، و ۵۷۲، و ۵۷۳، و ۵۷۴، و ۵۷۵، و ۵۷۶، و ۵۷۷، و ۵۷۸، و ۵۷۹، و ۵۸۰، و ۵۸۱، و ۵۸۲، و ۵۸۳، و ۵۸۴، و ۵۸۵، و ۵۸۶، و ۵۸۷، و ۵۸۸، و ۵۸۹، و ۵۹۰، و ۵۹۱، و ۵۹۲، و ۵۹۳، و ۵۹۴، و ۵۹۵، و ۵۹۶، و ۵۹۷، و ۵۹۸، و ۵۹۹، و ۶۰۰، و ۶۰۱، و ۶۰۲، و ۶۰۳، و ۶۰۴، و ۶۰۵، و ۶۰۶، و ۶۰۷، و ۶۰۸، و ۶۰۹، و ۶۱۰، و ۶۱۱، و ۶۱۲، و ۶۱۳، و ۶۱۴، و ۶۱۵، و ۶۱۶، و ۶۱۷، و ۶۱۸، و ۶۱۹، و ۶۲۰، و ۶۲۱، و ۶۲۲، و ۶۲۳، و ۶۲۴، و ۶۲۵، و ۶۲۶، و ۶۲۷، و ۶۲۸، و ۶۲۹، و ۶۳۰، و ۶۳۱، و ۶۳۲، و ۶۳۳، و ۶۳۴، و ۶۳۵، و ۶۳۶، و ۶۳۷، و ۶۳۸، و ۶۳۹، و ۶۴۰، و ۶۴۱، و ۶۴۲، و ۶۴۳، و ۶۴۴، و ۶۴۵، و ۶۴۶، و ۶۴۷، و ۶۴۸، و ۶۴۹، و ۶۵۰، و ۶۵۱، و ۶۵۲، و ۶۵۳، و ۶۵۴، و ۶۵۵، و ۶۵۶، و ۶۵۷، و ۶۵۸، و

پھر آپؐ نے مجھے بلوایا میں دروچشم میں مبتلا تھا آنحضرت ﷺ نے اپنا لعاب دہن میری آنکھوں میں لگا کر دعا فرمائی "خداوند اسردی اور گرمی کی اذیتوں سے اس کی حفاظت فرما" جس کے بعد نہ مجھے سردی محسوس ہوتی ہے نہ گرمی۔

حدیث: ۱۵: أخبرنا محمد بن علي بن حرب المروزي قال: أخبرنا معاذ بن خالد قال: أخبرنا الحسين بن واقد، عن عبد الله بن بريدة قال: سمعت أبي بريدة يقول: حاصرنا خيبر، فآخذ اللواء أبو بكر ولم يفتح له، وأخذ من الغد عمر فانصرف ولم يفتح له، وأصاب الناس يومئذ شدة وجهد فقال رسول الله (ص): ((إني دافع لوائي غداً إلى رجل يحب الله ورسوله، ويحبه الله ورسوله، لا يرجع حتى يفتح له)). وبتنا طيبة أنفسنا أن الفتح غداً، فلما أصبح رسول الله صلى الغداة ثم قام قائماً ودعا باللواء، والناس على مصافهم، فلما انسا له منزلة عند رسول الله (ص) إلا هو يرجو أن يكون صاحب اللواء، فدعا علي بن أبي طالب وهو أرمده، ففعل في عيبه ومسح عنه ودفع إليه اللواء، وفتح الله له. قال: وأنا فيمن تطاول لها.

ابو بريدہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے خیبر کا محاصرہ کر لیا تو پہلے روز ابو بکر اور دوسرے دن عمر علم لے کر گئے مگر فتح کیے بغیر واپس آ گئے اور لوگوں کو بڑی تکلیف اٹھانی پڑی تو رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: کل میں اپنا علم اس کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول کو چاہتا ہے نیز خدا اور اس کا رسول اس کو چاہتے ہیں اور وہ اس وقت تک نہیں پلٹے گا جب تک کامیابی اور فتح نہ پا جائے پس اسی خوشی میں ہم نے رات بسر کی کہ فتح کل ضرور ہوگی جب صبح ہوئی اور آنحضرت ﷺ نے نماز ادا کی اور تھوڑی دیر کھڑے رہے لوگ بیٹھے ہوئے تھے ہم میں سے ہر وہ شخص کہ جس کا کچھ بھی مرتبہ آنحضرت کے نزدیک تھا علم کا امیدوار تھا اتنے میں حضرت نے امام علی علیہ

حدیث: ۱۴: أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا عبيد الله [بن موسى] قال: أخبرنا [محمد بن عبد الرحمن] بن أبي ليلى، عن الحكم [بن عتيبة] والمنهال، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، عن أبيه أنه قال: لعلي، وكان يسير معه أن الناس قد أنكروا منك أنك تخرج في البرد في الملاء تين و تخرج في الحر في الحشو والثوب الغليظ؟ قال: ((أو لم يكن معنا يخبر؟)) قال: بلى. قال: فإن رسول الله (صلى الله عليه وآله) بعث أبا بكر وعقد له لواء فرجع، وبعث عمر وعقد له لواء فرجع بالناس، فقال: رسول الله (صلى الله عليه وآله): ((لأعطين الراية رجلاً يحب الله ورسوله، ويحبه الله ورسوله، ليس بفرار)). فأرسل إلي وأنا أرمده، قلت: إني أرمده، ففتل في عيني وقال: ((اللهم اكفه أذى الحر والبرد))، فما وجدت حرّاً بعد ذلك ولا برداً.

ابو لیلی حضرت علیؑ کے ساتھ جارہے تھے انھوں نے آپؐ سے کہا کہ جب آپ جاڑوں میں ہلکے لباس اور گرمیوں میں موٹے لباس میں نکلتے ہیں تو لوگ تعجب کرتے ہیں؟ فرمایا: کیا تم جنگ خیبر میں نہیں تھے؟ عرض کی جی ہاں میں موجود تھا آپؐ نے فرمایا: کہ رسول اسلام ﷺ نے پہلے ابو بکر کو علم دیا وہ واپس پلٹ آئے پھر عمر کو بھیجا وہ ناکام پلٹے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اب میں اسے علم دوں گا جو اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول اسے چاہتے ہیں وہ بھاگنے والا نہیں بلکہ بڑھ بڑھ کر حملے کرنے والا ہے۔

حدیث: ۱۴: مختلف ابن ابی شیبہ ج ۶، ص ۳۷۰، ج ۳۲۰، مسند احمد، ج ۲، ص ۱۶۸، ج ۷، ص ۷۸، ج ۲، ص ۳۳۲، ج ۱۱، فضائل احمد ص ۳۷، ج ۳، ص ۷۳، ج ۱۳، ص ۲۰۶، تاریخ کبیر ج ۷، ص ۲۶۳، سنن ابن ماجہ ج ۱، ص ۴۳، ج ۱۱، مسند یزید، ص ۳۹۶، معجم کبیر طبرانی ج ۷، ص ۷۷، معجم اوسط طبرانی ج ۳، ص ۱۵۱، ج ۲۳۰، ج ۶، ص ۳۶۸، ج ۵، ص ۸۵، مسند رک حاکم ج ۳، ص ۳۷، دلائل النبوة ج ۳، ص ۳۶۳، ج ۳۹۱، مناقب ابن مغازی، ص ۷۷، ج ۱۰، ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق، ج ۱، ص ۲۱۹، ج ۲۶۰، ج ۲۶۳.

اس وقت رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اب میں علم اس کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو چاہتا ہے اور اللہ و رسول اسے چاہتے ہیں صبح نمودار ہوتے ہی ابو بکر و عمر علم کی تمنا لئے ہوئے دوڑے مگر رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ کو بلوایا حضرت علیؑ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آنحضرتؐ نے ان کی آنکھوں میں لعاب و ہن لگایا اور علم انھیں دے دیا۔ فوج میں سے جن لوگوں نے چاہا وہ بھی آپ کے ساتھ ساتھ قلعہ خیبر کی جانب روانہ ہوئے جب علیؑ سے اہل خیبر کا سامنا ہوا تو مرحب یہ رجز پڑھتا ہوا آگے بڑھا۔

خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، اسلوں سے آراستہ وہ پہلوان ہوں کہ جو جنگ آزمودہ ہے، جب شیر غضبناک میرے سامنے آتا ہے تو کبھی نیزہ سے حملہ کرتا ہوں اور کبھی تلوار سے اسے ضرب لگاتا ہوں پھر حضرت علیؑ اور مرحب میں دو ہی ہاتھ چلے تھے کہ حضرت علیؑ نے ایسی تلوار لگائی جو خود کو کاٹتی ہوئی اس کے سر میں دوڑ آئی اور تمام لشکر نے تلوار کی ضربت کی آواز سنی ابھی پورا لشکر علیؑ کے پاس نہیں پہنچا تھا کہ خدا نے علیؑ اور ان کے لشکر کو فتح و کامیابی عنایت فرمائی۔

حدیث: ۱۷۱ اخیرنا قتیبہ بن سعید قال: حدثنا يعقوب [بن عبد الرحمن الزهري] عن أبي حازم [سلمة بن دينار] قال: أخبرني سهل بن سعد: أن رسول الله (ص) قال يوم خيبر: ((الاعطين هذه الراية غداً رجلاً يفتح الله له، يحب

حدیث: ۱۶۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۷، ص ۳۹۳، مسند احمد ج ۵، ص ۳۵۸، فضائل احمد ص ۱۰۳، ج ۱۵۶، کتاب الزہد ص ۵۹۳، ج ۱۳۷، ص ۱۳۸۰، سنن کبریٰ نسائی ج ۵، ص ۱۷۸، ج ۸۶۰۰، تاریخ طبری، ج ۳، ص ۱۱، مسند شامی طبرانی ج ۳، ص ۳۳۷، مستدرک حاکم ج ۳، ص ۳۷، و ج ۳۳۸، مناقب ابن مغالی ص ۱۸۷، ج ۲۲۲، کشف الاستار: ج ۲، ص ۳۳۸، ج ۱۸۱۳۔

السلام کو بلوایا ان کی آنکھیں رد آلود تھیں آپؐ نے ان کی آنکھوں کو لعاب و ہن سے شفا دی اور علم بھی دیا اور اللہ نے ان کو فتح و کامیابی عطا فرمائی، راوی کا بیان ہے کہ میں بھی علم کی تمنا لئے بیٹھا ہی رہا۔

حدیث: ۱۶۰ اخیرنا محمد بن بشار قال: حدثنا محمد بن جعفر قال: حدثنا عوف، عن ميمون أبي عبد الله: أن عبد الله بن بريدة حدثه عن بريدة الأسلمي قال: لما كان حيث نزل رسول الله ﷺ بحضرة أهل خيبر أعطى رسول الله ﷺ اللواء عمر، فنهض معه من نهض من الناس، فلقوا أهل خيبر فأنكشف عمر وأصحابه، فرجعوا إلى رسول الله، فقال رسول الله ﷺ: «الاعطين اللواء رجلاً يحب الله ورسوله، ويحب الله ورسوله» فلقوا أهل الغد تصادر أبو بكر وعمر، فدعا علياً وهو أرمم ففضل في عييه، ونهض معه من الناس من نهض، فلقي أهل خيبر فإذا مرحب يرتجز وهو يقول:

قد علمت خيبر أني مرحب شاك السلاح بطل مجرب
أطعن أحياناً وحيناً أضرب اذا الليوث أقبلت تلهب
فاختلف هو و علي ضربين، فضربه علي على هامته حتى عض السيف منها أبيض رأسه، وسمع أهل العسكر صوت ضربته، فماتت أحر الناس مع علي حتى فتح الله له و لهم.

بریدہ اسلمی کہتے ہیں کہ جب رسول اسلام ﷺ اہل خیبر کے پاس پہنچے اور علم عمر کو دیا تو کچھ لوگ ان کے ساتھ ساتھ گئے مگر اہل خیبر سے مقابلہ ہوا تو سب نے شکست کھائی اور اٹلے پاؤں واپس ہو گئے۔

حدیث: ۱۵۔ مسند احمد، ج ۵، ص ۳۵۳ و ۳۵۵، فضائل احمد ص ۸۸، ج ۱۳۱، سنن کبریٰ نسائی ج ۵، ص ۱۷۹، ج ۸۶۰۰، مناقب کوئی ج ۲، ص ۵۰۸، ج ۱۰۰۸، مناقب ابن مغالی ص ۱۸۸، ج ۲۲۳، اسد الغابہ ج ۳، ص ۳۱۔

پھر انھیں اسلام کی دعوت دو اور جو حقوق الہی ان پر ہیں ان سے انھیں آگاہ کرو قسم خدا کی اگر ان میں سے ایک آدمی بھی ہدایت پا جائے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

حدیث: ۱۸۔ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا يعلى بن عبيد قال: حدثنا يزيد بن كيسان، عن أبي حازم [سلمة بن دينار]، عن أبي هريرة قال: رسول الله (ص): ((لأدفعن اليوم الراية إلى رجل يحب الله ورسوله، ويحبه الله ورسوله)). فتناول القوم، فقال: ((أين علي؟)) فقالوا: يشتكي عينيه، قال: فبصق نبي الله (ص) في كفيه و مسح بها عيني علي، ودفع إليه الراية، ففتح الله علي يديه.

ابو ہریرہ سے روایت ہے: کہ رسول اسلامؐ نے فرمایا: آج میں علم اس مرد کو دوں گا جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہو اور خدا اور رسولؐ اسے دوست رکھتے ہوں اس وقت ہر ایک کی تمنا یہ تھی کہ علم ہمیں مل جائے لیکن آپؐ نے فرمایا ”علیؑ کہاں ہیں“ لوگوں نے کہا ان کی آنکھیں درد کر رہی ہیں تو آنحضرتؐ نے ہتھیلی پر اپنا لعاب دہن لے کر علیؑ کی آنکھوں پر مسح کر دیا اور ان کو علم دے دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائی۔

حدیث: ۱۷۔ مسند احمد ج ۵، ص ۳۳۳، فضائل احمد ج ۱، ص ۱۰۷، صحیح بخاری ج ۳، ص ۷۵، ۷۶، ۷۷، ج ۵، ص ۲۲ و ۱۷، ج ۳، ص ۳۷۰، صحیح مسلم ج ۳، ص ۱۸۷، سنن سعید بن منصور ج ۲، ص ۱۷۸، ج ۲۳، ۲۴، ۲۵، سنن ابن ابی داود ج ۲، ص ۳۲۲، سنن کبریٰ نسائی ج ۵، ص ۳۶، ج ۱۳، مسند ابی یوسف ج ۱، ص ۲۹۱، ج ۹، ص ۱۳، ج ۵۲۲، ص ۱۸، ج ۵۳۱، ص ۲۸، مناقب کوئی ج ۳، ص ۵۰۷، ج ۱۰۰۷، صحیح ابن حبان ج ۱، ص ۳۷۷، ج ۲۹۳، مسند رویانی ج ۱۲، ص ۱۰۲۳، حدیث: ۱۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷، ص ۳۹۲، ج ۳۶۸۸، سنن کبریٰ نسائی ج ۵، ص ۳۶، ج ۱۵، صحیح ابن حبان ج ۱۵، ص ۳۷۹، ج ۶۹۳.

الله ورسوله، ويحبّه الله ورسوله)). فلما أصبح الناس غدوا على رسول الله (ص) كلهم يرجو أن يعطى فقال: ((أين علي بن أبي طالب)).

فقالوا: يا رسول الله (ص)، يشتكي عينيه. قال: ((فأسروا إليه)). فأتى به فبصق رسول الله في عينيه و دعا له، فبرأ كان لم يكن به وجع، فأعطاه الراية، فقال علي: يا رسول الله (ص)، أقاتلهم حتى يَكُونُوا مثَلنا؟ قال:

((الغد على رسلك، حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم إلى الإسلام و أخبرهم بما يحب عليهم من حق الله، فوالله لأن يهدي الله بك رجلاً واحداً خير لك من أن تكون لك حمر النعم)).

سہل بن سعد نقل کرتے ہیں: رسول خدا ﷺ نے خیر کے دن فرمایا: ”کل میں علم اس شخص کو دوں گا جسے خدا فتح و کامیابی عنایت فرمائے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کو چاہتا ہے اور اللہ و رسول اس کو چاہتے ہیں۔

صبح ہوتے ہی سب کے سب علم کی تمنا لئے ہوئے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس آنحضرتؐ نے پوچھا ”علیؑ ابن ابی طالبؑ کہاں ہیں“ لوگوں نے جواب دیا ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں، آپؐ نے فرمایا بلا کر لے آؤ جب حضرت علیؑ آئے تو آپؐ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگایا اور دعا کی حضرت کی آنکھیں اس طرح اچھی ہو گئیں گویا کوئی مرض نہ تھا آنحضرتؐ نے ان کو علم دیا حضرت علیؑ نے پوچھا: یا رسول اللہؐ کیا جب تک وہ ہمارے جیسے (یعنی مسلمان) نہ ہو جائیں ان سے لڑنا رہوں؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نرمی سے کام لو یہاں تک کہ ان کی فضا میں اتر جاؤ

حدیث: ۲۰۔ أخبرنا اسحاق بن ابراهيم قال: أخبرنا جرير بن عبد الحميد [عن سهيل [بن أبي صالح] عن أبيه، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله (ص): ((لأعطينَ هذه الراية رجلاً يحب الله ورسوله، ويحب الله ورسوله [ينصح عليه]) قال عمر: فما أحببت الامارة قط الا يومئذ. قال: فاشرب لها، فدعا علياً فبعثه ثم قال: ((اذهب فقاتل حتى يفتح الله عليك ولا تلتفت)). قال: فمشى ما شاء الله ثم فلم يلتفت فقال: علام أقاتل الناس؟ قال: ((قاتلهم حتى يشهدوا أن لا اله الا الله، وأن محمداً رسول الله (ص)، فإذا فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم وأموالهم الا بحقها، وحسابهم على الله)).

ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ: روزِ خیبر رسول اسلام ﷺ نے فرمایا یہ علم میں اس مرد کو دوں گا جسے خدا اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہیں اور جو خدا اور رسول سے محبت کرتا ہے خداوند عالم اس کے ہاتھوں پر فتح عطا کرے گا عمر نے کہا کہ مجھے اس دن کے علاوہ کسی اور دن مسلمانوں کا امیر بننے کا شوق نہ ہوا پھر رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور علم دے کر فرمایا آگے بڑھو اور کسی طرف متوجہ مت ہونا جب تک کہ خداوند عالم تمہیں فتح نہ دے دے۔

یہ سن کر امام کچھ قدم آگے گئے پھر رک کر دریافت فرمایا: خدا کے رسولؐ ان سے کب تک جنگ کروں آنحضرتؐ نے فرمایا جب تک یہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ نہ کہیں اور جب یہ کلمہ پڑھنے لگیں تو ان کا خون بہانا اور ان کے اموال کو لوٹنا حرام ہے سوائے اس حق کے جو ان پر واجب ہوتا ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔

حدیث: ۱۹۔ أخبرنا قتية بن سعيد قال: حدثنا يعقوب [بن عبد الرحمن] عن سهيل [بن أبي صالح] عن أبيه، عن أبي هريرة: أن رسول الله (ص) قال يوم خيبر: ((لأعطينَ هذه الراية رجلاً يحب الله ورسوله، ويحب الله ورسوله، يفتح الله عليه)). قال عمر بن الخطاب: ما أحببت الامارة الا يومئذ، فدعا رسول الله (ص) علي بن أبي طالب فأعطاه إياها و قال: ((امش ولا تلتفت حتى يفتح الله عليك)). فسار علي شياً ثم وقف. وذكر قتية كلمة معناها [و لم يلتفت] فصرخ: يا رسول الله، علام أقاتل الناس؟ قال: ((قاتلهم حتى يشهدوا أن لا اله الا الله، وأن محمداً رسول الله (ص)، فإذا فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم وأموالهم الا بحقها، وحسابهم على الله)).

ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ: روزِ خیبر رسول اسلام ﷺ نے فرمایا یہ علم میں اس مرد کو دوں گا جسے خدا اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہیں اور جو خدا اور رسول سے محبت کرتا ہے خداوند عالم اس کے ہاتھوں پر فتح عطا کرے گا عمر نے کہا کہ مجھے اس دن کے علاوہ کسی اور دن مسلمانوں کی قیادت کا شوق نہ ہوا

پھر رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور علم دے کر فرمایا آگے بڑھو اور کسی طرف متوجہ مت ہونا جب تک کہ خداوند عالم تمہیں فتح نہ دے دے۔

یہ سن کر امام کچھ قدم آگے بڑھے پھر رک کر دریافت فرمایا: خدا کے رسولؐ ان سے کب تک جنگ کروں آنحضرتؐ نے فرمایا جب تک یہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ نہ کہیں اور جب یہ کلمہ پڑھنے لگیں تو ان کا خون بہانا اور ان کے اموال کو لوٹنا حرام ہے سوائے اس حق کے جو ان پر واجب ہوتا ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔

حدیث: ۱۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۳۹۳، ج ۳۶۸، فضائل احمد، ص ۱۰۱، ج ۱۵۳، ص ۱۱۳، ج ۱۷۸، ص ۱۷۳، ج ۳۳۳، صحیح مسلم، ج ۳، ص ۱۸۷، ج ۶، کتاب السنہ، ص ۵۹۳، ج ۱۳، ص ۷۸، ج ۱۳، سنن سعید بن منصور، ج ۲، ص ۱۷۹، ج ۳، سنن کبریٰ نسائی، ج ۵، ص ۱۷۹، ج ۸۶۰۳، مناقب کوئی ج ۲، ص ۵۰۲، ج ۱۰۰۶، تاریخ بغداد، ج ۸، ص ۵۵، مآلی طوسی، ص ۵۲، ج ۶۸.

حدیث: ۲۰۔ انساب الاشراف: ج ۴، ص ۸، ج ۱۱، ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۷۷، ج ۲۲۲، ۲۲۳.

حدیث: ۲۲ أخبرنا العباس بن عبد العظیم العنبري قال: حدثنا عمر بن عبد الوہاب قال: حدثنا معتمر بن سليمان [بن طرخان]، عن أبيه، عن منصور [بن المعتمر]، عن ربعي [بن حراش]، عن عمران بن حصين: أَنَّ النَّبِيَّ (ص) قال: ((لأعطينَ الراية رجلاً يحب الله ورسوله)) أو قال: ((وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ)). فِدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدُ فَفَتَحَ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ.

عمران بن حصین سے منقول ہے: کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: میں علم اس مرد کو عطا کروں گا جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے یا یہ فرمایا جس کو اللہ اور رسول دوست رکھتے ہیں۔ پھر حضرت علیؑ کو بلایا اگرچہ آپ کی آنکھوں میں درد تھا خداوند عالم نے ان کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائی۔

حدیث: ۲۱ أخبرنا محمد بن عبد الله بن المبارك قال: حدثنا أبو هشام [المخزومي] قال: حدثنا وهيب [بن خالد] قال: حدثنا سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ يوم خيبر: ((لأدفعن الراية إلى رجل [يحب الله ورسوله، ويحب الله ورسوله، ويفتح الله عليه]). قال عمر: فما أحببت الامارة قط قبل يومئذ. فدفعها إلى علي فقال: ((قاتل ولا تلتفت)). فسار قريباً، قال: يا رسول الله (ص) علام أقاتل الناس؟ قال: ((علي أن يشهدوا أن لا اله الا الله وأن محمداً رسول الله (ص))، فماذا فعلوا فقد عصموا دماءهم وأموالهم مني الا بحقها، وحسابهم على الله)).

ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ: روز خیبر رسول اسلام ﷺ نے فرمایا یہ علم میں اس مرد کو دوں گا جسے خدا اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہیں اور جو خدا اور رسول سے محبت کرتا ہے خداوند عالم اس کے ہاتھوں پر فتح عطا کرے گا عمر نے کہا کہ مجھے اس دن کے علاوہ کسی اور دن امارت مسلمین کا شوق نہ ہوا پھر رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور علم دے کر فرمایا آگے بڑھو اور کسی طرف متوجہ مت ہونا جب تک کہ خداوند عالم تمہیں فتح نہ دے دے۔

یہ سن کر امام کچھ قدم گئے اور رک کر دریافت فرمایا خدا کے رسول ان سے کب تک جنگ کروں آنحضرتؐ نے فرمایا جب تک یہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ نہ کہیں اور جب یہ کلمہ پڑھنے لگیں تو ان کا خون بہانا اور ان کے اموال کو لوٹنا حرام ہے سوائے اس حق کے جو ان پر واجب ہوتا ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔

حدیث: ۲۱۔ سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۲۶، مناقب کوئی ج ۴، ص ۵۰۱، ج ۱۰۳، معجم کبیر طبرانی: ج ۱۸، ص ۲۲۷، ج ۵۹۵-۵۹۶، ص ۲۳۸، ج ۵۹۹، مناقب ابن مغازی: ج ۱۸۱، ج ۲۱۶، و ج ۱۸۰، ج ۲۱۵، تجذیب الکمال: ج ۲۱، ص ۲۵۲.

حدیث: ۲۱۔ مسند طحاوی: ص ۳۲۰، ج ۲۳۳، طبقات کبریٰ ج ۲، ص ۱۱۰، مسند احمد: ج ۱۳، ص ۴۹۹، ج ۸۱۶۳، ج ۱۳، ص ۵۳۰، ج ۸۹۹۰، فضائل احمد: ج ۱۰۱، مناقب ابن مغازی: ج ۱۸۱، ص ۲۱۷.

جبرئیل و میکائیلؑ حضرت علیؑ کے ہمراہ

حدیث: ۲۳: أخبرنا اسحاق بن ابراهیم [بن راہویہ] قال: أخبرنا النضر بن شميل قال: حدثنا يونس [بن أبي اسحاق]، عن أبي اسحاق، عن هبيرة بن يريم قال:

خرج الينا الحسن بن علي وعليه عمامة سوداء فقال: لقد كان فيكم بالأمس رجل ما سبقه الأولون ولا يتركه الآخرون وإن رسول الله (ص) قال: ((لأعطين الراية غداً رجلاً يحب الله ورسوله، ويحبه الله ورسوله، يقاتل جبريل عن يمينه و ميكائيل عن يساره، ثم لا ترد (يعني رايته) حتى يفتح الله عليه))، ما ترك ديناراً ولا درهماً الا سيع منة درهم أحدها من عطانة كان أراد أن يتاع بها خادماً لاهله.

ہمیرہ بن یریم کہتے ہیں کہ امام حسن ابن علی علیہما السلام کا لاءمامہ باندھے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بیشک کل تک تمھارے درمیان ایک ایسا مرد تھا کہ جس سے نہ پہلے کے لوگ آگے بڑھ سکے اور نہ بعد کے آنے والے اس کی خاک قدم تک پہنچ سکیں گے۔

بلاشبہ جس کے لئے رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: کل میں علم اس مرد کو دوں گا

جس کے محبوب خدا اور اس کے رسول ہوں گے اور وہ بھی محبوب خدا و رسول ہوگا
جبرئیل اس کی داہنی جانب اور

میکائیل بائیں جانب کفار سے لڑے گئے اور وہ علم لے کر واپس نہ آئے گا جب
تک خداوند عالم اسے فتح نہ دے دے۔ اس نے سوائے سات سو درہم کے کچھ نہ
چھوڑا، جس سے ان کا ارادہ اپنے عیال کے لئے ایک خادم خریدنے کا تھا۔

اللہ حضرت علیؑ کو ہر گز رسوا نہیں کرے گا

حدیث: ۲۳ أخبرنا محمد بن المثنی قال: حَدَّثَنَا يحيى بن حماد قال:
حَدَّثَنَا الوضاح (وهو أبو عوانة) قال: حَدَّثَنَا يحيى [أبو بلج] قال: حَدَّثَنَا عمرو
بن ميمون قال:

أتني لجالس الى ابن عباس اذ أتاها تسعة رهط فقالوا: أما أن تقوم معنا و
أما أن تخلونا يا هؤلاء (وهو يومئذ صحيح قبل أن يعمى) قال: أنا أقوم معكم.
[فانتهوا]

فصحته ثم اهلا أدري ما قالوا، فجاء وهو ينفض ثوبه وهو يقول: أف و
تف، يقعون في رجل له عشر:

وقعوا في رجل قال رسول الله (ص): ((لأبعثن رجلاً يحب الله و
رسوله، ويحبه الله ورسوله لا يخزيه الله أبداً)) فاستشرف [لها] من استشرف،
فقال: ((أين عليّ؟)) [قيل: هو في الرحاطين]. قال: ((و ما كان أحدكم
ليطحن؟)) فدعا و هو أرمده ما يكاد أن يبصر، فنفت في عينيه ثم هز الراية ثلاثاً
فدفعها إليه فجاء بصفية بنت خبي.

وبعث أبا بكر بسورة التوبة، وبعث علياً خلفه فأخذها منه فقال: ((لا
يلهب بها إلا رجل هو مني وأنا منه))

حدیث: ۲۳۔ طبقات کبری: ج ۳، ص ۳۸، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۶، ص ۳۷۲، ج ۳۲۰۸۵ و ج ۶،
ص ۳۷۲، ج ۳۲۱۰۱، مسند احمد: ج ۳، ص ۲۳۶، ج ۱۷۱۹، و ص ۲۳۶، ج ۱۷۱۹، و ص ۲۳۷،
ج ۱۷۲۰، فضائل احمد: ص ۹۰، و ۹۱، ج ۱۳۵، و ۱۳۶، کتاب الزهد احمد: ص ۱۹۵، ج ۷۰۹، تاریخ
کبیر بخاری: ج ۲، ص ۳۶۲، مقتل ابن ابی الدنیا: ص ۹۲، ج ۸۶، و ۹۳، و ۹۴، و ۸۸، و ۹۰، مسند ابی
ج ۳، ص ۱۷۸، ج ۱۳۳۹، و ص ۱۷۹، ج ۱۳۳۰، و ص ۱۸۰، ج ۱۳۳۱، الجرح والتعديل: ج ۳،
ص ۱۷۲، مناقب کوئی ج ۲، ص ۳۴، ج ۵۳۰، و ص ۵۳۱، مسند ابویعلی: ج ۱۲، ص ۱۲۵،
ج ۶۵۸، تاریخ طبری: ج ۵، ص ۱۵۷، معجم کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۷۹، ج ۲۷۱، و ۲۷۲، و ۲۷۳، و ۲۷۴،
ج ۲۷۲، مسند رک حاکم: ج ۳، ص ۱۷۲، و ۱۷۳، و ۱۷۴، و ۱۷۵، و ۱۷۶، و ۱۷۷، و ۱۷۸، و ۱۷۹، و ۱۸۰، و ۱۸۱، و ۱۸۲، و ۱۸۳، و ۱۸۴، و ۱۸۵، و ۱۸۶، و ۱۸۷، و ۱۸۸، و ۱۸۹، و ۱۹۰، و ۱۹۱، و ۱۹۲، و ۱۹۳، و ۱۹۴، و ۱۹۵، و ۱۹۶، و ۱۹۷، و ۱۹۸، و ۱۹۹، و ۲۰۰، و ۲۰۱، و ۲۰۲، و ۲۰۳، و ۲۰۴، و ۲۰۵، و ۲۰۶، و ۲۰۷، و ۲۰۸، و ۲۰۹، و ۲۱۰، و ۲۱۱، و ۲۱۲، و ۲۱۳، و ۲۱۴، و ۲۱۵، و ۲۱۶، و ۲۱۷، و ۲۱۸، و ۲۱۹، و ۲۲۰، و ۲۲۱، و ۲۲۲، و ۲۲۳، و ۲۲۴، و ۲۲۵، و ۲۲۶، و ۲۲۷، و ۲۲۸، و ۲۲۹، و ۲۳۰، و ۲۳۱، و ۲۳۲، و ۲۳۳، و ۲۳۴، و ۲۳۵، و ۲۳۶، و ۲۳۷، و ۲۳۸، و ۲۳۹، و ۲۴۰، و ۲۴۱، و ۲۴۲، و ۲۴۳، و ۲۴۴، و ۲۴۵، و ۲۴۶، و ۲۴۷، و ۲۴۸، و ۲۴۹، و ۲۵۰، و ۲۵۱، و ۲۵۲، و ۲۵۳، و ۲۵۴، و ۲۵۵، و ۲۵۶، و ۲۵۷، و ۲۵۸، و ۲۵۹، و ۲۶۰، و ۲۶۱، و ۲۶۲، و ۲۶۳، و ۲۶۴، و ۲۶۵، و ۲۶۶، و ۲۶۷، و ۲۶۸، و ۲۶۹، و ۲۷۰، و ۲۷۱، و ۲۷۲، و ۲۷۳، و ۲۷۴، و ۲۷۵، و ۲۷۶، و ۲۷۷، و ۲۷۸، و ۲۷۹، و ۲۸۰، و ۲۸۱، و ۲۸۲، و ۲۸۳، و ۲۸۴، و ۲۸۵، و ۲۸۶، و ۲۸۷، و ۲۸۸، و ۲۸۹، و ۲۹۰، و ۲۹۱، و ۲۹۲، و ۲۹۳، و ۲۹۴، و ۲۹۵، و ۲۹۶، و ۲۹۷، و ۲۹۸، و ۲۹۹، و ۳۰۰، و ۳۰۱، و ۳۰۲، و ۳۰۳، و ۳۰۴، و ۳۰۵، و ۳۰۶، و ۳۰۷، و ۳۰۸، و ۳۰۹، و ۳۱۰، و ۳۱۱، و ۳۱۲، و ۳۱۳، و ۳۱۴، و ۳۱۵، و ۳۱۶، و ۳۱۷، و ۳۱۸، و ۳۱۹، و ۳۲۰، و ۳۲۱، و ۳۲۲، و ۳۲۳، و ۳۲۴، و ۳۲۵، و ۳۲۶، و ۳۲۷، و ۳۲۸، و ۳۲۹، و ۳۳۰، و ۳۳۱، و ۳۳۲، و ۳۳۳، و ۳۳۴، و ۳۳۵، و ۳۳۶، و ۳۳۷، و ۳۳۸، و ۳۳۹، و ۳۴۰، و ۳۴۱، و ۳۴۲، و ۳۴۳، و ۳۴۴، و ۳۴۵، و ۳۴۶، و ۳۴۷، و ۳۴۸، و ۳۴۹، و ۳۵۰، و ۳۵۱، و ۳۵۲، و ۳۵۳، و ۳۵۴، و ۳۵۵، و ۳۵۶، و ۳۵۷، و ۳۵۸، و ۳۵۹، و ۳۶۰، و ۳۶۱، و ۳۶۲، و ۳۶۳، و ۳۶۴، و ۳۶۵، و ۳۶۶، و ۳۶۷، و ۳۶۸، و ۳۶۹، و ۳۷۰، و ۳۷۱، و ۳۷۲، و ۳۷۳، و ۳۷۴، و ۳۷۵، و ۳۷۶، و ۳۷۷، و ۳۷۸، و ۳۷۹، و ۳۸۰، و ۳۸۱، و ۳۸۲، و ۳۸۳، و ۳۸۴، و ۳۸۵، و ۳۸۶، و ۳۸۷، و ۳۸۸، و ۳۸۹، و ۳۹۰، و ۳۹۱، و ۳۹۲، و ۳۹۳، و ۳۹۴، و ۳۹۵، و ۳۹۶، و ۳۹۷، و ۳۹۸، و ۳۹۹، و ۴۰۰، و ۴۰۱، و ۴۰۲، و ۴۰۳، و ۴۰۴، و ۴۰۵، و ۴۰۶، و ۴۰۷، و ۴۰۸، و ۴۰۹، و ۴۱۰، و ۴۱۱، و ۴۱۲، و ۴۱۳، و ۴۱۴، و ۴۱۵، و ۴۱۶، و ۴۱۷، و ۴۱۸، و ۴۱۹، و ۴۲۰، و ۴۲۱، و ۴۲۲، و ۴۲۳، و ۴۲۴، و ۴۲۵، و ۴۲۶، و ۴۲۷، و ۴۲۸، و ۴۲۹، و ۴۳۰، و ۴۳۱، و ۴۳۲، و ۴۳۳، و ۴۳۴، و ۴۳۵، و ۴۳۶، و ۴۳۷، و ۴۳۸، و ۴۳۹، و ۴۴۰، و ۴۴۱، و ۴۴۲، و ۴۴۳، و ۴۴۴، و ۴۴۵، و ۴۴۶، و ۴۴۷، و ۴۴۸، و ۴۴۹، و ۴۵۰، و ۴۵۱، و ۴۵۲، و ۴۵۳، و ۴۵۴، و ۴۵۵، و ۴۵۶، و ۴۵۷، و ۴۵۸، و ۴۵۹، و ۴۶۰، و ۴۶۱، و ۴۶۲، و ۴۶۳، و ۴۶۴، و ۴۶۵، و ۴۶۶، و ۴۶۷، و ۴۶۸، و ۴۶۹، و ۴۷۰، و ۴۷۱، و ۴۷۲، و ۴۷۳، و ۴۷۴، و ۴۷۵، و ۴۷۶، و ۴۷۷، و ۴۷۸، و ۴۷۹، و ۴۸۰، و ۴۸۱، و ۴۸۲، و ۴۸۳، و ۴۸۴، و ۴۸۵، و ۴۸۶، و ۴۸۷، و ۴۸۸، و ۴۸۹، و ۴۹۰، و ۴۹۱، و ۴۹۲، و ۴۹۳، و ۴۹۴، و ۴۹۵، و ۴۹۶، و ۴۹۷، و ۴۹۸، و ۴۹۹، و ۵۰۰، و ۵۰۱، و ۵۰۲، و ۵۰۳، و ۵۰۴، و ۵۰۵، و ۵۰۶، و ۵۰۷، و ۵۰۸، و ۵۰۹، و ۵۱۰، و ۵۱۱، و ۵۱۲، و ۵۱۳، و ۵۱۴، و ۵۱۵، و ۵۱۶، و ۵۱۷، و ۵۱۸، و ۵۱۹، و ۵۲۰، و ۵۲۱، و ۵۲۲، و ۵۲۳، و ۵۲۴، و ۵۲۵، و ۵۲۶، و ۵۲۷، و ۵۲۸، و ۵۲۹، و ۵۳۰، و ۵۳۱، و ۵۳۲، و ۵۳۳، و ۵۳۴، و ۵۳۵، و ۵۳۶، و ۵۳۷، و ۵۳۸، و ۵۳۹، و ۵۴۰، و ۵۴۱، و ۵۴۲، و ۵۴۳، و ۵۴۴، و ۵۴۵، و ۵۴۶، و ۵۴۷، و ۵۴۸، و ۵۴۹، و ۵۵۰، و ۵۵۱، و ۵۵۲، و ۵۵۳، و ۵۵۴، و ۵۵۵، و ۵۵۶، و ۵۵۷، و ۵۵۸، و ۵۵۹، و ۵۶۰، و ۵۶۱، و ۵۶۲، و ۵۶۳، و ۵۶۴، و ۵۶۵، و ۵۶۶، و ۵۶۷، و ۵۶۸، و ۵۶۹، و ۵۷۰، و ۵۷۱، و ۵۷۲، و ۵۷۳، و ۵۷۴، و ۵۷۵، و ۵۷۶، و ۵۷۷، و ۵۷۸، و ۵۷۹، و ۵۸۰، و ۵۸۱، و ۵۸۲، و ۵۸۳، و ۵۸۴، و ۵۸۵، و ۵۸۶، و ۵۸۷، و ۵۸۸، و ۵۸۹، و ۵۹۰، و ۵۹۱، و ۵۹۲، و ۵۹۳، و ۵۹۴، و ۵۹۵، و ۵۹۶، و ۵۹۷، و ۵۹۸، و ۵۹۹، و ۶۰۰، و ۶۰۱، و ۶۰۲، و ۶۰۳، و ۶۰۴، و ۶۰۵، و ۶۰۶، و ۶۰۷، و ۶۰۸، و ۶۰۹، و ۶۱۰، و ۶۱۱، و ۶۱۲، و ۶۱۳، و ۶۱۴، و ۶۱۵، و ۶۱۶، و ۶۱۷، و ۶۱۸، و ۶۱۹، و ۶۲۰، و ۶۲۱، و ۶۲۲، و ۶۲۳، و ۶۲۴، و ۶۲۵، و ۶۲۶، و ۶۲۷، و ۶۲۸، و ۶۲۹، و ۶۳۰، و ۶۳۱، و ۶۳۲، و ۶۳۳، و ۶۳۴، و ۶۳۵، و ۶۳۶، و ۶۳۷، و ۶۳۸، و ۶۳۹، و ۶۴۰، و ۶۴۱، و ۶۴۲، و ۶۴۳، و ۶۴۴، و ۶۴۵، و ۶۴۶، و ۶۴۷، و ۶۴۸، و ۶۴۹، و ۶۵۰، و ۶۵۱، و ۶۵۲، و ۶۵۳، و ۶۵۴، و ۶۵۵، و ۶۵۶، و ۶۵۷، و ۶۵۸، و ۶۵۹، و ۶۶۰، و ۶۶۱، و ۶۶۲، و ۶۶۳، و ۶۶۴، و ۶۶۵، و ۶۶۶، و ۶۶۷، و ۶۶۸، و ۶۶۹، و ۶۷۰، و ۶۷۱، و ۶۷۲، و ۶۷۳، و ۶۷۴، و ۶۷۵، و ۶۷۶، و ۶۷۷، و ۶۷۸، و ۶۷۹، و ۶۸۰، و ۶۸۱، و ۶۸۲، و ۶۸۳، و ۶۸۴، و ۶۸۵، و ۶۸۶، و ۶۸۷، و ۶۸۸، و ۶۸۹، و ۶۹۰، و ۶۹۱، و ۶۹۲، و ۶۹۳، و ۶۹۴، و ۶۹۵، و ۶۹۶، و ۶۹۷، و ۶۹۸، و ۶۹۹، و ۷۰۰، و ۷۰۱، و ۷۰۲، و ۷۰۳، و ۷۰۴، و ۷۰۵، و ۷۰۶، و ۷۰۷، و ۷۰۸، و ۷۰۹، و ۷۱۰، و ۷۱۱، و ۷۱۲، و ۷۱۳، و ۷۱۴، و ۷۱۵، و ۷۱۶، و ۷۱۷، و ۷۱۸، و ۷۱۹، و ۷۲۰، و ۷۲۱، و ۷۲۲، و ۷۲۳، و ۷۲۴، و ۷۲۵، و ۷۲۶، و ۷۲۷، و ۷۲۸، و ۷۲۹، و ۷۳۰، و ۷۳۱، و ۷۳۲، و ۷۳۳، و ۷۳۴، و ۷۳۵، و ۷۳۶، و ۷۳۷، و ۷۳۸، و ۷۳۹، و ۷۴۰، و ۷۴۱، و ۷۴۲، و ۷۴۳، و ۷۴۴، و ۷۴۵، و ۷۴۶، و ۷۴۷، و ۷۴۸، و ۷۴۹، و ۷۵۰، و ۷۵۱، و ۷۵۲، و ۷۵۳، و ۷۵۴، و ۷۵۵، و ۷۵۶، و ۷۵۷، و ۷۵۸، و ۷۵۹، و ۷۶۰، و ۷۶۱، و ۷۶۲، و ۷۶۳، و ۷۶۴، و ۷۶۵، و ۷۶۶، و ۷۶۷، و ۷۶۸، و ۷۶۹، و ۷۷۰، و ۷۷۱، و ۷۷۲، و ۷۷۳، و ۷۷۴، و ۷۷۵، و ۷۷۶، و ۷۷۷، و ۷۷۸، و ۷۷۹، و ۷۸۰، و ۷۸۱، و ۷۸۲، و ۷۸۳، و ۷۸۴، و ۷۸۵، و ۷۸۶، و ۷۸۷، و ۷۸۸، و ۷۸۹، و ۷۹۰، و ۷۹۱، و ۷۹۲، و ۷۹۳، و ۷۹۴، و ۷۹۵، و ۷۹۶، و ۷۹۷، و ۷۹۸، و ۷۹۹، و ۸۰۰، و ۸۰۱، و ۸۰۲، و ۸۰۳، و ۸۰۴، و ۸۰۵، و ۸۰۶، و ۸۰۷، و ۸۰۸، و ۸۰۹، و ۸۱۰، و ۸۱۱، و ۸۱۲، و ۸۱۳، و ۸۱۴، و ۸۱۵، و ۸۱۶، و ۸۱۷، و ۸۱۸، و ۸۱۹، و ۸۲۰، و ۸۲۱، و ۸۲۲، و ۸۲۳، و ۸۲۴، و ۸۲۵، و ۸۲۶، و ۸۲۷، و ۸۲۸، و ۸۲۹، و ۸۳۰، و ۸۳۱، و ۸۳۲، و ۸۳۳، و ۸۳۴، و ۸۳۵، و ۸۳۶، و ۸۳۷، و ۸۳۸، و ۸۳۹، و ۸۴۰، و ۸۴۱، و ۸۴۲، و ۸۴۳، و ۸۴۴، و ۸۴۵، و ۸۴۶، و ۸۴۷، و ۸۴۸، و ۸۴۹، و ۸۵۰، و ۸۵۱، و ۸۵۲، و ۸۵۳، و ۸۵۴، و ۸۵۵، و ۸۵۶، و ۸۵۷، و ۸۵۸، و ۸۵۹، و ۸۶۰، و ۸۶۱، و ۸۶۲، و ۸۶۳، و ۸۶۴، و ۸۶۵، و ۸۶۶، و ۸۶۷، و ۸۶۸، و ۸۶۹، و ۸۷۰، و ۸۷۱، و ۸۷۲، و ۸۷۳، و ۸۷۴، و ۸۷۵، و ۸۷۶، و ۸۷۷، و ۸۷۸، و ۸۷۹، و ۸۸۰، و ۸۸۱، و ۸۸۲، و ۸۸۳، و ۸۸۴، و ۸۸۵، و ۸۸۶، و ۸۸۷، و ۸۸۸، و ۸۸۹، و ۸۹۰، و ۸۹۱، و ۸۹۲، و ۸۹۳، و ۸۹۴، و ۸۹۵، و ۸۹۶، و ۸۹۷، و ۸۹۸، و ۸۹۹، و ۹۰۰، و ۹۰۱، و ۹۰۲، و ۹۰۳، و ۹۰۴، و ۹۰۵، و ۹۰۶، و ۹۰۷، و ۹۰۸، و ۹۰۹، و ۹۱۰، و ۹۱۱، و ۹۱۲، و ۹۱۳، و ۹۱۴، و ۹۱۵، و ۹۱۶، و ۹۱۷، و ۹۱۸، و ۹۱۹، و ۹۲۰، و ۹۲۱، و ۹۲۲، و ۹۲۳، و ۹۲۴، و ۹۲۵، و ۹۲۶، و ۹۲۷، و ۹۲۸، و ۹۲۹، و ۹۳۰، و ۹۳۱، و ۹۳۲، و ۹۳۳، و ۹۳۴، و ۹۳۵، و ۹۳۶، و ۹۳۷، و ۹۳۸، و ۹۳۹، و ۹۴۰، و ۹۴۱، و ۹۴۲، و ۹۴۳، و ۹۴۴، و ۹۴۵، و ۹۴۶، و ۹۴۷، و ۹۴۸، و ۹۴۹، و ۹۵۰، و ۹۵۱، و ۹۵۲، و ۹۵۳، و ۹۵۴، و ۹۵۵، و ۹۵۶، و ۹۵۷، و ۹۵۸، و ۹۵۹، و ۹۶۰، و ۹۶۱، و ۹۶۲، و ۹۶۳، و ۹۶۴، و ۹۶۵، و ۹۶۶، و ۹۶۷، و ۹۶۸، و ۹۶۹، و ۹۷۰، و ۹۷۱، و ۹۷۲، و ۹۷۳، و ۹۷۴، و ۹۷۵، و ۹۷۶، و ۹۷۷، و ۹۷۸، و ۹۷۹، و ۹۸۰، و ۹۸۱، و ۹۸۲، و ۹۸۳، و ۹۸۴، و ۹۸۵، و ۹۸۶، و ۹۸۷، و ۹۸۸، و ۹۸۹، و ۹۹۰، و ۹۹۱، و ۹۹۲، و ۹۹۳، و ۹۹۴، و ۹۹۵، و ۹۹۶، و ۹۹۷، و ۹۹۸، و ۹۹۹، و ۱۰۰۰، و ۱۰۰۱، و ۱۰۰۲، و ۱۰۰۳، و ۱۰۰۴، و ۱۰۰۵، و ۱۰۰۶، و ۱۰۰۷، و ۱۰۰۸، و ۱۰۰۹، و ۱۰۱۰، و ۱۰۱۱، و ۱۰۱۲، و ۱۰۱۳، و ۱۰۱۴، و ۱۰۱۵، و ۱۰۱۶، و ۱۰۱۷، و ۱۰۱۸، و ۱۰۱۹، و ۱۰۲۰، و ۱۰۲۱، و ۱۰۲۲، و ۱۰۲۳، و ۱۰۲۴، و ۱۰۲۵، و ۱۰۲۶، و ۱۰۲۷، و ۱۰۲۸، و ۱۰۲۹، و ۱۰۳۰، و ۱۰۳۱، و ۱۰۳۲، و ۱۰۳۳، و ۱۰۳۴، و ۱۰۳۵، و ۱۰۳۶، و ۱۰۳۷، و ۱۰۳۸، و ۱۰۳۹، و ۱۰۴۰، و ۱۰۴۱، و ۱۰۴۲، و ۱۰۴۳، و ۱۰۴۴، و ۱۰۴۵، و ۱۰۴۶، و ۱۰۴۷، و ۱۰۴۸، و ۱۰۴۹، و ۱۰۵۰، و ۱۰۵۱، و ۱۰۵۲، و ۱۰۵۳، و ۱۰۵۴، و ۱۰۵۵، و ۱۰۵۶، و ۱۰۵۷، و ۱۰۵۸، و ۱۰۵۹، و ۱۰۶۰، و ۱۰۶۱، و ۱۰۶۲، و ۱۰۶۳، و ۱۰۶۴، و ۱۰۶۵، و ۱۰۶۶، و ۱۰۶۷، و ۱۰۶۸، و ۱۰۶۹، و ۱۰۷۰، و ۱۰۷۱، و ۱۰۷۲، و ۱۰۷۳، و ۱۰۷۴، و ۱۰۷۵، و ۱۰۷۶، و ۱۰۷۷، و ۱۰۷۸، و ۱۰۷۹، و ۱۰۸۰، و ۱۰۸۱، و ۱۰۸۲، و ۱۰۸۳، و ۱۰۸۴، و ۱۰۸۵، و ۱۰۸۶، و ۱۰۸۷، و ۱۰۸۸، و ۱۰۸۹، و ۱۰۹۰، و ۱۰۹۱، و ۱۰۹۲، و ۱۰۹۳، و ۱۰۹۴، و ۱۰۹۵، و ۱۰۹۶، و ۱۰۹۷، و ۱۰۹۸، و ۱۰۹۹، و ۱۱۰۰، و ۱۱۰۱، و ۱۱۰۲، و ۱۱۰۳، و ۱۱۰۴، و ۱۱۰۵، و ۱۱۰۶، و ۱۱۰۷، و ۱۱۰۸، و ۱۱۰۹، و ۱۱۱۰، و ۱۱۱۱، و ۱۱۱۲، و ۱۱۱۳، و ۱۱۱۴، و ۱۱۱۵، و ۱۱۱۶، و ۱۱۱۷، و ۱۱۱۸، و ۱۱۱۹، و ۱۱۲۰، و ۱۱۲۱، و ۱۱۲۲، و ۱۱۲۳، و ۱۱۲۴، و ۱۱۲۵، و ۱۱۲۶، و ۱۱۲۷، و ۱۱۲۸، و ۱۱۲۹، و ۱۱۳۰، و ۱۱۳۱، و ۱۱۳۲، و ۱۱۳۳، و ۱۱۳۴، و ۱۱۳۵، و ۱۱۳۶، و ۱۱۳۷، و ۱۱۳۸، و ۱۱۳۹، و ۱۱۴۰، و ۱۱۴۱، و ۱۱۴۲، و ۱۱۴۳، و ۱۱۴۴، و ۱۱۴۵، و ۱۱۴۶، و ۱۱۴۷، و ۱۱۴۸، و ۱۱۴۹، و ۱۱۵۰، و ۱۱۵۱، و ۱۱۵۲، و ۱۱۵۳، و ۱۱۵۴، و ۱۱۵۵، و ۱۱۵۶، و ۱۱۵۷، و ۱۱۵۸، و ۱۱۵۹، و ۱۱۶۰، و ۱۱۶۱، و ۱۱۶۲، و ۱۱۶۳، و ۱۱۶۴، و ۱۱۶۵، و ۱۱۶۶، و ۱۱۶۷، و ۱۱۶۸، و ۱۱۶۹، و ۱۱۷۰، و ۱۱۷۱، و ۱۱۷۲، و ۱۱۷۳، و ۱۱۷۴، و ۱۱۷۵، و ۱۱۷۶، و ۱۱۷۷، و ۱۱۷۸، و ۱۱۷۹، و ۱۱۸۰، و ۱۱۸۱، و ۱۱۸۲، و ۱۱۸۳، و ۱۱۸۴، و ۱۱۸۵، و ۱۱۸۶، و ۱۱۸۷، و ۱۱۸۸، و ۱۱۸۹، و ۱۱۹۰، و ۱۱۹۱، و ۱۱۹۲، و ۱۱۹۳، و ۱۱۹۴، و ۱۱۹۵، و ۱۱۹۶، و ۱۱۹۷، و ۱۱۹۸، و ۱۱۹۹، و ۱۲۰۰، و ۱۲۰۱، و ۱۲۰۲، و ۱۲۰۳، و ۱۲۰۴، و ۱۲۰۵، و ۱۲۰۶، و ۱۲۰۷، و ۱۲۰۸، و ۱۲۰۹، و ۱۲۱۰، و ۱۲۱۱، و ۱۲۱۲، و ۱۲۱۳، و ۱۲۱۴، و ۱۲۱۵، و ۱۲۱۶، و ۱۲۱۷، و ۱۲۱۸، و ۱۲۱۹، و ۱۲۲۰، و ۱۲۲۱، و ۱۲۲۲، و ۱۲۲۳، و ۱۲۲۴، و ۱۲۲۵، و ۱۲۲۶، و ۱۲۲۷، و ۱۲۲۸، و ۱۲۲۹، و ۱۲۳۰، و ۱۲۳۱، و ۱۲۳۲، و ۱۲۳۳، و ۱۲۳۴، و ۱۲۳۵، و ۱۲۳۶، و ۱۲۳۷، و ۱۲۳۸، و ۱۲۳۹، و ۱۲۴۰، و ۱۲۴۱، و ۱۲۴۲، و ۱۲۴۳، و ۱۲۴۴، و ۱۲۴۵، و ۱۲۴۶، و ۱۲۴۷، و ۱۲۴۸، و ۱۲۴۹، و ۱۲۵۰، و ۱۲۵۱، و ۱۲۵۲، و ۱۲۵۳، و ۱۲۵۴، و ۱۲۵۵، و ۱۲۵۶، و ۱۲۵۷، و ۱۲۵۸، و ۱۲۵۹، و ۱۲۶۰، و ۱۲۶۱، و ۱۲۶۲، و ۱۲۶۳، و ۱۲۶۴، و ۱۲۶۵، و ۱۲۶۶، و ۱۲۶۷، و ۱۲۶۸، و ۱۲۶۹، و ۱۲۷۰، و ۱۲۷۱، و ۱۲۷۲، و ۱۲۷۳، و ۱۲۷۴، و ۱۲۷۵، و ۱۲۷۶، و ۱۲۷۷، و ۱۲۷۸، و ۱۲۷۹، و ۱۲۸۰، و ۱۲۸۱، و ۱۲۸۲، و ۱۲۸۳، و ۱۲۸۴، و ۱۲۸۵، و ۱۲۸۶، و ۱۲۸۷، و ۱۲۸۸، و ۱۲۸۹، و ۱۲۹۰، و ۱۲۹۱، و ۱۲۹۲، و ۱۲۹۳، و ۱۲۹۴، و ۱۲۹۵، و ۱۲۹۶، و ۱۲۹۷، و ۱۲۹۸، و ۱۲۹۹، و ۱۳۰۰، و ۱۳۰۱، و ۱۳۰۲، و ۱۳۰۳، و ۱۳۰۴، و ۱۳۰۵، و ۱۳۰۶، و ۱۳۰۷، و ۱۳۰۸، و ۱۳۰۹، و ۱۳۱۰، و ۱۳۱۱، و ۱۳۱۲، و ۱۳۱۳، و ۱۳۱۴، و ۱۳۱۵، و ۱۳۱۶،

[وقال لبني عمه: ((أنيكم يو الي في الدنيا والآخرة))؟ قال: وعليّ معد جالس فقال: أنا أو اليك في الدنيا والآخرة]] فقال: ((أنت وليّ في الدنيا والآخرة))

ودعا رسول الله (ص) الحسن والحسين وعليّاً وفاطمة فمَدَّ عليهم ثوباً فقال:

((اللهم هؤلاء أهل بيتي فأذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيراً)).

وكان أول من اسلم من الناس بعد خديجة.

وليس ثوب رسول الله (ص) و نام [مكانه] فجعل المشركون يرمون كما يرمون رسول الله (ص) وهم يحسبون أنه نبي الله (ص) فجاء أبو بكر فقال: يانبي الله (ص).

فقال علي: ان نبي الله قد ذهب نحو بنو ميمون، فأتبعه فدخل معه الغار، وكان المشركون يرمون عليّاً حتى أصبح. وخرج بالناس في غزوة تبوك فقال علي: أخرج معك؟ فقال: ((لا)) فبكي، فقال: ((أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنك لست بنبي))؟ ثم قال: ((أنت خليفتي)) يعني في كل مؤمن ((من بعدي)).

قال: وسد أبواب المسجد غير باب عليّ، فكان يدخل المسجد وهو جنب وهو في طريقه ليس له طريق غيره. وقال: ((من كنت وليّ فعليّ وليّه)). قال ابن عباس: وقد أخبرنا الله في القرآن أنه قد رضي عن أصحاب الشجرة، فهل حدثنا بعد أنه سخط عليهم؟

قال: وقال رسول الله (ص) لعمر حين قال: انذن لي فلاضرب عنقه (يعني حاطباً)، قال: ((ما يدرك لعل الله قد اطلع على أهل بدر فقال: اعلموا ما شئتم فقد غفرت لكم)).

عمر بن ميمون سے نقل ہے کہ: میں عبد اللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا (اس وقت

وہ ٹاپینا نہیں ہوئے تھے) ان کے پاس نوگروہ آئے اور ابن عباس سے کہا یا تم ہمارے ساتھ چلو اور یا پھر اے لوگو ہمیں ان کے ساتھ تنہا رہنے دو تو آپ نے کہا میں تم لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں پھر ان لوگوں نے گفتگو کی کیا کہا میں نہیں جانتا لیکن جب ابن عباس واپس آئے تو غصہ میں دامن جھٹک رہے تھے اور کہہ رہے تھے برا ہوا ایسے لوگوں کا جو اس شخص کے بارے میں الجھتے ہیں جس کے دس فضائل مخصوص ہیں یہ لوگ اس شخص کے بارے میں باتیں کرتے ہیں جس کے لئے رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے

”کل میں اس مرد کو بھیجوں گا جو خدا اور اس کے رسول کا محبت ہے اور وہ خدا و رسول کا محبوب ہے خدا اس کے مرتبہ کو کبھی نہ گھٹائے گا یہ سن کر بہت سے لوگ رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر رسول اسلام نے پوچھا علی کہاں ہیں کہا گیا وہ چکی چلا رہے ہیں۔

فرمایا: تم میں سے کوئی نہ تھا جو چکی پیتا یہ کہہ کر آپ نے انہیں بلوایا حضرت علیؑ کی آنکھیں اتنی دکھ رہی تھیں کہ دیکھنا دشوار تھا آپ نے ان کی آنکھوں پر دم کیا پھر تین بار علم کو ہلا کر علی کے حوالے کیا اور آپ صغیرہ بنت خبی کو لے کر واپس آئے۔

نیز آنحضرت ﷺ نے ابو بکر کو سورہ توبہ دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا تھا پھر ان کے پیچھے حضرت علیؑ علیہ السلام کو بھیجا کہ وہ ابو بکر سے وہ سورہ لے لیں اور فرمایا: یہ سورہ وہی شخص لے جاسکتا ہے جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا کی اولاد سے فرمایا: تم لوگوں میں سے کون دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہوگا اس وقت حضرت علیؑ علیہ السلام وہاں تشریف فرما تھے بولے میں یا رسول اللہ ﷺ تو نبیؐ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے ولی ہو۔

عباس کہتے ہیں: قرآن مجید اصحاب شجرہ سے خدا کے راضی ہونے کی خبر دیتا ہے لیکن کیا اس نے بعد میں ان پر ناراض ہونے کی بھی کوئی بات بیان کی ہے؟ (نہیں) ہرگز نہیں اور امام علیؑ اصحاب شجرہ میں سے ہیں)

جب عمر نے غصہ میں آکر حاطب کو قتل کرنا چاہا تو آنحضرتؐ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ خدا اہل بدر سے واقف اور باخبر ہے اور فرمایا ہے کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا“ (اور حضرت علیؑ اصحاب بدر میں سے ہیں)

نیز آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہ زہراؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو جمع کیا اور ان پر ایک چادر اڑھائی اور فرمایا: پروردگار ابھی میرے اہلیت ہیں خدایا ان سے نجات کو دور رکھ اور ان کو اس طرح پاک رکھ جو پاک رکھنے کا حق ہے۔ حضرت علیؑ کو وہ پہلے شخص ہیں جو حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے یہی وہ ہیں جو کہ آنحضرتؐ کا خاص لباس پہن کر ان کی جگہ اس طرح سوئے کہ لوگوں کو دھوکا ہونے لگا اور لوگوں نے خیال کیا کہ خود نبیؐ ہیں اور ابو بکرؓ نے یا نبی اللہؐ کہہ کر آواز دی تو حضرت علیؑ نے فرمایا: وہ چاہ میمون کی طرف تشریف لے گئے ہیں ابو بکر ان کے پیچھے پیچھے گئے اور آنحضرتؐ کے ساتھ غار میں داخل ہو گئے اور کفار و مشرکین پوری رات حضرت علیؑ پر پتھر پھینکتے رہے۔

جب آنحضرتؐ مسلمانوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت علیؑ نے عرض کی کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا تو آنحضرتؐ نے فرمایا: نہیں، اس پر حضرت علیؑ گریہ کرنے لگے اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر یہ کہ تم نبی نہیں ہو پھر فرمایا تم تمام مؤمنین کے درمیان میرے بعد میرے خلیفہ و جانشین ہو۔

آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کے در کے علاوہ سب کے دروازے مسجد میں بند کروائے اور آپؐ ہمیشہ اسی راستہ سے آتے جاتے تھے اور اس راستہ کے علاوہ دوسرا راستہ نہیں تھا۔

اور فرمایا ”میں جس کا ولی و حاکم ہوں اس کے علیؑ بھی ولی و حاکم ہیں“ ابن

حدیث: ۲۳۰- سیرۃ ابن ہشام: ج ۲، ص ۳۳۲؛ طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۱۱۰؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۲؛ ج ۷، ص ۳۲۰؛ ج ۸، ص ۳۹۲؛ مسند احمد: ج ۵، ص ۱۷۸؛ ج ۶، ص ۳۰۶۲؛ ج ۷، ص ۳۰۶۲؛ (ج ۳، ص ۵۱، ط قدیم) و ج ۱۷، ص ۱۹۷، ج ۱۱۲۲ (ج ۲، ص ۲۶، ط قدیم)؛ فضائل احمد: ج ۴، ص ۱۱۱؛ ج ۱۱۹، ص ۱۶۷؛ ج ۱۲۹، ص ۲۱۶؛ ج ۲۱۱، ص ۲۹۱؛ کتاب السنۃ: ج ۵۵۱، ص ۱۱۸۸؛ ج ۵۸۸، ص ۱۳۵۱؛ صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۴۳۳؛ ج ۴، ص ۱۸۷۲؛ مناقب کوئی: ج ۲، ص ۴۵۷؛ ج ۹۵۱، ص ۹۹۶؛ ج ۹۷۷، ص ۹۹۶؛ ج ۱۰۰۲؛ مسند رویانی: ج ۲، ص ۱۷۲؛ ج ۱۱۷۲، ص ۱۶۶؛ ج ۱۱۳۹، ص ۱۱۳۹؛ مجمع کبیر طبرانی: ج ۱۲، ص ۷۷؛ ج ۱۲۵۹۳، ص ۱۱۳؛ ج ۱۲۷۲۲؛ سنن بیہقی: ج ۹، ص ۱۳۱؛ البدایہ والنہایہ: ج ۷، ص ۳۳۲۔

حضرت علیؑ خدا کے بندہ مغفور

حدیث: ۲۵۔ آخرت بنی ہارون بن عبد اللہ [الحمال البغدادی] قال: حدَّثنا محمد بن عبد اللہ بن الزبیر الأسدي قال: حدَّثنا علی بن صالح، عن أبي اسحاق، عن عمرو بن مرّة، عن عبد اللہ بن سلمة، عن علي قال: قال رسول الله (ص): ((ألا أعلمك كلمات إذا قلتهن غفر لك مع أنه مغفور لك؟ لا إله إلا هو الحليم الكريم، لا إله إلا هو العلي العظيم، سبحان الله رب السماوات السبع ورب العرش الكريم، الحمد لله رب العالمين)).

عبد اللہ بن سلمہ حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ کروں کہ اگر تم ان کو ادا کرو تو تمہاری مغفرت ہو جائے جب کہ خدا تمہیں بخش چکا ہے وہ کلمات یہ ہیں اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۲۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۶، ج ۲۹۳: مسند عبد بن حمید: ص ۵۳، ج ۴: مسند احمد: ج ۲، ص ۱۱۹، ج ۱۲: مسند بزاز: ج ۵، ص ۴۰۵: سنن کبریٰ: ج ۴، ص ۳۹۸، ج ۶: عمل الیوم والمیلیہ: ج ۶، ص ۱۶۳، ج ۴: تاریخ بغداد: ج ۹، ص ۳۵۶.

کلمات الفرج: ((لا اله الا الله العلي العظيم، لا اله الا الله الحليم الكريم، سبحان الله رب السموات السبع ورب العرش العظيم، والحمد لله رب العالمين))۔
 حضرت علیؑ سے منقول کلمات فرج (کلمات گشائش تنگی رزق و مصیبت وغیرہ) یہ ہیں اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۲۸: أخبرنا أحمد بن عثمان بن حكيم قال: حدثنا أبو غسان قال: حدثنا إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، عن علي، عن النبي (ص) نحوه يعني حديث خالد [بن مغلدة]۔
 عبد الرحمن بن أبي ليلى حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ کروں کہ اگر تم ان کو ادا کرو تو تمہاری مغفرت ہو جائے جب کہ خدا تمہیں بخش چکا ہے، وہ کلمات یہ ہیں، اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے، پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۲۹: أخبرني علي بن محمد بن علي قال: حدثنا خلف بن تميم قال: حدثنا إسرائيل قال: حدثنا أبو إسحاق، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، عن علي قال: قال النبي (ص):

حدیث ۲۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ج ۶، ص ۱۶۳، ج ۲، ص ۱۰۴۲؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۳۸؛ مناقب خوارزمی: ص ۲۵۸؛ تذکرۃ الخطا: ج ۲، ص ۶۶۲۔

حدیث: ۲۶: أخبرنا أحمد بن عثمان بن حكيم قال: حدثنا خالد (وهو ابن مغلدة) قال:

حدثنا علي (وهو ابن صالح بن حي أخو حسن بن صالح) عن أبي إسحاق الهمداني، عن عمرو بن مره، عن عبد الله بن سلمة، عن علي: أن النبي (ص) قال: ((يا علي، ألا أعلمك كلمات إذا أنت قلتن غفر الله لك مع أنه مغفور لك؟

تقول: لا اله الا الله الحليم الكريم، لا اله الا هو العلي العظيم، سبحان الله رب السموات [السبع خ] ورب العرش الكريم، الحمد لله رب العالمين))۔
 عبد اللہ بن سلمہ حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ کروں کہ اگر تم ان کو ادا کرو تو تمہاری مغفرت ہو جائے جب کہ خدا تمہیں بخش چکا ہے، وہ کلمات یہ ہیں، اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۲۷: أخبرنا صفوان بن عمرو قال: حدثنا أحمد بن خالد قال: حدثنا إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن عمرو بن مره، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، عن علي قال:

حدیث: ۲۶۔ کتاب السنۃ: ص ۵۸۳، ج ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶؛ علل دارقطنی: ج ۴، ص ۱۰؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷۱، ج ۲۸، ص ۶۹۸؛ معجم صغیر طبرانی: ج ۱، ص ۱۴۷؛ ہامی خمینیہ: ج ۱، ص ۲۳۵، ج ۱۱۔

حدیث: ۲۷۔ سنن کبریٰ نسائی: ج ۶، ص ۱۶۳، ج ۲، ص ۱۰۴۲؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۳۸؛ مناقب خوارزمی: ص ۲۵۸؛ تذکرۃ الخطا: ج ۲، ص ۶۶۲۔

حادث حضرت امام علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے آپ سے فرمایا: ”کیا میں تم کو ایک دعا تعلیم نہ کروں کہ جب بھی وہ دعا پڑھو تو تمہاری مغفرت ہو جائے اگرچہ خدا تمہیں بخش چکا ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں، فرمایا: اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے، پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

((اَلَا اَعْلَمُكَ کَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ عَلٰی اَنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَّكَ؟ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، لَا اِلَهَ اِلَّا الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ))۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ کروں کہ اگر تم ان کو ادا کرو تو تمہاری مغفرت ہو جائے جب کہ خدا تمہیں بخش چکا ہے، وہ کلمات یہ ہیں، اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے، پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۳۰ أخبرنا الحسين بن حريث قال: حدثنا الفضل بن موسى، عن الحسين بن واقد، عن أبي إسحاق، عن الحارث، عن علي قال: قال النبي (ص):

((اَلَا اَعْلَمُكَ دَعَاءً اِذَا دَعَوْتَ بِهِ غُفِرَ لَكَ وَاِنْ كُنْتَ مَغْفُوْرًا لَّكَ))؟

قلت: بلى.

قال: ((لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، لَا اِلَهَ اِلَّا الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ))۔

حدیث: ۳۰ فضائل احمد: ص ۱۱۹، ح ۱۷۵، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۵۲۹، ح ۳۵۰۳، علل وارقطبی: ج ۳، ص ۹، سنن کبریٰ نسائی: ج ۶، ص ۱۳۶، ح ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ح ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲

اللہ نے قلب علیؑ کو آزمایا

حدیث: ۳۱ أخبرنا محمد بن عبد الله بن المبارك قال: حدثنا الأسود بن عامر قال: حدثنا شريك [بن عبد الله النخعي] عن منصور [بن المعتمر] عن ربعي [بن حراش] عن علي قال: جاء النبي (ص) أناس من قریش فقالوا: يا محمد انا جيرانك وحلفاؤك، وإن أناساً من عبيدنا قد أتوك، وليس بهم رغبة في الدين ولا رغبة في الفقه، أما فرروا من ضياعنا و أموالنا فأرددهم إلينا. فقال لأبي بكر: ((ما تقول))؟ فقال: صدقوا وأنهم لجيرانك وأحلافك. فتغير وجه النبي (ص) ثم قال لعمر: ((ما تقول)) قال: صدقوا أنهم لجيرانك وحلفاؤك. فتغير وجه النبي (ص) ثم قال:

((يا معشر قریش، والله لبيعنَّ الله عليكم رجلاً منكم قد امتحن الله قلبه للايمان، فليضربنكم على الدين أو يضرب بعضكم)). فقال أبو بكر: أنا هو يا رسول الله (ص)؟ قال: ((لا)). قال: عمر: أنا هو يا رسول الله (ص)؟ قال: ((لا)). ولكن ذاك الذي يخصف النعل)). وقد كان أعطى علياً نعله يخصفها.

حضرت علیؑ سے منقول ہے، آپ فرماتے ہیں: قریش کے کچھ لوگ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے، اے محمدؐ ہم آپ کے پڑوسی اور

حدیث: ۳۲ أخبرنا عمرو بن علی قال: حدثنا يحيى بن سعيد قال: حدثنا الأعمش قال: حدثنا عمرو بن مره، عن أبي البختری، عن علي قال: بعثني رسول الله (ص) الى اليمن و أنا شاب حديث السن، فقلت: يا رسول الله (ص) انك بعثني الى قوم يكون بينهم أحداث، وأنا شاب حديث السن، قال: ((إن الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك)). فما شككت في قضاء بين اثنين. ابوالخثری سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: کہ رسول اسلام ﷺ نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا جب کہ میں جوان اور کسن تھا میں نے عرض کی اے نبی کریم ﷺ میں کسن ہوں اور آپ مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں جن میں اکثر سن رسیدہ (بوڑھے) ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا خدا تمہارے دل کی ہدایت کرے گا اور تمہاری زبان کو صداقت پر باقی رکھے گا۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کوئی شک نہ ہوا۔

حدیث: ۳۳ أخبرنا علي بن خشرم قال: أخبرنا عيسى بن يونس أبي اسحاق، عن الأعمش، عن عمرو بن مره، عن أبي البختری، عن علي قال: بعثني رسول الله (ص) الى اليمن فقلت: انك تبعثني الى قوم أسن مني فكيف القضاء فيهم؟ فقال: ((إن الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك)). قال: فما تعايت في حكومة بعد.

حدیث: ۳۲۔ طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۳۳۷، ج ۱: مستدرک: ج ۲، ص ۶۸، ج ۲: فضائل احمد: ج ۲، ص ۶۳۶، ج ۱: مسند بزاز: ج ۲، ص ۹۱۲، سنن ابن ماجہ: ج ۲، ص ۴۷۲، انساب الاشراف: ج ۱، ص ۱۷، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۱۲، ج ۱: مسند ابو یعلیٰ: ج ۱، ص ۳۲۳، ج ۲: مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۳۵، حلیۃ الاولیاء: ج ۳، ص ۳۸۱، سنن ترمذی: ج ۱، ص ۸۵، مناقب خوارزمی: ج ۱، ص ۸۳، حدیث: ۳۳۔ حدیث نمبر ۳۲ کے منابع

ہم عہد ہیں، ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس بھاگ آئے ہیں جنہیں نہ دین سے رغبت ہے نہ علم و فقہ کا شوق ہے بلکہ وہ ہماری کھیتی باڑی کی محنت سے بھاگے ہیں اس لئے آپ انہیں ہمارے حوالے کر دیں۔

آنحضرت ﷺ نے ابو بکر سے پوچھا تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ بولے قریش سچے ہیں بیشک وہ آپ کے پڑوسی اور ہم عہد ہیں یہ سن کر آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر عمر سے پوچھا تم کیا کہتے ہو عمر نے بھی کہا کہ وہ سچے ہیں وہ آپ کے پڑوسی اور ہم قسم ہیں تو پھر غصہ سے آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر آپ نے فرمایا: اے قریش اللہ (تمہاری ان حرکتوں کی بنا پر) تمہاری طرف ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو تم میں سے ہوگا اور جس کے قلب کو اللہ نے ایمان کے سلسلہ میں آزمایا ہے وہ یا تو تمہیں سیدھے راستے پر لگا دے گا یا تم میں سے بعض کی گردنیں اڑا دے گا۔

یہ سن کر ابو بکر بولے: اے رسول خدا ﷺ کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، تم نہیں ہو۔

پھر عمر بولے یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ میں ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تم نہیں ہو بلکہ وہ شخص ہے جو جوتے ٹانگ رہا ہے (اس وقت آپ ﷺ نے اپنے جوتے حضرت علیؑ کو ٹانگنے کے لئے دیئے تھے)

حدیث: ۳۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۰، ج ۲: ۳۲۰ (۱۷)؛ مستدرک احمد: ج ۲، ص ۳۳۸، ج ۱: فضائل احمد: ج ۲، ص ۱۵۸، ج ۲: ۲۲۷، سنن ابی داؤد: ج ۳، ص ۶۵، مسند بزاز: ج ۱، ص ۱۷۹، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۳، ج ۳: ۳۷۱، ص ۳۵، ج ۲: ۲۶۶۰، شرح لمحادی: ج ۳، ص ۳۵۹، مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۳۷، ج ۳: ۳۸۱، سنن کبریٰ ترمذی: ج ۹، ص ۲۲۹، مناقب ابن مغازلی: ج ۱، ص ۵۳، ج ۸: کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۲۷، ج ۱۶: ۱۶۲۰۲

یدہ علی صدری ثم قال: ((ان الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك، يا علي، اذا جلس اليك الخصمان فلا تقض بينهما حتى تسمع من الآخر كما سمعت من الاول، فاذا فعلت ذلك تبين لك القضاء))
قال علي: فما أشكل علي قضاء بعد.

حنس بن المعتم سے نقل ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا، میں نے عرض کی کہ میں کمن ہوں اور آپ مجھے بزرگوں (بوڑھوں) کے درمیان قضاوت اور فیصلہ کرنے کے لئے بھیج رہے ہیں میں ان کے درمیان فیصلہ نہیں کر پاؤں گا اور مجھے قضاوت کا کوئی علم نہیں ہے تو آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ کو میرے سینے پر رکھ کر دعا فرمائی ”بیشک اللہ تمہارے قلب کو ہدایت کرے گا اور تمہاری زبان کو سچائی پر باقی رکھے گا“ اے علی اگر مقدمہ کے دونوں فریق آکر تمہارے پاس بیٹھیں تو جب تک دونوں کی باتیں نہ سن لینا اس وقت تک کوئی فیصلہ مت کرنا اور جب دونوں کی باتیں سن لو گے تو فیصلہ تمہارے لئے روشن اور واضح ہو جائے گا۔ امام ﷺ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد قضاوت کے سلسلہ میں مجھے کوئی مشکل درپیش نہ ہوئی۔

حدیث ۳۴: مسند طایسی: ج ۱ ص ۱۶، ج ۹۸: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶ ص ۳۶۸، ج ۳۲۰۵۹: مسند احمد: ج ۴ ص ۳۵۶، ج ۱۱۳۵: سنن ابن ماجہ: ج ۲ ص ۴۷۲، اخبار القضاة: ج ۱ ص ۸۵، حلیۃ الاولیاء: ج ۴ ص ۳۸۲، سنن بیہقی: ج ۱ ص ۸۶۔

حدیث ۳۵: مسند طایسی: ص ۱۵۹، ج ۱۱۵: طبقات الکبریٰ: ج ۲ ص ۳۳۷، ج ۲: مسند احمد: ج ۲ ص ۳۲۱، ج ۳۵۷: فضائل احمد: ج ۱ ص ۱۵۲، ج ۲۱۸: سنن ابن ابی داود: ج ۳ ص ۳۰۱، ج ۳۵۸۲: سنن ترمذی: ج ۳ ص ۶۱۸، ج ۱۱۳۳: اخبار القضاة: ج ۱ ص ۸۵، ج ۸۶: سنن بیہقی: ج ۱ ص ۸۶۔

ابو البختری سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول اسلام ﷺ نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا، میں نے عرض کی آپ مجھے، سن رسیدہ (بوڑھے) لوگوں کے درمیان بھیج رہے ہیں میں کس طرح فیصلہ کروں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: غفریر اللہ تمہارے دل کی ہدایت کرے گا اور تمہاری زبان کو حق پر ثابت رکھے گا، امام ﷺ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں کوئی فیصلہ کرنے میں کبھی نہیں جھجکا۔
حدیث ۳۴: أخبرنا محمد بن المثنی قال: حدثنا أبو معاوية قال: حدثنا الأعمش، عن عمر بن مره، عن أبي البختري، عن علي قال: بعثني رسول الله (ص) إلى اليمن لأقضي بينهم فقلت:

يا رسول الله (ص) لا علم لي بالقضاء، ف ضرب يده علي صدره و قال: ((اللهم اهد قلبه و سدّد لسانه)). فما شككت في قضاء بين اثنين حتى جلست مجلسي هذا.

ابو البختری سے نقل ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول خدا ﷺ نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا تاکہ میں ان کے درمیان قضاوت کروں، میں نے عرض کیا اے نبی کریم ﷺ مجھے قضاوت کا علم نہیں ہے تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو میرے سینے پر رکھ کر فرمایا: ”خدا یا اس کے دل کی ہدایت فرما اور اس کی زبان کو سچائی پر ثابت رکھ“ اس کے بعد سے آج تک میں نے دو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی شک نہ کیا۔

حدیث ۳۵: أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا يحيى بن آدم قال: حدثنا شريك [بن عبد الله]، عن سماك بن حرب، عن حنّس بن المعتمر، عن علي قال: بعثني رسول الله (ص) إلى اليمن وأنا شاب فقلت: يا رسول الله (ص) تبعثني وأنا شاب إلى قوم ذوي أسنان لأقضي بينهم ولا علم بالقضاء؟ فوضع

حدیث: ۳۶۔ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا يحيى بن آدم قال: حدثنا إسرائيل [بن يونس]، عن [جده] أبي إسحاق، عن حارثة بن مضرب، عن عليّ قال: بعثني رسول الله (ص) إلى اليمن فقلت: انك تبعثني إلى قوم هم أسن مني لأقضي بينهم؟ فقال: ((إن الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك)).

حارث بن مضرب سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول اسلام ﷺ نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا، میں نے عرض کی آپ ﷺ مجھے کن رسیدہ (بوڑھے) لوگوں کے درمیان بھیج رہے ہیں میں کس طرح فیصلہ کروں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب اللہ تمہارے دل کی ہدایت کرے گا اور تمہاری زبان کو حق پر ثابت رکھے گا۔

حدیث: ۳۷۔ أخبرنا زكريا بن يحيى قال: حدثنا محمد بن العلاء قال: حدثنا معاوية بن هشام، عن شيان [بن عبد الرحمن]، عن أبي إسحاق، عن عمرو بن حبشي، عن عليّ قال:

بعثني رسول الله (ص) إلى اليمن فقلت: يا رسول الله (ص) انك تبعثني إلى شيوخ ذوي أسنان أني أخاف أن لا أصيب. قال: ((إن الله سيثبت لسانك ويهدي قلبك)).

عمرو بن حبشی سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا، میں نے عرض کی کہ آپ مجھے کن رسیدہ (بوڑھے) لوگوں میں بھیج رہے ہیں مجھے ڈر ہے کہ کوئی غلطی نہ کر بیٹھوں آنحضرتؐ نے فرمایا: بیشک اللہ تمہاری زبان کو سچائی پر گامزن رکھے گا اور تمہارے دل کی ہدایت فرمائے گا۔

حدیث: ۳۶۔ طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۳۳۷، ۳۳۸؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۹۲، ۹۳؛ ج ۲، ص ۲۶۶، ۲۶۷؛ ج ۲، ص ۳۵۱، ۳۵۲؛ ج ۱۳۳۲؛ اخبار القضاة: ج ۱، ص ۸۵.

حدیث: ۳۷۔ طبقات کبریٰ: ج ۲، ص ۳۳۷، ۳۳۸؛ اخبار القضاة: ج ۱، ص ۸۵، ۸۷؛ مناقب کوئی: ج ۲، ص ۱۳، ۱۴؛ مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۲۵۲، ۲۵۳؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۱، ص ۳۵۱، ۳۵۲.

علیؑ کے دور کے علاوہ سارے دروازے بند کر دیئے جائیں

حدیث: ۳۸۔ أخبرنا محمد بن بشار قال: حدثنا [محمد بن] جعفر قال: حدثنا عوف، عن ميمون أبي عبد الله، عن زيد بن أرقم قال: كان لنفر من أصحاب رسول الله (ص) أبواب شارة في المسجد، فقال رسول الله (ص): ((سدوا هذه الأبواب إلا باب علي)).

فصكلم في ذلك أناس، فقام رسول الله (ص) فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: ((أما بعد، فإني أمرت بسد هذه الأبواب غير باب علي فقال فيه قائلكم، والله ما سد دته ولا فتحته، ولكنني أمرت بشيء فاتبعته)).

زید بن ارقم کہتے ہیں: کچھ لوگوں کے دروازے مسجد کے اندر کھلتے تھے جس سے وہ آتے جاتے تھے آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ علیؑ کے دروازے کے علاوہ سب کے دروازے بند کر دیئے جائیں اس حکم کے بعد کچھ لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے: یہ دیکھ کر آنحضرت گھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا: میں نے تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا ہے اور علیؑ کے دروازہ کو کھلا رہنے کا حکم دیا ہے اور تم لوگ بحث کر رہے ہو خدا کی قسم میں نے اپنی

مرضی سے نہ دروازے بند کئے ہیں اور نہ علیؑ کا دروازہ کھلا رکھا ہے بلکہ مجھے خدا نے حکم دیا ہے اور میں نے اس کے حکم کی پیروی کی ہے۔

خدا نے علیؑ کو اندر بلایا اور تمہیں باہر نکالا

حدیث: ۳۹ قرأت علی محمد بن سلیمان لوین عن ابن عیینہ، عن عمرو بن دینار، عن ابی جعفر محمد بن علی، عن ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص، عن ابیہ (ولم یقل مرہ: عن ابیہ) قال: کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ (ص) وَعِنْدَهُ قَوْمٌ جُلُوسٌ فَدَخَلَ عَلَیْهِ، فَلَمَّا دَخَلَ خَرَجُوا، فَلَمَّا خَرَجُوا تَلَاوُ مَوَاقِلًا: وَاللَّهِ مَا أَخْرَجَنَا وَادْخَلَهُ، فَرَجَعُوا فَدَخَلُوا فَقَالَ: ((وَاللَّهِ مَا أَنَا أَدْخَلْتُهُ وَ أَخْرَجْتُمْ، بَلِ اللَّهُ أَدْخَلَهُ وَ أَخْرَجَكُمْ))۔

سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے کہ میں بہت سے لوگوں کے ساتھ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں تھا کہ علیؑ داخل ہوئے جب آپ اندر آ گئے تو دوسروں کو باہر نکال دیا گیا لوگ باہر آنے کے بعد ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور کہنے لگے خدا کی قسم کیوں نبیؐ نے ہم لوگوں کو باہر نکالا اور علیؑ کو اندر بلالیا، لوگ

حدیث: ۳۹۔ المعرفۃ والتاریخ: ج ۲، ص ۲۱۱؛ مسند بزاز: ج ۳، ص ۳۴، ج ۱۱۹۵؛ طبع دار قطنی: ج ۴، ص ۲۶۳، ج ۶۲۹؛ طبقات محدثین: ج ۲، ص ۱۴۵، ج ۱۶۵؛ تاریخ اصحاب النبیین: ج ۲، ص ۱۴۷، ج ۱۳۲۸؛ تاریخ بغداد: ج ۵، ص ۲۹۳، سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۴۶، ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۳۱۴، ج ۸۲۳، ۸۲۴۔

حدیث: ۳۸۔ مسند احمد: ج ۴، ص ۳۶۹؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۲۵؛ مناقب خوارزمی: ص ۳۴۷۔

ج ۳۳۸: القول المدد: ص ۲۸۔

<http://fb.com/ranajabirabbas>

مسجد میں ٹھہرایا اور اپنے اصحاب اور اپنے چچا کو باہر کر دیا یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: تم لوگوں کو نکلے اور اس جوان کو ٹھہرنے کا حکم میں نے تو دیا نہیں بلکہ یہ اللہ کا حکم تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں کہ فطر نے عبد اللہ بن شریک سے اس نے عبد اللہ بن رقیب سے اس نے سعد کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے رسول اسلام ﷺ سے شکایت کی کہ آپؐ نے ہم لوگوں کا دروازے بند کروا دیے مگر علیؑ کا دروازہ کھلا رہنے دیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا نہ میں نے کوئی دروازہ بند کیا ہے نہ ہی کھولا ہے (بلکہ یہ خدا کا حکم تھا)۔

حدیث: ۳۱: أخبرني زكريا بن يحيى [السجزي] قال: حدثنا عبد الله بن عمر [بن محمد بن أبان مشكدة الكوفي] قال: حدثنا أسباط [بن محمد] عن فطر [بن خليفة] عن عبد الله بن شريك، عن عبد الله بن الرقيم، عن سعد نحوه. عبد الله بن الرقيم سے منقول حدیث بھی بعینہ حدیث نمبر ۴۰ کے مانند ہے۔ حدیث: ۳۲: أخبرني محمد بن وهب قال: حدثنا مسكين [بن بكير] قال: حدثنا شعبة، عن أبي بلج، عن عمرو بن ميمون، عن ابن عباس (و أبو بلج هو يحيى بن أبي سليمان) قال: أمر رسول الله (ص) بأبواب المسجد فسدت إلا باب علي.

حدیث: ۳۱: مسند احمد: ج ۲، ص ۹۸، ح ۱۵۵۱؛ کتاب النبی: ص ۵۹۵، ح ۱۳۸۳ و ص ۵۹۶، ح ۱۳۸۵؛ مسند یزید: ج ۳، ص ۳۶، ح ۱۱۹۷؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۴۷۱، ح ۳۷۳ و ج ۲، ص ۴۶۶، ح ۶۸۱؛ مسند ابو یعلیٰ: ج ۲، ص ۶۱، ح ۷۳؛ معجم اوسط طبرانی: ج ۳، ص ۵۵۳، ح ۳۹۳۳؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۱۶؛ مناقب ابن مغازی: ص ۲۵۷، ح ۳۰۶ و ۳۰۷۔ حدیث: ۳۲: سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۱، ح ۳۷۳۳؛ مناقب کوئی: ج ۲، ص ۴۶۶، ح ۳۷۳ و ج ۲، ص ۴۶۲؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۱۲، ص ۷۸، ح ۱۲۵۹۳؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۲، ص ۱۵۳؛ مناقب ابن مغازی: ص ۲۶۰، ح ۳۰۸؛ ترجمۃ الامام علیؑ من تاریخ و شیعہ: ج ۱، ص ۲۸۲، ح ۳۲۶۔

دوبارہ اندر آگئے، آنحضرتؐ نے فرمایا: خدا کی قسم میں نے نہ تمہیں باہر نکالا ہے نہ علیؑ کو اندر بلایا ہے بلکہ خدا نے علیؑ کو اندر بلایا اور تمہیں باہر نکالا ہے۔

حدیث: ۳۰: أخبرنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا علي بن قادم قال: أخبرنا إسرائيل [بن يونس] عن عبد الله بن شريك، عن الحارث بن مالك قال: أتيت مكة فلقيت سعد بن أبي وقاص فقلت: هل سمعت لعلي متقبه؟ قال: كنا مع رسول الله (ص) في المسجد فنودي فينا ليلاً: ((ليخرج من [في] المسجد إلا آل رسول الله (ص) و آل علي)).

قال: فخرجنا، فلما أصبح أتاه عمه فقال: يا رسول الله (ص) أخرجت أصحابك و أعمامك و أسكنت هذا الغلام؟! فقال رسول الله (ص): ((ما أنا أمرت بأخراجكم ولا بإسكان هذا لغلام، إن الله هو أمره)).

[قال أبو عبد الرحمن]: قال فطر عن عبد الله بن شريك عن عبد الله بن الرقيم عن سعد: أن العباس أتى النبي (ص) فقال: سددت أبو ابنا إلا باب علي؟! فقال: ((ما أنا ففتحها ولا سددها)).

حارث بن مالک کہتے ہیں: میں مکہ معظمہ گیا تو سعد بن ابی وقاص سے ملاقات ہوئی میں نے کہا: کیا تم نے علیؑ کی کوئی منزلت و فضیلت سنی ہے؟ وہ بولے ہم نبیؐ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شب منادی ہوئی کہ آل نبیؐ اور آل علیؑ کے علاوہ جو بھی مسجد میں ہیں وہ باہر نکل جائیں، ہم لوگ باہر نکل گئے۔ صبح ہوتے ہی حضرت کے چچا حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول آپؐ نے اس جوان کو

حدیث: ۳۰: کتاب النبی: ص ۵۹۳، ح ۱۳۷۶؛ مناقب کوئی: ج ۲، ص ۴۵۸، ح ۹۵۳ و ص ۴۶۱، ح ۹۵۶؛ مسند شامی: ج ۱، ص ۱۲۶، ح ۶۳؛ کامل ابن عدی: ج ۳، ص ۲۳۲؛ ترجمۃ الامام علیؑ من تاریخ و شیعہ: ج ۱، ص ۲۸۲، ح ۳۲۶؛ تہذیب الکمال: ج ۵، ص ۲۷۸؛ آمالی مفید: ص ۵۵، ح ۲۔

ابن عباس اور یحییٰ بن ابوسلیمان سے منقول ہے کہ: رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ کے در کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا۔
حدیث: ۴۳ اخیرنا محمد بن المثنیٰ قال: حدّثنا یحییٰ بن حماد قال: حدّثنا الوضاح قال: حدّثنا یحییٰ قال: حدّثنا عمرو بن میمون قال: قال ابن عباس: وسدّ أبواب المسجد غیر باب علیؑ، فكان یدخل المسجد وهو جنب وهو طریقہ لیس له طریق غیره۔

ابن عباس کہتے ہیں: پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کے دروازہ کے علاوہ مسجد کے تمام دروازے بند کروائے اور وہ (علی علیہ السلام) مسجد میں جنابت کی حالت میں بھی آتے تھے۔ وہی ان کا راستہ تھا اور اس کے علاوہ ان کا کوئی راستہ نہیں تھا۔

نگاہ رسالت میں علی علیہ السلام کی منزلت

حديث: ٣٣ أخرنا بشر بن هلال قال: حدثنا جعفر (وهو ابن سليمان) قال: حدثنا حرب بن شداد، عن قتادة، عن سعيد بن المسيب، عن سعد بن أبي وقاص قال: لما غزا رسول الله (ص) غزوة تبوك خلف علياً بالمدينة، فقالوا فيه: مله وكره صحبته، فنع [علي] النبي (ص) حتى لحقه في الطريق فقال: يا رسول الله (ص)، خلفتني في المدينة مع الدراري والنساء حتى قالوا: مله وكره صحبته. فقال له النبي (ص):

((يا علي، انما خلفتك على اهلي، اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي))؟

سعد بن ابی وقاص سے نقل ہے کہ: جب رسول اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے لئے گئے تو حضرت علیؑ کو مدینہ میں چھوڑ دیا، لوگوں نے یہ اڑا دیا کہ آنحضرتؐ کو

حدیث ۳۳- کتاب الزہ: ص ۵۸۷، ج ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳؛ مسند یزید: ج ۱۰، ص ۷۶؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۲۰، ج ۲۲۲، ۳۲۳ و ۳۲۴؛ ص ۵۲۲، ج ۵۸۸ و ۳۶۶؛ ص ۵۲۳، ج ۳۶۷ و ۳۶۸؛ مشن کبری: ج ۵، ص ۲، ج ۸۱۳۸؛ مسند ابی یعلیٰ: ج ۲، ص ۱۳۶، ج ۷۳۸؛ کامل ابن عدی: ج ۲، ص ۳۶۶، ج ۱۶۳؛ معجم اوسط طبرانی: ج ۵، ص ۱۳۶، ج ۳۲۶؛ تاریخ بغداد: ج ۱، ص ۳۲۳، ج ۲۴۷؛ مناقب ابن مغازی: ص ۳۵، ج ۵۳۔

حدیث: ۳۳- مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۲؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۲۶، ج ۳۷۹؛ فضائل احمد: ج ۵۰، ج ۷۸، ص ۱۷۳، ج ۲۳۵؛ کتاب السنہ: ص ۵۸۵، ج ۱۳۲؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۹، ج ۳۷۲؛ اخبار القضاة: ج ۳، ص ۱۳۹؛ مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۵۸، ج ۹۵۲، ص ۳۵۹، ج ۹۵۵، ص ۳۶۲، ج ۷۹۵، ص ۹۶۰؛ مسند ابی یعلیٰ: ج ۹، ص ۳۵۲، ج ۵۶۰؛ مسند رویانی: ج ۱۶، ج ۳۱۱؛ الکنی والاسماء دولابی: ج ۱، ص ۱۵۰؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۲۳، ج ۳۷۲، ج ۸۸۳؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۲۵؛ سنن کبیری بیہقی: ج ۷، ص ۶۵-۶۶؛ مناقب ابن مغازی: ص ۲۵۷، ج ۳۰۵، ص ۲۵۳، ج ۳۰۳، ص ۲۶۱، ج ۳۰۹؛ تاریخ بغداد: ج ۷، ص ۲۰۵؛ مناقب خوارزمی: ص ۱۰۹، ج ۱۱۶؛ مختل الحسین خوارزمی: ج ۶، ص ۶۲؛ کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۹۵، ج ۲۵۵۲، و۔۔۔

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی بس نبوت درمیان میں نہیں ہے۔

حدیث: ۴۷۔ اخیرنی زکریا بن یحییٰ قال: أخبرنا أبو مصعب، عن الدراودي، عن هاشم بن هاشم، عن سعيد بن المسيب، عن سعد قال: لما خرج رسول الله (ص) إلى تبوك خرج عليّ شيعه فبکی وقال: يا رسول الله (ص)، أترکي مع الخوالف؟! فقال النبي (ص) ((يا علي، أما ترضی أن تكون منی بمنزلة هارون من موسى إلا النبوة)).

سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے: جس وقت رسول اسلام ﷺ تبوک کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت علیؑ رخصت کرنے کے لئے نکلے اس وقت آپؐ رونے لگے اور عرض کی یا رسول خدا! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑے جا رہے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی بس نبوت درمیان میں نہیں ہے۔

حدیث: ۴۸۔ اخیرنی اسحاق بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید الأنصاری قال: حدثنا داؤد بن کثیر الرقی، عن المنکدر، عن سعید بن المسيب، عن سعد: أن رسول الله (ص) قال لعليّ: ((أنت منی بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي)).

سعد سے روایت ہے کہ: رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تم کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث: ۴۹۔ حدیث نمبر ۳۶ و ۳۵ کے مآخذ۔

حدیث: ۴۸۔ تاریخ الرقۃ: ص ۱۳۳، وترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۲۰، ج ۳، ص ۳۵۴۔

علیؑ سے ملال ہے اور وہ انھیں ساتھ نہیں رکھنا چاہتے، یہ سنتے ہی حضرت علیؑ جا کر نبی کریم ﷺ سے راستہ میں ملے اور عرض کی: اے نبی کریم ﷺ! آپ نے مجھے مدینہ میں عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا جس کے سبب لوگ کہہ رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتے اور آنحضرتؐ ان سے رنجیدہ ہیں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے علیؑ! میں تم کو اپنے اہل خانہ پر جانیں بنا کر آیا تھا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حدیث: ۴۵۔ اخیرنا القاسم بن زکریا بن دینار قال: حدثنا أبو نعیم قال: حدثنا عبد السلام [بن حرب]، عن یحییٰ بن سعید [الأنصاری]، عن سعید بن المسيب، عن سعد بن ابی وقاص:

أن النبي (ص) قال لعليّ: ((أنت منی بمنزلة هارون من موسى)). سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ نے حضرت علیؑ کے لئے فرمایا: اے علیؑ! تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

حدیث: ۴۶۔ اخیرنی زکریا بن یحییٰ قال: حدثنا أبو مصعب [أحمد بن أبي بكر] أن الدراودي حدثنا، عن محمد بن صفوان الجمحي، عن سعید بن المسيب [أنه] سمع سعد بن ابی وقاص يقول: قال رسول الله (ص) لعليّ: ((أما ترضی أن تكون منی بمنزلة هارون من موسى إلا النبوة)).

حدیث: ۴۵۔ مسند بزاز: ج ۱، ص ۵، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۱، ج ۳، ص ۳۱۳؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۱۸، ج ۲، ص ۳۶۰؛ سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۴۴، ج ۱، ص ۸۱۳۹؛ معجم صغیر طبرانی: ج ۲، ص ۲۲، ج ۸۲۳؛ طبقات المحمّدین: ج ۲، ص ۲۶۳، ج ۱، ص ۱۰۲۰؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۷، ص ۱۹۶۔ حدیث: ۴۶۔ تاریخ کبیر: ج ۱، ص ۱۱۵، رقم ۳۳۳۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے اطمینان نہ ہوا تو میں خود سعد کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ تمہارے بیٹے نے مجھ سے کچھ بات (یہ حدیث) تمہاری زبانی نقل کی ہے کیا تم نے نبیؐ سے یہ حدیث سنی ہے؟ تو سعد نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے کہا بیشک میں نے اس حدیث کو نبی کریمؐ سے انھیں کانوں کے ذریعہ سنا ہے اور اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔

حدیث: ۵۰: أخبرنا زكريا بن يحيى قال: حدثنا [محمد بن عبد الملك بن محمد] ابن أبي الشوارب قال: حدثنا حماد بن زيد، عن علي بن زيد، عن سعيد بن المسيب، عن عامر بن سعد، عن سعد، أن النبي (ص) قال لعلي: ((أنت مني بمنزلة هارون من موسى غير إلا أنه لا نبي بعدي)). قال سعيد: فأحببت أن أضافه بذلك سعداً فأثبته فقلت: ما حديث حدثني به عنك عامر؟ فأدخل أصبعه في أذنيه وقال: سمعت من رسول الله (ص) و إلا فاستكتا.

عامر بن سعد نے سعد سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے خود جا کر سعد سے پوچھا کہ عامر یہ کہہ رہا ہے تو سعد نے اپنی دونوں انگلیوں کو کانوں میں ڈال کر کہا، میں نے یہ حدیث رسول اسلام ﷺ سے سنی ہے اور اگر نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔

حدیث: ۵۰: مصنف عبد الرزاق: ج ۱۱، ص ۲۲۶، ج ۲۰، ص ۳۹۰؛ مسند احمد: ج ۳، ص ۱۱۳، ج ۱۵۳۲؛ فضائل احمد: ج ۵۱، ص ۷۹؛ کتاب السنہ: ج ۵۸۶، ص ۱۳۳۲؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۲۲، ج ۳۶۵، ص ۵۲۳؛ مؤلف احوام: ج ۲، ص ۳۶۳؛ ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۰۹، ج ۳۳۱، ج ۳۳۲.

حدیث: ۴۹: أخبرني صفوان بن عمرو قال: حدثنا أحمد بن خالد قال: حدثنا عبد العزيز بن [يعقوب بن] أبي سلمة الماحشون، عن محمد بن المنكدر: قال سعيد بن المسيب: أخبرني إبراهيم بن سعد أنه سمع أباه سعداً وهو يقول:

قال النبي (ص) لعلي: ((أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبوة)).

قال سعيد: فلم أرض حتى أتيت سعداً فقلت: شيئاً حدثني به ابنك عنك؟ قال: وما هو؟ وانتهرني، فقلت: أما علي هذا فلا. فقال: ما هو يا ابن أخي؟

فقلت: هل سمعت النبي (ص) يقول لعلي كذا وكذا؟ قال: نعم (وأشار إلى أذنيه) و إلا فاستكتا، لقد سمعته يقول ذلك.

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم بن سعد نے خبر دیا اور اس نے اپنے باپ سعد سے سنا ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی فرق یہ ہے کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

حدیث: ۴۹: فضائل احمد: ج ۱۳۶، ص ۲۰۱، ج ۲۰۱، ص ۲۰۱، ج ۲۰۱، ص ۲۰۱؛ کتاب السنہ: ج ۵۸۶، ص ۱۳۳۲؛ مسند ابی یزید: ج ۱، ص ۱۰۶۵؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۲۲، ج ۳۶۵، ص ۵۲۳؛ ج ۳۶۶، ص ۳۶۷؛ ج ۳۶۷، ص ۳۶۸؛ ج ۳۶۸، ص ۳۶۹؛ ج ۳۶۹، ص ۳۷۰؛ ج ۳۷۰، ص ۳۷۱؛ ج ۳۷۱، ص ۳۷۲؛ ج ۳۷۲، ص ۳۷۳؛ ج ۳۷۳، ص ۳۷۴؛ ج ۳۷۴، ص ۳۷۵؛ ج ۳۷۵، ص ۳۷۶؛ ج ۳۷۶، ص ۳۷۷؛ ج ۳۷۷، ص ۳۷۸؛ ج ۳۷۸، ص ۳۷۹؛ ج ۳۷۹، ص ۳۸۰؛ ج ۳۸۰، ص ۳۸۱؛ ج ۳۸۱، ص ۳۸۲؛ ج ۳۸۲، ص ۳۸۳؛ ج ۳۸۳، ص ۳۸۴؛ ج ۳۸۴، ص ۳۸۵؛ ج ۳۸۵، ص ۳۸۶؛ ج ۳۸۶، ص ۳۸۷؛ ج ۳۸۷، ص ۳۸۸؛ ج ۳۸۸، ص ۳۸۹؛ ج ۳۸۹، ص ۳۹۰؛ ج ۳۹۰، ص ۳۹۱؛ ج ۳۹۱، ص ۳۹۲؛ ج ۳۹۲، ص ۳۹۳؛ ج ۳۹۳، ص ۳۹۴؛ ج ۳۹۴، ص ۳۹۵؛ ج ۳۹۵، ص ۳۹۶؛ ج ۳۹۶، ص ۳۹۷؛ ج ۳۹۷، ص ۳۹۸؛ ج ۳۹۸، ص ۳۹۹؛ ج ۳۹۹، ص ۴۰۰؛ ج ۴۰۰، ص ۴۰۱؛ ج ۴۰۱، ص ۴۰۲؛ ج ۴۰۲، ص ۴۰۳؛ ج ۴۰۳، ص ۴۰۴؛ ج ۴۰۴، ص ۴۰۵؛ ج ۴۰۵، ص ۴۰۶؛ ج ۴۰۶، ص ۴۰۷؛ ج ۴۰۷، ص ۴۰۸؛ ج ۴۰۸، ص ۴۰۹؛ ج ۴۰۹، ص ۴۱۰؛ ج ۴۱۰، ص ۴۱۱؛ ج ۴۱۱، ص ۴۱۲؛ ج ۴۱۲، ص ۴۱۳؛ ج ۴۱۳، ص ۴۱۴؛ ج ۴۱۴، ص ۴۱۵؛ ج ۴۱۵، ص ۴۱۶؛ ج ۴۱۶، ص ۴۱۷؛ ج ۴۱۷، ص ۴۱۸؛ ج ۴۱۸، ص ۴۱۹؛ ج ۴۱۹، ص ۴۲۰؛ ج ۴۲۰، ص ۴۲۱؛ ج ۴۲۱، ص ۴۲۲؛ ج ۴۲۲، ص ۴۲۳؛ ج ۴۲۳، ص ۴۲۴؛ ج ۴۲۴، ص ۴۲۵؛ ج ۴۲۵، ص ۴۲۶؛ ج ۴۲۶، ص ۴۲۷؛ ج ۴۲۷، ص ۴۲۸؛ ج ۴۲۸، ص ۴۲۹؛ ج ۴۲۹، ص ۴۳۰؛ ج ۴۳۰، ص ۴۳۱؛ ج ۴۳۱، ص ۴۳۲؛ ج ۴۳۲، ص ۴۳۳؛ ج ۴۳۳، ص ۴۳۴؛ ج ۴۳۴، ص ۴۳۵؛ ج ۴۳۵، ص ۴۳۶؛ ج ۴۳۶، ص ۴۳۷؛ ج ۴۳۷، ص ۴۳۸؛ ج ۴۳۸، ص ۴۳۹؛ ج ۴۳۹، ص ۴۴۰؛ ج ۴۴۰، ص ۴۴۱؛ ج ۴۴۱، ص ۴۴۲؛ ج ۴۴۲، ص ۴۴۳؛ ج ۴۴۳، ص ۴۴۴؛ ج ۴۴۴، ص ۴۴۵؛ ج ۴۴۵، ص ۴۴۶؛ ج ۴۴۶، ص ۴۴۷؛ ج ۴۴۷، ص ۴۴۸؛ ج ۴۴۸، ص ۴۴۹؛ ج ۴۴۹، ص ۴۵۰؛ ج ۴۵۰، ص ۴۵۱؛ ج ۴۵۱، ص ۴۵۲؛ ج ۴۵۲، ص ۴۵۳؛ ج ۴۵۳، ص ۴۵۴؛ ج ۴۵۴، ص ۴۵۵؛ ج ۴۵۵، ص ۴۵۶؛ ج ۴۵۶، ص ۴۵۷؛ ج ۴۵۷، ص ۴۵۸؛ ج ۴۵۸، ص ۴۵۹؛ ج ۴۵۹، ص ۴۶۰؛ ج ۴۶۰، ص ۴۶۱؛ ج ۴۶۱، ص ۴۶۲؛ ج ۴۶۲، ص ۴۶۳؛ ج ۴۶۳، ص ۴۶۴؛ ج ۴۶۴، ص ۴۶۵؛ ج ۴۶۵، ص ۴۶۶؛ ج ۴۶۶، ص ۴۶۷؛ ج ۴۶۷، ص ۴۶۸؛ ج ۴۶۸، ص ۴۶۹؛ ج ۴۶۹، ص ۴۷۰؛ ج ۴۷۰، ص ۴۷۱؛ ج ۴۷۱، ص ۴۷۲؛ ج ۴۷۲، ص ۴۷۳؛ ج ۴۷۳، ص ۴۷۴؛ ج ۴۷۴، ص ۴۷۵؛ ج ۴۷۵، ص ۴۷۶؛ ج ۴۷۶، ص ۴۷۷؛ ج ۴۷۷، ص ۴۷۸؛ ج ۴۷۸، ص ۴۷۹؛ ج ۴۷۹، ص ۴۸۰؛ ج ۴۸۰، ص ۴۸۱؛ ج ۴۸۱، ص ۴۸۲؛ ج ۴۸۲، ص ۴۸۳؛ ج ۴۸۳، ص ۴۸۴؛ ج ۴۸۴، ص ۴۸۵؛ ج ۴۸۵، ص ۴۸۶؛ ج ۴۸۶، ص ۴۸۷؛ ج ۴۸۷، ص ۴۸۸؛ ج ۴۸۸، ص ۴۸۹؛ ج ۴۸۹، ص ۴۹۰؛ ج ۴۹۰، ص ۴۹۱؛ ج ۴۹۱، ص ۴۹۲؛ ج ۴۹۲، ص ۴۹۳؛ ج ۴۹۳، ص ۴۹۴؛ ج ۴۹۴، ص ۴۹۵؛ ج ۴۹۵، ص ۴۹۶؛ ج ۴۹۶، ص ۴۹۷؛ ج ۴۹۷، ص ۴۹۸؛ ج ۴۹۸، ص ۴۹۹؛ ج ۴۹۹، ص ۵۰۰؛ ج ۵۰۰، ص ۵۰۱؛ ج ۵۰۱، ص ۵۰۲؛ ج ۵۰۲، ص ۵۰۳؛ ج ۵۰۳، ص ۵۰۴؛ ج ۵۰۴، ص ۵۰۵؛ ج ۵۰۵، ص ۵۰۶؛ ج ۵۰۶، ص ۵۰۷؛ ج ۵۰۷، ص ۵۰۸؛ ج ۵۰۸، ص ۵۰۹؛ ج ۵۰۹، ص ۵۱۰؛ ج ۵۱۰، ص ۵۱۱؛ ج ۵۱۱، ص ۵۱۲؛ ج ۵۱۲، ص ۵۱۳؛ ج ۵۱۳، ص ۵۱۴؛ ج ۵۱۴، ص ۵۱۵؛ ج ۵۱۵، ص ۵۱۶؛ ج ۵۱۶، ص ۵۱۷؛ ج ۵۱۷، ص ۵۱۸؛ ج ۵۱۸، ص ۵۱۹؛ ج ۵۱۹، ص ۵۲۰؛ ج ۵۲۰، ص ۵۲۱؛ ج ۵۲۱، ص ۵۲۲؛ ج ۵۲۲، ص ۵۲۳؛ ج ۵۲۳، ص ۵۲۴؛ ج ۵۲۴، ص ۵۲۵؛ ج ۵۲۵، ص ۵۲۶؛ ج ۵۲۶، ص ۵۲۷؛ ج ۵۲۷، ص ۵۲۸؛ ج ۵۲۸، ص ۵۲۹؛ ج ۵۲۹، ص ۵۳۰؛ ج ۵۳۰، ص ۵۳۱؛ ج ۵۳۱، ص ۵۳۲؛ ج ۵۳۲، ص ۵۳۳؛ ج ۵۳۳، ص ۵۳۴؛ ج ۵۳۴، ص ۵۳۵؛ ج ۵۳۵، ص ۵۳۶؛ ج ۵۳۶، ص ۵۳۷؛ ج ۵۳۷، ص ۵۳۸؛ ج ۵۳۸، ص ۵۳۹؛ ج ۵۳۹، ص ۵۴۰؛ ج ۵۴۰، ص ۵۴۱؛ ج ۵۴۱، ص ۵۴۲؛ ج ۵۴۲، ص ۵۴۳؛ ج ۵۴۳، ص ۵۴۴؛ ج ۵۴۴، ص ۵۴۵؛ ج ۵۴۵، ص ۵۴۶؛ ج ۵۴۶، ص ۵۴۷؛ ج ۵۴۷، ص ۵۴۸؛ ج ۵۴۸، ص ۵۴۹؛ ج ۵۴۹، ص ۵۵۰؛ ج ۵۵۰، ص ۵۵۱؛ ج ۵۵۱، ص ۵۵۲؛ ج ۵۵۲، ص ۵۵۳؛ ج ۵۵۳، ص ۵۵۴؛ ج ۵۵۴، ص ۵۵۵؛ ج ۵۵۵، ص ۵۵۶؛ ج ۵۵۶، ص ۵۵۷؛ ج ۵۵۷، ص ۵۵۸؛ ج ۵۵۸، ص ۵۵۹؛ ج ۵۵۹، ص ۵۶۰؛ ج ۵۶۰، ص ۵۶۱؛ ج ۵۶۱، ص ۵۶۲؛ ج ۵۶۲، ص ۵۶۳؛ ج ۵۶۳، ص ۵۶۴؛ ج ۵۶۴، ص ۵۶۵؛ ج ۵۶۵، ص ۵۶۶؛ ج ۵۶۶، ص ۵۶۷؛ ج ۵۶۷، ص ۵۶۸؛ ج ۵۶۸، ص ۵۶۹؛ ج ۵۶۹، ص ۵۷۰؛ ج ۵۷۰، ص ۵۷۱؛ ج ۵۷۱، ص ۵۷۲؛ ج ۵۷۲، ص ۵۷۳؛ ج ۵۷۳، ص ۵۷۴؛ ج ۵۷۴، ص ۵۷۵؛ ج ۵۷۵، ص ۵۷۶؛ ج ۵۷۶، ص ۵۷۷؛ ج ۵۷۷، ص ۵۷۸؛ ج ۵۷۸، ص ۵۷۹؛ ج ۵۷۹، ص ۵۸۰؛ ج ۵۸۰، ص ۵۸۱؛ ج ۵۸۱، ص ۵۸۲؛ ج ۵۸۲، ص ۵۸۳؛ ج ۵۸۳، ص ۵۸۴؛ ج ۵۸۴، ص ۵۸۵؛ ج ۵۸۵، ص ۵۸۶؛ ج ۵۸۶، ص ۵۸۷؛ ج ۵۸۷، ص ۵۸۸؛ ج ۵۸۸، ص ۵۸۹؛ ج ۵۸۹، ص ۵۹۰؛ ج ۵۹۰، ص ۵۹۱؛ ج ۵۹۱، ص ۵۹۲؛ ج ۵۹۲، ص ۵۹۳؛ ج ۵۹۳، ص ۵۹۴؛ ج ۵۹۴، ص ۵۹۵؛ ج ۵۹۵، ص ۵۹۶؛ ج ۵۹۶، ص ۵۹۷؛ ج ۵۹۷، ص ۵۹۸؛ ج ۵۹۸، ص ۵۹۹؛ ج ۵۹۹، ص ۶۰۰؛ ج ۶۰۰، ص ۶۰۱؛ ج ۶۰۱، ص ۶۰۲؛ ج ۶۰۲، ص ۶۰۳؛ ج ۶۰۳، ص ۶۰۴؛ ج ۶۰۴، ص ۶۰۵؛ ج ۶۰۵، ص ۶۰۶؛ ج ۶۰۶، ص ۶۰۷؛ ج ۶۰۷، ص ۶۰۸؛ ج ۶۰۸، ص ۶۰۹؛ ج ۶۰۹، ص ۶۱۰؛ ج ۶۱۰، ص ۶۱۱؛ ج ۶۱۱، ص ۶۱۲؛ ج ۶۱۲، ص ۶۱۳؛ ج ۶۱۳، ص ۶۱۴؛ ج ۶۱۴، ص ۶۱۵؛ ج ۶۱۵، ص ۶۱۶؛ ج ۶۱۶، ص ۶۱۷؛ ج ۶۱۷، ص ۶۱۸؛ ج ۶۱۸، ص ۶۱۹؛ ج ۶۱۹، ص ۶۲۰؛ ج ۶۲۰، ص ۶۲۱؛ ج ۶۲۱، ص ۶۲۲؛ ج ۶۲۲، ص ۶۲۳؛ ج ۶۲۳، ص ۶۲۴؛ ج ۶۲۴، ص ۶۲۵؛ ج ۶۲۵، ص ۶۲۶؛ ج ۶۲۶، ص ۶۲۷؛ ج ۶۲۷، ص ۶۲۸؛ ج ۶۲۸، ص ۶۲۹؛ ج ۶۲۹، ص ۶۳۰؛ ج ۶۳۰، ص ۶۳۱؛ ج ۶۳۱، ص ۶۳۲؛ ج ۶۳۲، ص ۶۳۳؛ ج ۶۳۳، ص ۶۳۴؛ ج ۶۳۴، ص ۶۳۵؛ ج ۶۳۵، ص ۶۳۶؛ ج ۶۳۶، ص ۶۳۷؛ ج ۶۳۷، ص ۶۳۸؛ ج ۶۳۸، ص ۶۳۹؛ ج ۶۳۹، ص ۶۴۰؛ ج ۶۴۰، ص ۶۴۱؛ ج ۶۴۱، ص ۶۴۲؛ ج ۶۴۲، ص ۶۴۳؛ ج ۶۴۳، ص ۶۴۴؛ ج ۶۴۴، ص ۶۴۵؛ ج ۶۴۵، ص ۶۴۶؛ ج ۶۴۶، ص ۶۴۷؛ ج ۶۴۷، ص ۶۴۸؛ ج ۶۴۸، ص ۶۴۹؛ ج ۶۴۹، ص ۶۵۰؛ ج ۶۵۰، ص ۶۵۱؛ ج ۶۵۱، ص ۶۵۲؛ ج ۶۵۲، ص ۶۵۳؛ ج ۶۵۳، ص ۶۵۴؛ ج ۶۵۴، ص ۶۵۵؛ ج ۶۵۵، ص ۶۵۶؛ ج ۶۵۶، ص ۶۵۷؛ ج ۶۵۷، ص ۶۵۸؛ ج ۶۵۸، ص ۶۵۹؛ ج ۶۵۹، ص ۶۶۰؛ ج ۶۶۰، ص ۶۶۱؛ ج ۶۶۱، ص ۶۶۲؛ ج ۶۶۲، ص ۶۶۳؛ ج ۶۶۳، ص ۶۶۴؛ ج ۶۶۴، ص ۶۶۵؛ ج ۶۶۵، ص ۶۶۶؛ ج ۶۶۶، ص ۶۶۷؛ ج ۶۶۷، ص ۶۶۸؛ ج ۶۶۸، ص ۶۶۹؛ ج ۶۶۹، ص ۶۷۰؛ ج ۶۷۰، ص ۶۷۱؛ ج ۶۷۱، ص ۶۷۲؛ ج ۶۷۲، ص ۶۷۳؛ ج ۶۷۳، ص ۶۷۴؛ ج ۶۷۴، ص ۶۷۵؛ ج ۶۷۵، ص ۶۷۶؛ ج ۶۷۶، ص ۶۷۷؛ ج ۶۷۷، ص ۶۷۸؛ ج ۶۷۸، ص ۶۷۹؛ ج ۶۷۹، ص ۶۸۰؛ ج ۶۸۰، ص ۶۸۱؛ ج ۶۸۱، ص ۶۸۲؛ ج ۶۸۲، ص ۶۸۳؛ ج ۶۸۳، ص ۶۸۴؛ ج ۶۸۴، ص ۶۸۵؛ ج ۶۸۵، ص ۶۸۶؛ ج ۶۸۶، ص ۶۸۷؛ ج ۶۸۷، ص ۶۸۸؛ ج ۶۸۸، ص ۶۸۹؛ ج ۶۸۹، ص ۶۹۰؛ ج ۶۹۰، ص ۶۹۱؛ ج ۶۹۱، ص ۶۹۲؛ ج ۶۹۲، ص ۶۹۳؛ ج ۶۹۳، ص ۶۹۴؛ ج ۶۹۴، ص ۶۹۵؛ ج ۶۹۵، ص ۶۹۶؛ ج ۶۹۶، ص ۶۹۷؛ ج ۶۹۷، ص ۶۹۸؛ ج ۶۹۸، ص ۶۹۹؛ ج ۶۹۹، ص ۷۰۰؛ ج ۷۰۰، ص ۷۰۱؛ ج ۷۰۱، ص ۷۰۲؛ ج ۷۰۲، ص ۷۰۳؛ ج ۷۰۳، ص ۷۰۴؛ ج ۷۰۴، ص ۷۰۵؛ ج ۷۰۵، ص ۷۰۶؛ ج ۷۰۶، ص ۷۰۷؛ ج ۷۰۷، ص ۷۰۸؛ ج ۷۰۸، ص ۷۰۹؛ ج ۷۰۹، ص ۷۱۰؛ ج ۷۱۰، ص ۷۱۱؛ ج ۷۱۱، ص ۷۱۲؛ ج ۷۱۲، ص ۷۱۳؛ ج ۷۱۳، ص ۷۱۴؛ ج ۷۱۴، ص ۷۱۵؛ ج ۷۱۵، ص ۷۱۶؛ ج ۷۱۶، ص ۷۱۷؛ ج ۷۱۷، ص ۷۱۸؛ ج ۷۱۸، ص ۷۱۹؛ ج ۷۱۹، ص ۷۲۰؛ ج ۷۲۰، ص ۷۲۱؛ ج ۷۲۱، ص ۷۲۲؛ ج ۷۲۲، ص ۷۲۳؛ ج ۷۲۳، ص ۷۲۴؛ ج ۷۲۴، ص ۷۲۵؛ ج ۷۲۵، ص ۷۲۶؛ ج ۷۲۶، ص ۷۲۷؛ ج ۷۲۷، ص ۷۲۸؛ ج ۷۲۸، ص ۷۲۹؛ ج ۷۲۹، ص ۷۳۰؛ ج ۷۳۰، ص ۷۳۱؛ ج ۷۳۱، ص ۷۳۲؛ ج ۷۳۲، ص ۷۳۳؛ ج ۷۳۳، ص ۷۳۴؛ ج ۷۳۴، ص ۷۳۵؛ ج ۷۳۵، ص ۷۳۶؛ ج ۷۳۶، ص ۷۳۷؛ ج ۷۳۷، ص ۷۳۸؛ ج ۷۳۸، ص ۷۳۹؛ ج ۷۳۹، ص ۷۴۰؛ ج ۷۴۰، ص ۷۴۱؛ ج ۷۴۱، ص ۷۴۲؛ ج ۷۴۲، ص ۷۴۳؛ ج ۷۴۳، ص ۷۴۴؛ ج ۷۴۴، ص ۷۴۵؛ ج ۷۴۵، ص ۷۴۶؛ ج ۷۴۶، ص ۷۴۷؛ ج ۷۴۷، ص ۷۴۸؛ ج ۷۴۸، ص ۷۴۹؛ ج ۷۴۹، ص ۷۵۰؛ ج ۷۵۰، ص ۷۵۱؛ ج ۷۵۱، ص ۷۵۲؛ ج ۷۵۲، ص ۷۵۳؛ ج ۷۵۳، ص ۷۵۴؛ ج ۷۵۴، ص ۷۵۵؛ ج ۷۵۵، ص ۷۵۶؛ ج ۷۵۶، ص ۷۵۷؛ ج ۷۵۷، ص ۷۵۸؛ ج ۷۵۸، ص ۷۵۹؛ ج ۷۵۹، ص ۷۶۰؛ ج ۷۶۰، ص ۷۶۱؛ ج ۷۶۱، ص ۷۶۲؛ ج ۷۶۲، ص ۷۶۳؛ ج ۷۶۳، ص ۷۶۴؛ ج ۷۶۴، ص ۷۶۵؛ ج ۷۶۵، ص ۷۶۶؛ ج ۷۶۶، ص ۷۶۷؛ ج ۷۶۷، ص ۷۶۸؛ ج ۷۶۸، ص ۷۶۹؛ ج ۷۶۹، ص ۷۷۰؛ ج ۷۷۰، ص ۷۷۱؛ ج ۷۷۱، ص ۷۷۲؛ ج ۷۷۲، ص ۷۷۳؛ ج ۷۷۳، ص ۷۷۴؛ ج ۷۷۴، ص ۷۷۵؛ ج ۷۷۵، ص ۷۷۶؛ ج ۷۷۶، ص ۷۷۷؛ ج ۷۷۷، ص ۷۷۸؛ ج ۷۷۸، ص ۷۷۹؛ ج ۷۷۹، ص ۷۸۰؛ ج ۷۸۰، ص ۷۸۱؛ ج ۷۸۱، ص ۷۸۲؛ ج ۷۸۲، ص ۷۸۳؛ ج ۷۸۳، ص ۷۸۴؛ ج ۷۸۴، ص ۷۸۵؛ ج ۷۸۵، ص ۷۸۶؛ ج ۷۸۶، ص ۷۸۷؛ ج ۷۸۷، ص ۷۸۸؛ ج ۷۸۸، ص ۷۸۹؛ ج ۷۸۹، ص ۷۹۰؛ ج ۷۹۰، ص ۷۹۱؛ ج ۷۹۱، ص ۷۹۲؛ ج ۷۹۲، ص ۷۹۳؛ ج ۷۹۳، ص ۷۹۴؛ ج ۷۹۴، ص ۷۹۵؛ ج ۷۹۵، ص ۷۹۶؛ ج ۷۹۶، ص ۷۹۷؛ ج ۷۹۷، ص ۷۹۸؛ ج ۷۹۸، ص ۷۹۹؛ ج ۷۹۹، ص ۸۰۰؛ ج ۸۰۰، ص ۸۰۱؛ ج ۸۰۱، ص ۸۰۲؛ ج ۸۰۲، ص ۸۰۳؛ ج ۸۰۳، ص ۸۰۴؛ ج ۸۰۴، ص ۸۰۵؛ ج ۸۰۵، ص ۸۰۶؛ ج ۸۰۶، ص ۸۰۷؛ ج ۸۰۷، ص ۸۰۸؛ ج ۸۰۸، ص ۸۰۹؛ ج ۸۰۹، ص ۸۱۰؛ ج ۸۱۰، ص ۸۱۱؛ ج ۸۱۱، ص ۸۱۲؛ ج ۸۱۲، ص ۸۱۳؛ ج ۸۱۳، ص ۸۱۴؛ ج ۸۱۴، ص ۸۱۵؛ ج ۸۱۵، ص ۸۱۶؛ ج ۸۱۶، ص ۸۱۷؛ ج ۸۱۷، ص ۸۱۸؛ ج ۸۱۸، ص ۸۱۹؛ ج ۸۱۹، ص ۸۲۰؛ ج ۸۲۰، ص ۸۲۱؛ ج ۸۲۱، ص ۸۲۲؛ ج ۸۲۲، ص ۸۲۳؛ ج ۸۲۳، ص ۸۲۴؛ ج ۸۲۴، ص ۸۲۵؛ ج ۸۲۵، ص ۸۲۶؛ ج ۸۲۶، ص ۸۲۷؛ ج ۸۲۷، ص ۸۲۸؛ ج ۸۲۸، ص ۸۲۹؛ ج ۸۲۹، ص ۸۳۰؛ ج ۸۳۰، ص ۸۳۱؛ ج ۸۳۱، ص ۸۳۲؛ ج ۸۳۲، ص ۸۳۳؛ ج ۸۳۳، ص ۸۳۴؛ ج ۸۳۴، ص ۸۳۵؛ ج ۸۳۵، ص ۸۳۶؛ ج ۸۳۶، ص ۸۳۷؛ ج ۸۳۷، ص ۸۳۸؛ ج ۸۳۸، ص ۸۳۹؛ ج ۸۳۹، ص ۸۴۰؛ ج ۸۴۰، ص ۸۴۱؛ ج ۸۴۱، ص ۸۴۲؛ ج ۸۴۲، ص ۸۴۳؛ ج ۸۴۳، ص ۸۴۴؛ ج ۸۴۴، ص ۸۴۵؛ ج ۸۴۵، ص ۸۴۶؛ ج ۸۴۶، ص ۸۴۷؛ ج ۸۴۷، ص ۸۴۸؛ ج ۸۴۸، ص ۸۴۹؛ ج ۸۴۹، ص ۸۵۰؛ ج ۸۵۰، ص ۸۵۱؛ ج ۸۵۱، ص ۸۵۲؛ ج ۸۵۲، ص ۸۵۳؛ ج ۸۵۳، ص ۸۵۴؛ ج ۸۵۴، ص ۸۵۵؛ ج ۸۵۵، ص ۸۵۶؛ ج ۸۵۶، ص ۸۵۷؛ ج ۸۵۷، ص ۸۵۸؛ ج ۸۵۸، ص ۸۵۹؛ ج ۸۵۹، ص ۸۶۰؛ ج ۸۶۰، ص ۸۶۱؛ ج ۸۶۱، ص ۸۶۲؛ ج ۸۶۲، ص ۸۶۳؛ ج ۸۶۳، ص ۸۶۴؛ ج ۸۶۴، ص ۸۶۵؛ ج ۸۶۵، ص ۸۶۶؛ ج ۸۶۶، ص ۸۶۷؛ ج ۸۶۷، ص ۸۶۸؛ ج ۸۶۸، ص ۸۶۹؛ ج ۸۶۹، ص ۸۷۰؛ ج ۸۷۰، ص ۸۷۱؛ ج ۸۷۱، ص ۸۷۲؛ ج ۸۷۲، ص ۸۷۳؛ ج ۸۷۳، ص ۸۷۴؛ ج ۸۷۴، ص ۸۷۵؛ ج ۸۷۵، ص ۸۷۶؛ ج ۸۷۶، ص ۸۷۷؛ ج ۸۷۷، ص ۸۷۸؛ ج ۸۷۸، ص ۸۷۹؛ ج ۸۷۹، ص ۸۸۰؛ ج ۸۸۰، ص ۸۸۱؛ ج ۸۸۱، ص ۸۸۲؛ ج ۸۸۲، ص ۸۸۳؛ ج ۸۸۳، ص ۸۸۴؛ ج ۸۸۴، ص ۸۸۵؛ ج ۸۸۵، ص ۸۸۶؛ ج ۸۸۶، ص ۸۸۷؛ ج ۸۸۷، ص ۸۸۸؛ ج ۸۸۸، ص ۸۸۹؛ ج ۸۸۹، ص ۸۹۰؛ ج ۸۹۰، ص ۸۹۱؛ ج ۸۹۱، ص ۸۹۲؛ ج ۸۹۲، ص ۸۹۳؛ ج ۸۹۳، ص ۸۹۴؛ ج ۸۹۴، ص ۸۹۵؛ ج ۸۹۵، ص ۸۹۶؛ ج ۸۹۶، ص ۸۹۷؛ ج ۸۹۷، ص ۸۹۸؛ ج ۸۹۸، ص ۸۹۹؛ ج ۸۹۹، ص ۹۰۰؛ ج ۹۰۰، ص ۹۰۱؛ ج ۹۰۱، ص ۹۰۲؛ ج ۹۰۲، ص ۹۰۳؛ ج ۹۰۳، ص ۹۰۴؛ ج ۹۰۴، ص ۹۰۵؛ ج ۹۰۵، ص ۹۰۶؛ ج ۹۰۶، ص ۹۰۷؛ ج ۹۰۷، ص ۹۰۸؛ ج ۹۰۸، ص ۹۰۹؛ ج ۹۰۹، ص ۹۱۰؛ ج ۹۱۰، ص ۹۱۱؛ ج ۹۱۱، ص ۹۱۲؛ ج ۹۱۲، ص ۹۱۳؛ ج ۹۱۳، ص ۹۱۴؛ ج ۹۱۴، ص ۹۱۵؛ ج ۹۱۵، ص ۹۱۶؛ ج ۹۱۶، ص ۹۱۷؛ ج ۹۱۷، ص ۹۱۸؛ ج ۹۱۸، ص ۹۱۹؛ ج ۹۱۹، ص ۹۲۰؛ ج ۹۲۰، ص ۹۲۱؛ ج ۹۲۱، ص ۹۲۲؛ ج ۹۲۲، ص ۹۲۳؛ ج ۹۲۳، ص ۹۲۴؛ ج ۹۲۴، ص ۹۲۵؛ ج ۹۲۵، ص ۹۲۶؛ ج ۹۲۶، ص ۹۲۷؛ ج ۹۲۷، ص ۹۲۸؛ ج ۹۲۸، ص ۹۲۹؛ ج ۹۲۹، ص ۹۳۰؛ ج ۹۳۰، ص ۹۳۱؛ ج ۹۳۱، ص ۹۳۲؛ ج ۹۳۲، ص ۹۳۳؛ ج ۹۳۳، ص ۹۳۴؛ ج ۹۳۴، ص ۹۳۵؛ ج ۹۳۵، ص ۹۳۶؛ ج ۹۳۶، ص ۹۳۷؛ ج ۹۳۷، ص ۹۳۸؛ ج ۹۳۸، ص ۹۳۹؛ ج ۹۳۹، ص ۹۴۰؛ ج ۹۴۰، ص ۹۴۱؛ ج ۹۴۱، ص ۹۴۲؛ ج ۹۴۲، ص ۹۴۳؛ ج ۹۴۳، ص ۹۴۴؛ ج ۹۴۴، ص ۹۴۵؛ ج ۹۴۵، ص ۹۴۶؛ ج ۹۴۶، ص ۹۴۷؛ ج ۹۴۷، ص ۹۴۸؛ ج ۹۴۸، ص ۹۴۹؛ ج ۹۴۹، ص ۹۵۰؛ ج ۹۵۰، ص ۹۵۱؛ ج ۹۵۱، ص ۹۵۲؛ ج ۹۵۲، ص ۹۵۳؛ ج ۹۵۳، ص ۹۵۴؛ ج ۹۵۴، ص ۹۵۵؛ ج ۹۵۵، ص ۹۵۶؛ ج ۹۵۶، ص ۹۵۷؛ ج ۹۵۷، ص ۹۵۸؛ ج ۹۵۸، ص ۹۵۹؛ ج ۹۵۹، ص ۹۶۰؛ ج ۹۶۰، ص ۹۶۱؛ ج ۹۶۱، ص ۹۶۲؛ ج ۹۶۲، ص ۹۶۳؛ ج ۹۶۳، ص ۹۶۴؛ ج ۹۶۴، ص ۹۶

لا أُسَبِّهَ مَا ذَكَرْتَ حِينَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَأَخَذَ عَلِيًّا وَابْنَهُ وَفَاطِمَةَ فَأَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ هَذَا أَهْلِي وَأَهْلُ بَيْتِي)).

وَلَا أُسَبِّهَ [مَا ذَكَرْتَ] حِينَ خَلَفَهُ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا قَالَ [عَلِيٌّ]: خَلَفْتَنِي مَعَ الصَّبِيَّانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: ((أَوْ لَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مَنَى بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبُوَّةَ [بَعْدِي])).

وَلَا أُسَبِّهَ مَا ذَكَرْتَ يَوْمَ خَيْبَرَ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): ((لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيَّ يَدَيْهِ)). فَتَطَاوَلْنَا فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيٍّ؟)) فَقَالُوا: هُوَ أَرْمَدُ. فَقَالَ: ((ادْعُوهُ)). فَدَعَاوَاهُ فَبَصُقَ فِي عَيْنَيْهِ ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. [قَالَ]: وَاللَّهِ مَا ذَكَرَهُ مُعَاوِيَةُ بِحَرْفٍ حَتَّى مِنَ الْمَدِينَةِ.

عامر بن سعد سے منقول ہے کہ: معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا تم علی ابن ابیطالب علیہا السلام کو برا بھلا کیوں نہیں کہتے اس نے جواب دیا: جب تک رسول اسلام ﷺ کی تین حدیثیں مجھے یاد رہیں گی میں انھیں برا بھلا نہیں کہہ سکتا، اگر ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی میرے حق میں ہوتی تو وہ میرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہوتی۔

میں انھیں برا نہیں کہہ سکتا جب تک مجھے یہ یاد رہے گا کہ جب رسول اسلام ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے امام علی، جناب فاطمہ، امام حسن، اور امام حسین (علیہم السلام) کو ایک چادر کے نیچے جمع کیا اور فرمایا: پروردگار ابھی میرے اہلبیت ہیں۔

میں انھیں برا نہیں کہہ سکتا جب تک مجھے یاد رہے گا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک پر جا رہے تھے اور حضرت علیؑ کو مدینہ میں چھوڑا تو آپ نے عرض کی

اے رسول خدا ﷺ مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

میں انھیں برا نہیں کہہ سکتا جب تک مجھے یہ یاد رہے گا کہ رسول اسلام ﷺ نے خیر کے دن ارشاد فرمایا: میں یہ علم اس مرد کو دوں گا جسے خدا اور اس کا رسول ﷺ پیارا ہو اور وہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کا پیارا ہو اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا ہم سب نے علم لینے کی تمنا کی لیکن حضرت نے پوچھا علیؑ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہے آپ ﷺ نے فرمایا: بلاؤ، لوگ علیؑ کو لے آئے تو آنحضرتؐ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور علم عطا کیا پس اللہ نے انھیں فتح دی؛ خدا کی قسم اس کے بعد معاویہ نے اس سے کچھ نہ کہا یہاں تک کہ وہ مدینہ سے چلا گیا۔

حدیث ۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُلَسًا قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ [ابْنُ الْحَجَّاجِ]، عَنْ الْحَكَمِ [بْنِ عَتِيبَةَ]، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ قَالَ: خَلَفَ النَّبِيَّ (ص) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ (ص) تَخَلَّفَنِي فِي النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ؟ فَقَالَ: ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مَنَى بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))؟

حدیث: ۵۵ - مسند طحاوی: ص ۲۹، ج ۲۰۹؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۶۹، ج ۳۲۰؛ مسند احمد: ج ۳، ص ۱۳۶، ج ۱۵۸۳؛ مجمع بخاری: ج ۶، ص ۳، ج ۳؛ مجمع مسلم: ج ۳، ص ۳۱، ج ۲۲۰۳؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۱۳، ج ۳۳۸، ج ۲، ص ۵۶۹، ج ۱۱۰۳؛ مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۲۸۵، ج ۳۳۳؛ مجمع ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷۰، ج ۶۹۲۷؛ مشکل الآثار طحاوی: ج ۲، ص ۲۱۳، ج ۱۹۰۳؛ سنن بیہقی: ج ۹، ص ۳۰؛ تاریخ بغداد: ج ۱۱، ص ۳۲۲؛ مناقب ابن مغازی: ص ۳۱، ج ۳۸، ص ۱۸۳، ج ۲۱۹؛ شرح السنہ لغوی: ج ۱۳، ص ۱۱۳، ج ۳۹۰؛ مناقب خوارزمی: ص ۱۵۷، ج ۱۸۷۔

عائشہ اپنے باپ سعد سے نقل کرتی ہے: کہ رسول اسلام ﷺ غزوہ تبوک کے لئے نکلتا چاہتے تھے تو امام علیؑ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلے، رخصت کرتے وقت حضرت علیؑ نے آپؐ سے شکوہ کرتے ہوئے عرض کیا: کہ کیا آپ مجھے بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کے ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حدیث: ۵۶: أخبرنا الحسن بن اسماعیل بن سلیمان [المصیصی المجالدی] قال: أخبرنا المطلب [بن زیاد]، عن لیث [بن أبي سليم]، عن الحكم [بن عتيبة]، عن عائشة بنت سعد، عن سعد، عن رسول الله (ص) قال لعلي في غزوة تبوك: ((أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي)).

عائشہ بنت سعد، سعد سے نقل کرتی ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر امام علیؑ سے فرمایا: (اے علیؑ) تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث: ۵۷: أخبرني زكريا بن يحيى قال: أخبرنا أبو مصعب [أحمد بن أبي بكر]، عن [عبد العزيز بن محمد] [الدراوردي]، عن الجعيد [بن عبد الرحمن]، عن عائشة، عن أبيها: أن علياً خرج مع النبي (ص) حتى جاء لثية الوداع يريد غزوة تبوك و علي يشتكى وهو يقول: أتخلفني مع الخوفا؟ فقال النبي (ص): ((أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا النبوة؟))

حدیث: ۵۸: أخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار قال: حدثنا أبو نعيم قال: حدثنا فطر، عن عبد الله بن شريك، عن عبد الله بن الرقيم الكناني، عن سعد بن أبي وقاص: أن النبي (ص) قال لعلي: ((أنت مني بمنزلة هارون من موسى)).

حدیث: ۵۹: أخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار قال: حدثنا أبو نعيم قال: حدثنا فطر، عن عبد الله بن شريك، عن عبد الله بن الرقيم الكناني، عن سعد بن أبي وقاص: أن النبي (ص) قال لعلي: ((أنت مني بمنزلة هارون من موسى)).

سعد سے منقول ہے کہ رسول اسلام ﷺ امام علیؑ کو غزوہ تبوک میں نہیں لے گئے تو امام علیؑ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اے رسول خدا ﷺ آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں اس وقت آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حدیث: ۵۶: أخبرنا الحسن بن اسماعیل بن سلیمان [المصیصی المجالدی] قال: أخبرنا المطلب [بن زیاد]، عن لیث [بن أبي سليم]، عن الحكم [بن عتيبة]، عن عائشة بنت سعد، عن سعد، عن رسول الله (ص) قال لعلي في غزوة تبوك: ((أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي)).

عائشہ بنت سعد، سعد سے نقل کرتی ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر امام علیؑ سے فرمایا: (اے علیؑ) تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث: ۵۷: أخبرني زكريا بن يحيى قال: أخبرنا أبو مصعب [أحمد بن أبي بكر]، عن [عبد العزيز بن محمد] [الدراوردي]، عن الجعيد [بن عبد الرحمن]، عن عائشة، عن أبيها: أن علياً خرج مع النبي (ص) حتى جاء لثية الوداع يريد غزوة تبوك و علي يشتكى وهو يقول: أتخلفني مع الخوفا؟ فقال النبي (ص): ((أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا النبوة؟))

حدیث: ۵۸: أخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار قال: حدثنا أبو نعيم قال: حدثنا فطر، عن عبد الله بن شريك، عن عبد الله بن الرقيم الكناني، عن سعد بن أبي وقاص: أن النبي (ص) قال لعلي: ((أنت مني بمنزلة هارون من موسى)).

حدیث: ۶۱ أخبرنا عمرو بن علي [الصيرفي الفلاس] قال: حدثنا يحيى (يعني ابن سعيد [القطن]) قال: حدثنا موسى [بن عبد الله] الجهنني قال:

دخلت علي فاطمة ابنة علي فقال ليها رفيقي [أبو مهمل]: هل عندك شيء عن والدك ميث؟ قالت: حدثني أسماء بنت عميس: أن رسول الله (ص) قال لعلي: ((أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي)).

موسیٰ بن عبد اللہ جہنی سے روایت ہے، اس نے کہا کہ میں اپنے دوست ابو مہمل کے ہمراہ فاطمہ بنت علیؑ کی خدمت میں گیا میرے دوست ابو مہمل نے دریافت کیا کہ کیا آپ کو اپنے باپ کی کوئی فضیلت یاد ہے تو آپ نے فرمایا: مجھ سے اسماء بنت عمیس نے بیان کیا ہے کہ رسول اسلامؐ نے امام سے فرمایا: اے علیؑ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

حدیث: ۶۲ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا جعفر بن عون، عن موسى الجهنني قال:

أدركت فاطمة ابنة علي وهي ابنة ثمانين سنة فقلت لها: تحفظين عن أبيك شيئا؟

قالت: لا، ولكنني أخبرني أسماء بنت عميس أنها سمعت رسول الله (ص) يقول: ((يا علي، أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس بعدي نبي)).

حدیث: ۶۱- مصنف ابن ابی حمیہ: ج ۶، ص ۳۶۹، ح ۱۳ (۳۲۰۶۷)؛ مستدرج: ج ۶، ص ۳۶۹ و ۳۷۸؛ فضائل احمد: ج ۹۵، ح ۱۳۲؛ کتاب السنہ: ج ۵۸۸، ح ۱۳۳۶؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۳۰، ح ۳۷۹ و ۳۸۰؛ سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۳۳، ح ۸۱۳۳؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۲۳، ص ۱۳۶-۱۶۷، ح ۳۸۳-۳۸۹؛ تاریخ بغداد: ج ۱۲، ص ۳۲۳ و ج ۳، ص ۳۰۶؛ استیعاب: ج ۳، ص ۱۰۹۔

حدیث: ۶۲- تاریخ الخلفاء عجلی: ج ۵۲۲، ح ۲۱۰۶؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۰۲، ح ۳۲۲؛ معجم شیوخ: ج ۱، ص ۲۵۲، ح ۱۰۰۸؛ تاریخ بغداد: ج ۱۰، ص ۳۳؛ ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۸۶، ح ۳۸۸ و ص ۳۸۷، ح ۳۸۹؛ تہذیب الکمال: ج ۳۵، ص ۳۶۳۔

سعد بن ابی وقاص سے نقل ہے کہ: رسول اسلامؐ نے امام علیؑ سے فرمایا: تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔

حدیث: ۶۰ أخبرنا محمد بن يحيى قال: حدثنا علي بن قادم قال: حدثنا إسرائيل، عن عبد الله بن شريك، عن الحارث بن مالك قال: قال سعد بن مالك: أن رسول الله (ص) غزا على ناقته الجداء وخلف علياً فجاء علي حتى أخذ بغرز الناقة فقال: يا رسول الله (ص) زعمت قریش انك إنما خلفتني أنك استقلالني وكرهت صحبتي وبكى علي، فنادى رسول الله (ص) في الناس: ((ما منكم أحد الا وله حامة، يابن أبي طالب أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي)). قال علي: رضيت عن الله وعن رسوله (ص).

سعد بن مالک نے کہا: رسول اسلامؐ اپنے ناقہ پر جس کا نام (جدعاء) تھا سوار ہو کر (غزوہ تبوک کے لئے) روانہ ہوئے اور امام علیؑ کو اپنے ساتھ نہیں لیا پس حضرت علیؑ آئے اور آپؐ نے مہار ناقہ تھام کر (پیغمبرؐ کے لئے) عرض کیا قریش کا یہ خیال ہے کہ آپؐ نے مجھے اس لئے چھوڑا ہے کہ میں آپؐ کے لئے بوجھ ہو گیا ہوں اور میری ہمراہی آپؐ کو گوارا نہیں ہے یہ کہہ کر آپؐ رونے لگے اس پر آنحضرتؐ نے لوگوں سے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کا کوئی خاص دوست نہ ہو“ اے ابوطالبؑ کے فرزند کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (اس پر) امام علیؑ نے فرمایا: میں خدا اور اس کے رسولؐ سے راضی ہوں۔

حدیث: ۶۰- مصنف ابن ابی حمیہ: ج ۶، ص ۳۶۹، ح ۱۵ (۳۲۰۶۹)؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۳۸، ح ۳۸۹؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۱۳۸، ح ۳۳۳؛ ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۵۶، ح ۳۹۳ و ص ۳۵۷، ح ۳۹۴ و ص ۳۵۸، ح ۳۹۶-۳۹۷۔

موسیٰ جہنی کا بیان ہے کہ میں نے فاطمہ بنت علیؑ سے ملاقات کی اس وقت ان کی عمر (۸۰) برس کی تھی میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو اپنے باپا کی کوئی فضیلت یاد ہے فرمایا: نہیں لیکن اسماء بنت عمیس نے مجھے خبر دی ہے کہ میں نے رسول اسلام ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اے علیؑ! تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث: ۶۳: أخبرنا أحمد بن عثمان بن حكيم الأودي قال: حدثنا أبو نعيم قال: حدثنا حسن (وهو ابن صالح) عن موسى الجهنني، عن فاطمة بنت علي، عن اسماء بنت عميس: أن رسول الله (ص) قال لعلي: ((أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس بعدي نبي)).

اسماء بنت عمیس سے نقل ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے امام علیؑ سے فرمایا: تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث: ۶۳: أخبرنا محمد بن يحيى بن عبد الله النيسابوري و أحمد بن عثمان بن حكيم (واللفظ لمحمد) قال: حدثنا عمرو بن طلحة قال: حدثنا أسباط [بن نصر]، عن سماك [بن حرب]، عن عكرمة، عن ابن عباس: أن علياً كان يقول في حياة رسول الله (ص): أن الله يقول: ﴿أفئن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم ومن ينقلب على أعقابكم﴾ [آل عمران ۱۴۳] والله لا نقلب علي أعقابنا بعد إذ هدانا الله، والله لئن مات أو قتل لأقاتلن علي ما قاتل عليه حتى مات، والله أني لأخوه ووليه ووارثه وابن عمه، ومن أحق به مني؟

حدیث: ۶۳: فضائل احمد: ص ۱۳۶، ح ۲۱۳: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۲۹، ح ۳۶۳، ص ۵۳۰، ح ۳۶۳: معجم کبیر طبرانی: ج ۲۳، ص ۱۳۶، ح ۳۸۳: ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۸۶، ح ۳۷۲، حدیث ۶۳: فضائل احمد: ص ۱۶۶، ح ۲۳۲: تفسیر فرات کوئی: ص ۹۶، ح ۸۰: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۱۰۰

ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت علیؑ رسول ﷺ کی زندگی میں فرمایا کرتے تھے کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ ”ہمارا رسول وفات پائے یا قتل کر دیا جائے تو کیا تم لوگ اٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے...“ خدا کی قسم ہم ہرگز نہ پلٹیں گے جب کہ خدا ہماری ہدایت کر چکا ہے خدا کی قسم اگر رسول خدا فوت ہو گئے یا قتل کئے گئے تو یقیناً میں بھی اس بات پر جنگ کروں گا جس پر آنحضرتؐ پوری زندگی کفار سے جنگ کرتے ہوئے جاں بحق ہوئے بیشک میں ہی ان کا بھائی، ولی، وارث، اور چچا کا بیٹا ہوں اور مجھ سے زیادہ ان کا حق دار کون ہے؟

حدیث: ۶۵: أخبرنا الفضل بن سهل قال: حدثني عفان بن مسلم قال: حدثنا أبو عوانة، عن عثمان بن المغيرة، عن أبي صادق، عن ربيعة بن ناجد: أن رجلاً قال لعلي: يا أمير المؤمنين لم ورثت ابن عمك دون عمك؟ قال: جمع رسول الله (ص) (أو قال: دعا رسول الله (ص)) بني عبد المطلب، فصنع لهم مذاً من طعام، قال: فأكلوا حتى شبعوا وبقي الطعام كما هو كأنه لم يمس، ثم دعا بغمر فشر بوا حتى روي وبقي الشراب كأنه لم يمس أو لم يشرب، فقال: ((يا بني عبد المطلب، اني بعثت اليكم بخاصة و الى الناس بعامه، وقد رايتم في من هذه الآية ما قد رايتم، فأيتكم يبأييني علي أن يكون أخي وصاحبي ووارثي [ووزيري]؟)).

فلم يقم اليه أحد، فقامت اليه و كنت أصغر القوم [سناً] فقال: ((اجلس)). ثم قال ثلاث مرّات كلّ ذالك أقوم اليه فيقول:

ص ۳۳۹، ح ۲۶۸، ص ۳۵۸، ح ۲۸۹: امالی عاملي: ج ۱، ص ۸۶ (ب): تفسیر ابن ابی حاتم: ج ۲، ص ۷۵: معجم کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۱۰۷، ح ۱۷۶: مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۲۶: معرفۃ الصحابة: ج ۱، ص ۲۳: امالی طوسی: ص ۵۰۲، ح ۱۰۹۹: ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۱۲۷، ح ۱۲۳: فرات السطین: ج ۱، ص ۲۲۲، باب ۳۳: ریاض النضرۃ: ج ۲، ص ۳۰۰

حدیث: ۶۶: أخبرني زكريّا بن يحيى قال: حدّثنا عثمان [بن أبي شيبة] قال: حدّثنا عبد الله بن سمير قال: حدّثنا مالك بن مغول، عن الحارث بن حصيرة، عن أبي سليمان الجهني قال: سمعت عليّاً على المنبر يقول: ((أنا عبد الله وأخو رسولہ (ص) لا يقولها [غيري] إلا كذاب مفتري))۔
 فقال رجل: أنا عبد الله وأخو رسولہ (ص) [مستهزأ]، فحقن فحمل.
 أبو سليمان جعني کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ہی بندہ خدا اور اس کے رسول کا بھائی ہوں اور یہ دعویٰ میرے علاوہ کوئی اور نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ جھوٹا ہوگا اس وقت ایک شخص نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا میں (بھی) عبد اللہ اور رسول خدا ﷺ کا بھائی ہوں یہ کہتے ہی اس کا گلا گھٹ گیا اور اسے اٹھا کر لے جایا گیا۔

حدیث: ۶۶: - مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱، ص ۳۶۹؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۳۰۸، ج ۲، ص ۳۲۹، ج ۳، ص ۲۵۷ و ج ۳، ص ۳۲۷، ج ۲، ص ۲۷۷؛ کامل ابن عدی: ج ۲، ص ۷۷

((اجلس)) حتی كان في الثالثة ضرب بيده على يدي ثم قال: [((أنت أخي وصاحبي ووارثي ووزيري))]-
 فبالك ورثت ابن عمي دون عمي.

ربیعہ بن ناجد سے منقول ہے: کہ ایک شخص نے امام علیؑ سے پوچھا کہ آپؑ اپنے چچا کے ہوتے ہوئے اپنے چچا زاد بھائی کے وارث کیوں کر ہو گئے تو آپؑ نے فرمایا: کہ رسول اسلام ﷺ نے اولا و عبد المطلب کو جمع کیا اور ان کے لئے ایک مکھانا تیار کیا لوگوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سب کے سب سیر ہو گئے اور کھانا ویا ہی بچا رہا جیسے کسی نے کھایا ہی نہ ہو پھر شربت منگوا یا سب نے پیا اور سیراب ہو گئے مگر شربت پورا کا پورا بچا رہا جیسے کسی نے منہ ہی نہ لگایا ہو۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے اولا و عبد المطلب میں خدا کی طرف سے دنیا کے تمام لوگوں پر عموماً اور تم پر خصوصاً رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور جو کچھ تم نے مجھ سے ظاہر ہونے والے معجزہ کو دیکھا جو تم نے پہلے نہیں دیکھا تھا پس تم میں سے کون ہے جو اس وعدہ پر میری بیعت کرے کہ وہی میرا بھائی، ساتھی، وارث اور وزیر ہوگا، یہ سن کر مجمع خاموش رہا اور کوئی بھی نہ اٹھا پس میں اٹھ کھڑا ہوا جب کہ میں سب سے زیادہ چھوٹا تھا آپ ﷺ نے مجھے بیٹھا دیا اور تین بار اسی طرح فرمایا اور ہر بار میں ہی اٹھتا تھا اور آپ ﷺ مجھے بیٹھا دیتے تھے تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے کر فرمایا: تم ہی میرے بھائی، ساتھی، وارث اور وزیر ہو یہی وجہ ہے کہ میں اپنے چچا کے ہوتے ہوئے اپنے چچا زاد بھائی کا وارث ہوں۔

حدیث: ۶۵: - مسند احمد: ج ۱، ص ۳۷۱؛ فضائل احمد: ج ۱، ص ۱۸۲، ج ۳، ص ۳۳۳؛ الکشف والبيان: ج ۷، ص ۱۸۲؛ ذیل آیہ سورہ شعراء: تاریخ طبری: ج ۲، ص ۳۲۱؛ ترجمۃ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۹۷، ج ۳، ص ۱۳۳

علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں علی علیہ السلام سے

حدیث: ۶۷: أخبرنا بشر بن هلال، عن جعفر بن سليمان، عن يزيد الرشك، عن مطرف بن عبد الله، عن عمران بن حصين قال:

قال رسول الله (ص): ((أَنْ عَلَيَا مَتَنِي وَأَنَا مِنْهُ وَ[هُوَ] وَلِيَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ [بَعْدِي])).
عمران بن حصين کا بیان ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومنین کے ولی ہیں۔ [۱]

حدیث: ۶۸: أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ [بْنُ عَبْدِ اللَّهِ] قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ [السَّيِّعِيُّ] قَالَ: حَدَّثَنِي

حدیث: ۶۷: مناقب ابن مغازلی: ص ۲۳۹، ج ۶: ۲۷: ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۱۱، ج ۳۸۵.
[۱] ان حدیثوں میں لفظ ”ولی“ کے معنی، حاکم، سرپرست، رہبر، اور پیشوا کے ہیں۔ دوست اور مددگار کے معنی نہیں ہیں۔ اس لئے کہ علی علیہ السلام ہمیشہ چاہے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں چاہے آنحضرت کے بعد مومنین کے مددگار تو رہے ہی ہیں۔

اور ان حدیثوں میں رسول خدا [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کے بعد ولی مومنین کا ذکر آیا ہے لہذا یہاں پر ولی کے معنی عمومی نہیں بلکہ خصوصی ہیں یعنی سرپرست، رہبر اور حاکم و رہنما و فات رسول اکرم ﷺ کے بعد ہر کوئی خصوصیت نہ ہوگی۔

وقال: ((الخالدة بسنة الامم)). وقال لعلي: ((أنت مني و أنا منك)). وقال لجعفر: ((أشبهت خلقي وخلقي)). وقال لزید: ((يا زيد أنت أخونا و مولانا)).

بانی ابن ہانی نے امام علیؑ سے نقل کیا ہے، آپ بیان فرماتے ہیں: جب ہم مکہ سے مدینہ جانے کے لئے آگے بڑھے تو جناب حمزہ کی بیٹی چچا پکارتی ہوئی آئی امامؑ نے انھیں اٹھالیا اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا یہ تمہاری چھوٹی چچا زاد بہن ہیں تو جناب فاطمہؑ نے انھیں گود میں لے لیا اب ان کی پرورش کے سلسلہ میں امام علیؑ جعفر اور زید کے درمیان اختلاف ہوا۔

امام علیؑ نے فرمایا: میں ان کی پرورش کا زیادہ حق دار ہوں یہ میرے چچا کی بیٹی ہیں۔

جعفر نے کہا یہ میرے چچا کی بیٹی ہیں اور ان کی خالہ میری بیوی ہیں اور زید نے کہا: میرے بھائی کی بیٹی ہیں۔

الغرض رسول اسلام ﷺ نے فیصلہ کیا کہ ان کی پرورش کا حق ان کی خالہ کو ہے اس لئے کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔

پیغمبر ﷺ نے حضرت علیؑ علیہ السلام سے فرمایا: تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں اور جعفر سے فرمایا تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو اور زید سے فرمایا: کہ تم ہم سب کے بھائی اور مددگار ہو۔

حدیث: ۷۰۔ طبقات کبری: ج ۳، ص ۳۶؛ مستدرک ابن راہویہ: ج ۳، ص ۲۶۷؛ مصنف ابن ابی حنیہ: ج ۲، ص ۳۶۸؛ ج ۵، ص ۸ و ۳۷۱؛ سنن ابن ابی داود: ج ۲، ص ۲۸۲؛ ج ۲، ص ۲۸۸؛ مستدرک ابن ابی حنیہ: ج ۱، ص ۳۰۱؛ ج ۵، ص ۵۲۶؛ ج ۳، ص ۵۵۳؛ مشعل الآثار: باب ۸۲، ج ۳۳۵۵-۳۳۵۲؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۵۲۰؛ ج ۳۶، ص ۷۰؛ سنن کبریٰ تبیینی: ج ۸، ص ۵-۶؛ تاریخ بغداد: ج ۳، ص ۱۲۰؛ ترجمۃ الامام علی بن تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۱۳۹؛ ج ۱، ص ۱۷۳۔

حبشی بن جنادہ السلولی قال: سمعت رسول الله (ص) يقول: ((علي مني و أنا منه)).

حبشی بن جنادہ سلولی کا بیان ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں۔

حدیث: ۶۹۔ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا عبد الله [بن موسى] قال: حدثنا إسرائيل [بن يونس]، عن أبي اسحاق، عن البراء قال: قال رسول الله (ص) لعلي: ((أنت مني و أنا منك)). ورواه القاسم بن يزيد الجرمي، عن إسرائيل، عن أبي اسحاق، عن هبيرة وهاني، عن علي.

براء سے منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ نے امام علیؑ سے فرمایا: (اے علیؑ) تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

اس حدیث کو قاسم ابن یزید جری نے اسرائیل سے اس نے ابواسحاق سے اس نے ہبیرہ و ہانی اور انھوں نے امام علیؑ سے نقل کیا ہے۔

حدیث: ۷۰۔ أخبرنا أحمد بن حرب قال: حدثنا القاسم بن يزيد قال: حدثنا إسرائيل [بن يونس]، عن أبي اسحاق، عن هبيرة بن يريم وهاني بن هاني، عن علي قال: لما صدرنا من مكة إذا ابنة حمزة تنادي: يا عجم يا عم، فتناولها علي فأخذها فقال لفاطمة: دونك ابنة عمك. فحملتها، فاخصم فيها علي وجعفر وزيد، فقال علي: أنا أحق بها وهي ابنة عمي. وقال جعفر: ابنة عمي و خالتها تحتي. وقال: زيد: بنت أخي. فقضى بها رسول الله (ص) لخالتها

حدیث: ۶۸۔ مصنف ابن ابی حنیہ: ج ۲، ص ۳۶۸؛ ج ۵، ص ۲۲۰۲؛ مستدرک احمد: ج ۳، ص ۱۲۳-۱۲۵؛ فضائل احمد: ج ۸۹، ص ۱۳۲؛ ج ۵، ص ۱۳۵؛ سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۵۷؛ کتاب السنہ: ج ۵۸۳؛ ج ۱۳۲۰؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۵-۶۳۶؛ ج ۳، ص ۳۷۱۶؛ المعرفۃ والتاریخ: ج ۲، ص ۶۲۵؛ مناقب کوثری: ج ۱، ص ۳۹۶-۳۹۸؛ ج ۳، ص ۳۰۷۔

حدیث: ۶۹۔ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۵؛ ج ۳، ص ۳۷۱۶۔

علی علیہ السلام نفس رسول صلی علیہ وسلم

حدیث: ۱۷۱: أخبرنا العباس بن محمد قال: حدثنا الأحوص بن جَوَاب قال: حدثنا يونس بن أبي اسحاق، عن أبي اسحاق، عن زيد بن يثيع، عن أبي ذر قال:

قال رسول الله (ص): ليتهم بنو ليرة أو لأبش اليهم رجلاً كنفسى، ينفذ فيهم أمرى، فيقتل المقاتلة، ويسبي الذرية (ص).

فما راعنى الا وكف عمر فى حجرتى من حلفى [قال]: من يعنى؟ فقلت: ما اياك يعنى ولا صاحبك. قال: فمن يعنى؟ قلت: خاصف النعل. قال: وعلى يخصف نعلًا.

جناب ابوذر بیان کرتے ہیں: کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: بنو لیرہ ہوش میں آجائیں ورنہ ان کی طرف ایسے شخص کو بھیجوں گا جو میری جان کی طرح ہے اس کی صفت یہ ہے کہ وہ میرا حکم ان پر نافذ کرے گا اور اگر وہ نہ مانے تو ان کے جنگجو جوانوں کو قتل کر دے گا اور ان کی ذریت کو قیدی بنالے گا جناب ابوذر کہتے ہیں

حدیث: ۱۷۱: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۷، ج ۳۲۱۲۸: فضائل احمد: ص ۵۹، ج ۹۰: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۳۶۱، ج ۳۶۳

میں حیرت میں تھا، اتنے میں عمر نے میری کمر تھپتھا کر پوچھا کہ وہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا اس سے مراد نہ تو تم ہو اور نہ ہی تمہارا ساتھی (ابوبکر) تو عمر نے کہا پھر وہ کون ہے؟ تو میں نے کہا: وہ جو جوتے سی رہا ہے، اس وقت امام علیؑ جوتے سی رہے تھے۔

علیؑ رسول اکرم ﷺ کے صفی اور امین

حدیث: ۷۲: أخبرنا زكريا بن يحيى قال: حدثنا [محمد بن يحيى] بن أبي عمرو وأبو مروان [محمد بن عثمان بن خالد] قالوا: حدثنا عبد العزيز [بن محمد الدراوردي]، عن يزيد بن عبد الله بن [أسامة بن] الهاد، عن محمد بن نافع بن عجير، عن علي قال: قال رسول الله (ص): ((أما أنت يا علي فصفني وأميني)). محمد بن نافع بن عجير نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ امام علیؑ بیان فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ تم میرے منتخب (صفی) اور امین (امین) ہو۔ حدیث: ۷۳: أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا يحيى بن آدم قال: حدثنا اسرئيل بن يونس [عن أبي اسحاق، عن خبشي بن جادة السلولي قال:

حدیث: ۷۳: تاریخ کبیر بخاری: ج ۱، ص ۲۳۹: سنن ابن ابی داود: ج ۲، ص ۲۸۲، ج ۲۲۸: کتاب الزیاد: ص ۵۸۵، ج ۱۳۳۰: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۴۹۷، ج ۴۱۳: مشکل الآثار: ج ۳، ص ۱۲۰، ج ۳۳۵۳: ص ۱۲۱، ۳۳۵۵: سنن کبریٰ بیہقی: ج ۸، ص ۶، مطالب العلیہ: ج ۲، ص ۵۵، ج ۱۲۳۵: حدیث: ۷۳: سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۳۵، ج ۸۱۲: قال رسول الله (ص): علي مني وأنا منه، ولا يؤذي عني إلا أنا أو علي)).

جبشی بن جنادہ ناقل ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:
 علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں میرے حقوق خود میرے یا علیؑ کے
 سوا کوئی ادائیں کر سکتا۔

مبلغ سورہ برائت

حدیث: ۷۴۷ أخبرنا محمد بن بشار قال: حدثنا عفان [بن مسلم] وعبد الصمد [بن عبد الوارث] قالوا: حدثنا حماد بن سلمة، عن سماك بن حرب، عن أنس قال: بعث النبي (ص) ببراءة مع أبي بكر ثم دعا فقال: ((لا ينبغي أن يبلغ هذا عني إلا رجل من أهلي))، ثم دعا علياً فأعطاه آية.

انس سے منقول ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے ابوبکر کو سورہ برائت دے کر مکہ کی طرف روانہ کیا پھر واپس بلا لیا اور فرمایا: مناسب یہی ہے کہ اس سورہ کو میری طرف سے وہ شخص لے جائے جو میرے اہلیت میں سے ہو، اس کے بعد آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور انھیں سورہ دیکر روانہ کیا۔

حدیث: ۷۴۷ مصنف ابن ابی حنیفہ: ج ۶، ص ۳۷۷، ج ۳۲۱۲؛ مسند احمد: ج ۲۰، ص ۴۲۳، ج ۱۳۲۱۳؛ دج ۴۲۰، ج ۱۱۴۰۱۹؛ فضائل احمد: ص ۴۳، ج ۶۹۶ و ص ۱۴۶، ج ۳۱۲؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۲۷۵، ج ۳۰۹۰؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۴۸۴، ج ۳۹۳ و ص ۴۹۹، ج ۴۱۷؛ مسند ابویعلیٰ: ج ۵، ص ۴۱۲، ج ۳۰۹۵؛ شواہد التقریل: ج ۱، ص ۳۰۶، ج ۳۰۹ و ص ۳۱۲، ج ۳۰۸، ج ۳۱۳-۳۱۸؛ مناقب خوارزمی: ص ۱۶۵، ج ۱۹۷؛ ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ و مشق: ج ۲، ص ۳۷۷، ج ۸۸۰ و ۸۷۸۔

حدیث: ۷۵: أخبرنا العباس بن محمد [الدوري] قال: حدثنا أبو نوح (واسمه عبد الرحمن بن غزوان) فراد، عن يونس بن أبي اسحاق، عن أبي اسحاق، عن زيد بن شبيب، عن علي:

أن رسول الله (ص) بعث ببراءة إلى أهل مكة مع أبي بكر ثم أتبعه بعلي فقال له:

((خذ الكتاب فامض به إلى أهل مكة))

قال: فلحقته فأخذت الكتاب منه، فانصرف أبو بكر وهو كتيب فقال: يا رسول الله (ص) أنزل في شيء؟ قال: ((لا إلا أني أمرت أن ابلغه أنا أو رجل من أهل بيتي))

زيد بن شبيب نے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے پہلے سورہ براءت ابوبکر کو دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا پھر ان کے پیچھے علیؑ کو روانہ کیا اور فرمایا کہ ابوبکر سے وہ نوشتہ (سورہ براءت) لے لو اور اسے اہل مکہ تک پہنچا دو۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں ابوبکر سے جا کر ملا اور ان سے نوشتہ (سورہ براءت) لے لیا ابوبکر نہایت غمگین پلٹے اور آنحضرت ﷺ سے کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے لئے کوئی آیت نازل ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر مجھے خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا ہے کہ یا میں خود اس سورہ کو پہنچاؤں یا میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص۔

حدیث: ۷۵: مسند حمیدی: ج ۱، ص ۳۲، ح ۳۸: اموال ابو عبیدہ: ص ۱۷۸، ح ۳۵۸: مسند احمد: ج ۱، ص ۱۸۳، ح ۵۹۳: مسند احمد: ج ۲، ص ۳۲۷، ح ۱۲۹۷: فضائل احمد: ص ۷۰۳، ح ۳۲۵: انساب الاشراف: ج ۱، ص ۶۳، ح ۱۶۸: سنن ترمذی: ج ۵، ص ۲۷، ح ۳۰۹۲: مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۱۰۰، ح ۳۵۱: تفسیر طبری: ج ۱۰، ص ۳۶-۳۷: ملل و نحل: ج ۳، ص ۱۶۲: مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۷۸: سنن بیہقی: ج ۹، ص ۲۰۶-۲۰۷

حدیث: ۷۶: أخبرنا زكريا بن يحيى قال: حدثنا عبد الله بن عمرو [بن محمد] مشكدة قال: حدثنا أسباط [بن محمد]، عن فطر، عن عبد الله بن شريك، عن عبد الله بن رقيم، عن سعد قال:

بعث رسول الله (ص) أبا بكر ببراءة حتى إذا كان ببعض الطريق أرسل علياً فأخذهما منه، ثم سار بهما، فوجد أبو بكر في نفسه، فقال: قال رسول الله (ص): ((أنا لا يؤذي عني إلا أنا أو رجل مني))

سعد کا بیان ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے ابوبکر کو سورہ براءت لے کر بھیجا ابھی وہ تھوڑی دور گئے ہوں گے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ کو بھیجا اور وہ ان سے سورہ براءت لے کر (مکہ) روانہ ہوئے اس وقت ابوبکر نے کسری کا احساس کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے فرائض کو یا خود میں ادا کر سکتا ہوں یا وہ شخص جو مجھ سے ہو۔

حدیث: ۷۷: أخبرنا اسحاق بن ابراهيم قال: قرأت علي أبي قرة موسى بن طارق، عن [عبد الملك] ابن جريج قال: حدثني عبد الله بن عثمان بن خثيم، عن أبي الزبير، عن جابر: أن النبي (ص) حين رجع من عمرة الجعرانة بعث أبا بكر على الحج فأقبلنا معه حتى إذا كنا بالعرج ثوب بالصبح ثم استوى ليكبر فسمع الرجعة خلف ظهره فوقف عن التكبير فقال: هذه رجوة ناقة رسول الله (ص) [السجدة عاء]، لقد بدا لرسول الله (ص) في الحج، فلعله أن يكون رسول الله (ص) فنصلي معه إذا علي عليها، فقال له أبو بكر: أمير أم رسول؟ فقال: لا بل رسول أرسلني رسول الله (ص) ببراءة أقرأها على الناس في

حدیث: ۷۶: کتاب السنن: ج ۵، ص ۵۹۵-۵۹۶، ح ۱۳۸۳ و ۱۳۸۵: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۴۷۱، ح ۳۷۶: ج ۲، ص ۳۶۶، ح ۹۶۱: ترجمۃ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۲۳۳، ح ۲۷۸: الدر المنثور: ج ۳، ص ۱۳۳

(سائوین ذی الحجہ) کو ابو بکر کھڑے ہوئے اور لوگوں سے خطاب کیا اور اعمال و مناسک حج بیان کئے اس کے بعد حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر سورہ برائت کی تلاوت فرمائی۔

ہم لوگ ان کے ساتھ ہی ساتھ تھے یہاں تک کہ روز عرفہ ابو بکر نے خطبہ دیا اور اعمال حج بیان کئے اس کے بعد حضرت علیؓ نے لوگوں کو سورہ برائت پڑھ کر سنایا۔ پھر ہم لوگ یوم النحر (قربانی کے دن) قربانی سے فارغ ہوئے اور ابو بکر واپس پلٹے تو لوگوں کے درمیان خطبہ دیا اور قربانی کی اور اس کے احکام اور اعمال لوگوں سے بیان کئے پھر حضرت علیؓ نے سورہ برائت پڑھ کر سنایا۔ اسی طرح یوم النفر کو ابو بکر نے خطبہ کے بعد رمی (شیطان کو کنکریاں مارنے) کا طریقہ بتایا اس کے بعد حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور مجمع کو سورہ برائت پڑھ کر سنایا۔

مواقف الحج. فقد منّا فلما كان قبل يوم التروية بيوم قام أبو بكر فخطب الناس فحمد الله عن مناسكهم، حتى اذا فرغ قام علي فقرأ على الناس براءة حتى ختمها، ثم خرجنا معه حتى اذا كان يوم عرفة قام أبو بكر فخطب الناس فحمد الله عن مناسكهم، حتى اذا فرغ قام علي فقرأ على الناس سورة البراءة حتى ختمها، ثم كان يوم النحر فافضنا، فلما رجع أبو بكر خطب الناس فحمد الله عن افاضتهم وعن نحرهم وعن مناسكهم، فلما فرغ قام علي فقرأ على الناس براءة حتى ختمها، فلما كان يوم النفر الاول قام أبو بكر فخطب الناس فحمد الله كيف ينفرون وكيف يرمون فعلمهم مناسكهم، فلما فرغ قام علي فقرأ على الناس براءة حتى ختمها.

جناب جابر سے منقول ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ عمرہ بھرانہ سے پلٹے تو آنحضرتؐ نے ابو بکر کو امیر حاج بنا کر بھیجا ہم لوگ بھی ان کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مقام عرج پر پہنچے تھے صبح نمودار ہوئی تھی ابو بکر نماز کی تکبیر کہنے ہی والے تھے کہ انھوں نے اپنی پشت سے آنحضرت ﷺ کے ناکہ کے بولنے کی آواز سنی وہ ٹھہر گئے اور تکبیر نہ کہی بولے یہ آنحضرتؐ کے ناکہ (جدعا) کی آواز ہے شاید حضور خود حج کے لئے تشریف لا رہے ہیں اب ہم لوگ انھیں کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے ناگاہ دیکھا کہ ناکہ پر حضرت علیؓ تشریف لا رہے ہیں یہ دیکھ کر ابو بکر نے دریافت کیا کہ آپ امیر بنا کر بھیجے گئے ہیں یا قاصد ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ مجھے آنحضرتؐ نے سورہ برائت دیکر بھیجا ہے تاکہ میں اسے حاجیوں کے اجتماع کے مقامات پر لوگوں کے سامنے پڑھوں ہم لوگ مکہ پہنچے اور یوم ترویہ کے ایک روز پہلے

حدیث: ۷۷۔ سنن داری: ج ۲، ص ۶۶؛ سنن کبریٰ نسائی: ج ۲، ص ۳۱۶، ج ۳، ص ۳۹۸؛ سنن نسائی: ج ۱، ص ۲۳۷؛ شواہد التقریظ: ج ۱، ص ۳۱۶؛ سنن بیہقی: ج ۵، ص ۱۱۱۔

جس کا میں ولی اس کے علیؑ کا ولی

حدیث: ۷۸: أخبرنا محمد بن المثنی قال: حدثني يحيى بن حماد قال: حدثنا أبو عوانة، عن سليمان [بن مهران الأعمش] قال: حدثنا حبيب بن أبي ثابت، عن أبي الطفيل، عن زيد بن أرقم قال:

لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) عَنْ حُجَّةِ الْوُدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيرِ خُمٍ أَمَرَ بِدُوحَاتٍ لِقَمْعٍ لَمْ قَالَ: ((كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجِبْتُ، وَأَنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ أَحَدَهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللَّهِ وَعِترَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَالْظُّرُوءُ كَيْفَ تَخْلُقُونِي لِبَيْتِهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ))، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ مُوَلَايَ وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ)).

لَمْ أَحْزِدْ بَيْدَ عَلِيٍّ فَقَالَ: ((مَنْ كُنْتُ وَلِيًّا فِهَذَا وَلِيُّهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَدَعَا مِنْ عَادَاهُ)).

فَقُلْتُ لَزِيدٍ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (ص)؟ فَقَالَ: مَا كَانَ فِي الدُّوحَاتِ أَحَدٌ إِلَّا رَأَاهُ بِعَيْنَيْهِ وَسَمِعَهُ بِأُذُنَيْهِ.

حدیث ۷۸: مستدرک: ج ۴، ص ۳۶۶ و ۳۶۸ و ۳۷۰ و ۳۷۱؛ فضائل احمد: ج ۵، ص ۸۴ و ۷۷، ج ۱۱۶ و ۱۱۵، ج ۱۷۰؛ صحیح مسلم: ج ۴، ص ۱۸۷، ج ۲۴۰۸؛ المعرفۃ والتاریخ فسوی: ج ۱، ص ۵۳۶؛ کتاب السنۃ: ص ۵۹۱-۵۹۳، ج ۱۳۶۴-۱۳۶۵ و ج ۱۳۶۹ و ۱۳۷۲ و ۱۳۷۵؛ انساب الاشراف: ج ۲۴، ص ۲۸، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۶۳، ج ۳۷۱۳ و ۳۷۸۸؛ کشف الاستار: ج ۲۰

<http://fb.com/ranajabirabbas>

جس کا میں ولی اس کے علیؑ

تو حضرت علیؑ کا تذکرہ کیا اور ان کی تفانص آنحضرت ﷺ سے بیان کیے یہ سنتے ہی حضرت ﷺ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا ”اے بریدہ کیا میں مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حاکم نہیں ہوں، میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول خدا ﷺ بیشک آپ ﷺ اولیٰ ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس جس کا میں مولیٰ ہوں اس کے علیؑ بھی مولیٰ ہیں۔

حدیث: ۸۲ اخیرنا زکریا بن یحییٰ قال: حدثنا نصر بن علی قال: حدثنا عبد الله بن داود، عن عبد الواحد بن ایمن، عن أبیه: أنَّ سعداً قال رسول الله (ص): ((من كنت مولاہ فعلي مولاہ))۔

سعد سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں وہ علیؑ اس کے علیؑ مولا ہیں۔

حدیث: ۸۳ اخیرنا قتیبہ بن سعید قال: أخبرنا [محمد بن ابراہیم بن أبي عدي، عن عوف [الأعرابي]، عن ميمون أبي عبد الله قال: ((قال [زيد بن أرقم: قام رسول الله (ص) فحمد الله

وأنشأ عليه ثم قال: ((ألستم تعلمون أنني أولى بكل مؤمن من نفسه))؟ قالوا: بلى، تشهد لأنت أولى بكل مؤمن من نفسه۔ قال: ((فأنتي من كنت مولاہ فهذا مولاہ))، [و] اخذ بيد عليؑ۔

حدیث: ۸۴۔ کتاب الرضا: ص ۵۸۷، ج ۱۳۱۱، ص ۵۹۱، ج ۱۳۵۹۔

حدیث: ۸۵۔ مستدرک: ج ۲، ص ۳۷۲، ج ۲۵: فضائل احمد: ص ۹۳، ج ۱۳۹: کتاب الرضا: ص ۵۹۱، ج ۱۳۶۲: سنن ترمذی: ج ۶، ص ۶۳۳، ج ۳۷۱۳: كشف الاستار: ج ۳، ص ۱۸۹، رقم: ۲۵۳۷: مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۹۸، ج ۸۸۳، ص ۴۰۲، ج ۸۹۳، ص ۲۲۳، ج ۹۱۵: الکنی والاسماء: ج ۲، ص ۶۱: کامل ابن عدی: ج ۶، ص ۴۱۳، رقم: ۱۸۹۵: معجم کبیر طبرانی: ج ۵، ص ۲۰۲، ج ۵۰۹۲: کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۰۴، ج ۳۶۳۲۔

حدیث: ۸۰۔ أخبرنا محمد بن المثنی قال: حدثنا أبو احمد [محمد بن عبد الله بن الزبير] قال: حدثنا عبد الملك بن [حميد بن أبي غنیه، عن الحكم بن عتيبة]، عن سعيد بن جبیر، عن ابن عباس قال: حدثني بريدة قال: بعثني النبي (ص) مع علي بن أبي الميمون، فرايت منه جفوة، فلما رجعت شكوتہ الى رسول الله (ص) فرفع رأسه الي و قال: ((يا بريدة من كنت مولاہ فعلي مولاہ))۔

بریدہ سے منقول ہے کہ: رسول اسلام ﷺ نے مجھے حضرت علیؑ کے ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا تو میں نے ان سے بعض باتیں دیکھیں جب میں واپس ہوا تو آنحضرت ﷺ سے ان کی شکایت کی یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے اپنا سر میری طرف بلند کر کے فرمایا: اے بریدہ جس جس کا میں مولیٰ و حاکم ہوں اس کے علیؑ بھی مولیٰ ہیں۔

حدیث: ۸۱۔ أخبرنا أبو داود [سليمان بن يوسف] قال: حدثنا أبو نعيم قال: حدثنا عبد الملك طب أبي غنیه قال: حدثنا الحكم [بن عتيبة]، عن سعيد بن جبیر، عن ابن عباس، عن بريدة قال: خرجت مع علي بن أبي الميمون، فرايت منه جفوة، فقدمت علي النبي (ص) فذكرت علياً فتنقصته، فجعل رسول الله (ص) يتغير وجهه وقال: ((يا بريدة! ألسنت أولى بالمؤمنين من أنفسهم))؟ قلت: بلى يا رسول الله (ص) قال: ((من كنت مولاہ فعلي مولاہ))۔

بریدہ کہتے ہیں میں حضرت علیؑ کے ساتھ یمن کی طرف روانہ ہوا تو راستہ میں ان سے کچھ عجیب باتیں دیکھیں جب میں رسول خدا ﷺ کی خدمت میں پہنچا

حدیث: ۸۰۔ كشف الاستار: ج ۳، ص ۱۸۸: مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۷۹، ج ۸۵۲۔

حدیث: ۸۱۔ مصنف ابن أبي شيبة: ج ۶، ص ۳۷۶، ج ۳۲۱۳: مستدرک احمد: ج ۵، ص ۳۷۷: فضائل احمد: ص ۶۱، ج ۱۱۳: سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۴۵، ج ۸۱۳۵: مناقب کوئی: ج ۲، ص ۴۲۵، ج ۱۹۱: ص ۴۳۲، ج ۹۳: مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۱۰: اخبار اصحابان: ج ۲، ص ۲۱۹: مناقب ابن مغازلی: ج ۲، ص ۳۶: مناقب خوارزمی: ص ۱۳۳، ج ۱۵۰۔

عمیرہ بن سعد سے منقول ہے کہ اس نے حضرت علیؑ سے سنا ہے جب کہ وہ صحن مسجد میں لوگوں سے قسم دے کر پوچھ رہے تھے۔ کہ کس کس نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ ابھی مولا ہیں تو تقریباً دس لوگوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ ہم نے یہ قول آنحضرتؐ سے سنا ہے۔

حدیث: ۸۵: أخبرنا محمد بن المشني قال: حدثنا محمد بن جعفر عن علي بن الحسن قال: سمعت سعيد بن وهب قال: لما نأشدهم علي قام خمسة (أو ستة) من أصحاب النبي (ص) فشهدوا أن رسول الله (ص) قال: ((من كنت مولاه فعلي مولاه)).

سعيد بن وهب نقل کرتے ہیں کہ جب امام علیؑ نے حدیث من كنت مولاه کے بارے میں لوگوں سے قسم دے کر دریافت کیا تو پانچ یا چھ اصحاب پیغمبرؐ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ ہم نے یہ حدیث آنحضرتؐ سے سنی ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں۔

۵۳۶: مناقب ابن مغازی: ص ۲۶، ج ۳۸: اخبار الصبيان: ج ۱، ص ۱۲۲، رقم ۹۲: امالی طوسی: ص ۲۷۲، ج ۵۰۹، ص ۳۳۲، ج ۶۷۲: ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۲۳-۱۳، ج ۵۱۱-۵۱۲: تہذیب الکمال: ج ۲۲، ص ۳۹۷-۳۹۸: البدایہ والنہایہ: ج ۵، ص ۳۱۱۔

حدیث: ۸۵: مسند احمد: ج ۵، ص ۳۶۶، ج ۶۲۱، ص ۳۷۰، ج ۶۷۰: فضائل احمد: ص ۹۶، ج ۱۳۳: النساب الاشراف: ج ۱، ص ۶۶، ج ۱۷۳: كشف الاستار: ج ۳، ص ۱۹۱، ج ۲۵۳: مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۲۲۸، ج ۵۶۷: مشکل الآثار: ج ۲، ص ۲۱۲، ج ۱۹۰: اکنی والاسماء: ج ۲، ص ۸۸: معجم کبیر طبرانی: ج ۵، ص ۱۷۵، ج ۳۹۹۶-۳۹۹۷، ص ۳۹۷، ج ۱۹۱، ص ۵۰۵۸: معجم اوسط طبرانی: ج ۲، ص ۵۷۶، ج ۱۹۸۷: زین الفتی: ج ۱، ص ۱۳، ج ۱۲۱: اخبار الصبيان: ج ۲، ص ۲۴۷: تاریخ بغداد: ج ۱۳، ص ۲۳۶: امالی طوسی: ص ۲۵۵، ج ۳۵۹: مناقب خوارزمی: ص ۱۵۶، ج ۱۸۵: اسد الغابہ: ج ۱، ص ۳۶۸، ج ۳، ص ۳۰۷: ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۲۳-۱۳، ج ۵۰۶-۵۱۰، ج ۵۱۸، ج ۵۱۵، ص ۲۰، ج ۵۲۰، ص ۲۲، ج ۵۲۳: فرائد السمطين: ج ۱، ص ۶۹، ج ۳۶۔

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا فرمائی پھر سوال فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کے نفس پر ان سے زیادہ حقدار و اولی ہوں سب نے کہا بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ مومنین کے نفوس پر حاکم اور اولیٰ بالتصرف ہیں، تو آنحضرتؐ نے علیؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: یا علیؑ شبہ جس کا میں مولا و حاکم ہوں اس کے یہ (علیؑ) مولا و حاکم ہیں۔ (۱)

حدیث: ۸۴: أخبرنا محمد بن يحيى بن عبد الله النيسابوري و أحمد بن عثمان بن حكيم الأودي قال: حدثنا عبد الله بن موسى قال: أخبرني هاني بن أيوب، عن طلحة الأيامي قال: حدثنا عمير بن سعد: أنه سمع علياً وهو يشهد في الرحبة من سمع رسول الله (ص) يقول: ((من كنت مولاه فعلي مولاه)). فقام بضعة عشر فشهدوا.

(۱) غدیر کے روز پیغمبر اسلام ﷺ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول تین حالت سے خارج نہیں ہے یا تو آپؐ نے فرمایا: "جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں" یا یہ فرمایا کہ "جس کا ولی میں ہوں علیؑ اس کے ولی ہیں" یا دونوں باتیں ارشاد فرمائی ہیں اگر آپؐ نے یہ فرمایا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ ابھی ولی ہیں تو اس صورت میں حالات و قرائن کو مد نظر رکھتے ہوئے (کہ جہاں پر آنحضرتؐ نے خود غدیر کے دن لوگوں سے اپنے اولیٰ بالتصرف ہونے کی نذر لیا کی جان و مال پر ان سے زیادہ تصرف کا حق رکھنے کا اقرار لیا اس کے بعد فرمایا: "جس کا ولی میں ہوں اس کے علیؑ ابھی ولی ہیں" خاص کر بہت سی حدیثوں میں بعد از وفات کی قید بھی موجود ہے) تو اس امر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ ولی سے مراد پیشوا لی اور ولایت و سرپرستی ہے۔

لیکن اگر دونوں لفظ یعنی "ولی و مولیٰ" فرمایا تو مسئلہ کچھ اور زیادہ واضح ہو جاتا ہے اور اگر صرف "اللہ مولیٰ" یعنی (جس کا میں مولیٰ ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں) فرمایا تو اس صورت میں بھی جو لوگ میدان غدیر میں حاضر تھے انھوں نے بھی لفظ مولیٰ سے ولی ہی سمجھا لہذا نقل معنی کیا ہے یعنی مولیٰ کے معنی ولی ہیں جس سے مراد حاکم، سرپرست، امام اور ہر ہیں "فقور فرمائیں"

حدیث: ۸۳: معجم اوسط: ج ۳، ص ۱۳۲، ج ۲۷۵: معجم صغیر طبرانی: ج ۱، ص ۶۲: حلیۃ الاولیاء: ج ۱، ص ۲۵۔

زید بن شیع نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام علیؑ کو مسجد کوفہ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اصحاب رسول ﷺ تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں بتاؤ تم میں سے کس کس نے غدیر خم کے میدان میں آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ بھی مولا ہیں خداوند! جو علیؑ کو دوست رکھے اسے تو دوست رکھ اور جو علیؑ کو دشمن رکھے اسے تو بھی دشمن رکھ یہ سن کر چھ آدمی منبر کے ایک جانب سے اور چھ آدمی دوسری جانب سے کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ ہم نے یہ قول آنحضرت ﷺ سے سنا ہے اس پر شریک نے کہا کہ میں نے ابواسحاق سے دریافت کیا کہ کیا تم نے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث براء بن عازب سے بھی سنی ہے تو ابواسحاق نے کہا: ہاں۔

حدیث: ۸۶ - أخبرنا علي بن محمد بن علي [قاضی المصيبة] قال: حدثنا خلف [بن تمیم] قال: حدثنا اسرائیل، عن أبي اسحاق قال: حدثني سعيد بن وهب أنه قام ممًا يليه ستة، وقال زيد بن شيع: وقام ممًا يلي ستة، فشهدوا أنهم سمعوا رسول الله (ص) يقول: ((من كنت مولا له فإن عليًا مولا له)).
ابواسحاق ناقل ہیں کہ سعد بن وهب اور زید بن شیع نے مجھ سے بتایا کہ جو لوگ میرے پاس سے گواہی دینے کے لئے کھڑے ہوئے ان کی تعداد چھ تھی ان لوگوں نے گواہی دی کہ ہم نے رسول اسلامؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا مولا وہاں کم میں ہوں اس کے علیؑ بھی مولا وہاں کم ہیں۔

حدیث: ۸۷ - أخبرنا أبو داود [سليمان بن سيف الحواري] قال: حدثنا عمران بن أبان قال: حدثنا شريك [بن عبد الله] قال: حدثنا أبو اسحاق، عن زيد بن شيع قال: سمعت علي بن أبي طالب يقول على منبر الكوفة: اني منشد الله رجلاً (ولا أنشد الا أصحاب محمد (ص)) [من] سمع رسول الله (ص) يقول يوم غدیر خم: ((من كنت مولا له، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه)).
لقد قام ستة من جانب المنبر وستة من الجانب الآخر فشهدوا أنهم سمعوا رسول الله (ص) يقول ذلك. قال شريك: فقلت لأبي اسحاق: هل سمعت البراء بن عازب يحدث بهذا عن رسول الله (ص)؟ قال: نعم۔

حدیث: ۸۶ - مناقب کوئی: ج ۲، ص ۴۳۹، ج ۹۲۳ و ص ۴۵۲، ج ۹۳۵، مناقب خوارزمی: ص ۱۱۵۶ ج ۱۸۵: البدایہ والنہایہ: ج ۷، ص ۳۶۰۔

حدیث: ۸۷ - مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۷، و ص ۳۷۱، ج ۳۲۰، مستدرک احمد: ج ۳، ص ۱۳۸۱ ج ۹۵۰: فضائل احمد: ص ۱۱۱، ج ۱۶۳: فرائد السمطين: ج ۱، ص ۶۵، ج ۳۱: سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۳۳، ج ۱۱۶: کتاب النہ: ص ۵۹۲-۵۹۳، ج ۱۳۶۳ و ۱۳۷۰، ج ۱۳۷۰: مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۵۸-۳۷۰، ج ۸۳۸-۸۳۹، ص ۴۲۶، ج ۹۲۷: الکافی واللقاب: ج ۱، ص ۱۶۰، الالمی: خمیسہ: ج ۱، ص ۱۴۵، ج ۵۰: مناقب خوارزمی: ص ۱۵۵، ج ۱۸۳: ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۵۴، ج ۵۴۸ و ص ۵۴۰، ج ۵۵۲-۵۵۳۔

علی علیہ السلام میرے بعد ہر مومن کے ولی

حدیث: ۸۸۔ اُخبرنا قتیبة بن سعید قال: حدثني جعفر (يعني ابن سليمان)، عن يزيد [الرشك]، عن مطرف بن عبد الله، عن عمران بن حصين قال: بعث رسول الله (ص) جيشاً فاستعمل عليهم علي بن أبي طالب، فمضى في السرية فأصاب جارية فأنكروا عليه، وتعاقدوا أربعة من أصحاب رسول الله (ص) إذا لقينا رسول الله (ص) أخبرنا به ما صنع، وكان المسلمون إذا رجعوا من السفر بدءوا برسول الله (ص) فسلموا عليه ثم انصرفوا إلى رحالهم، فلما قدمت السرية سلموا على النبي (ص) فقام أحد الأربعة فقال: يا رسول الله (ص) أألم تر إلى علي بن أبي طالب صنع كذا وكذا؟ فأعرض عنه رسول الله (ص) ثم قام (يعني الثاني) فقال مثل ذلك، ثم قام الثالث فقال مثل مقالته، ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا، فأقبل مثل رسول الله (ص) والغضب [يبصر] في وجهه فقال: ((ما تريدون من علي؟ إن علياً مني وأنا منه، وهو ولي كل مؤمن من بعدي)).

حدیث: ۸۸۔ اُمالی عبد الرزاق: ص ۷۸، ج ۱۰۹؛ مسند طلیحی: ص ۱۱۱، ج ۸۲۹؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۵، ج ۳۲۱۱۴؛ مسند احمد: ج ۴، ص ۳۳۷، ج ۱۰۴؛ فضائل احمد: ج ۱۵۷، ص ۱۲۳، ج ۱۸۲؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۲، ج ۳۷۱۳؛ کتاب النبی: ص ۵۵۰، ج ۱۱۸؛ سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۳۵، ج ۸۱۳۶؛ مسند رویانی: ج ۱، ص ۶۲، ج ۱۱۹؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۳۳۹-۳۵۰، ج ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳؛ ص ۳۹۰، ج ۳۹۷؛ کامل ابن عدی: ج ۲، ص ۱۳۵؛ المعجم کبیر طبرانی: ج ۱۸، ص ۱۲۸، ج ۲۶۵؛ مشرک حاکم: ج ۳، ص ۱۱۰؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۶، ص ۳۹۴؛ مناقب خوارزمی: ج ۱۵۳، ص ۱۸۰.

وَنِلْتُ مِنْ عَلِيٍّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ رَسُولُ اللَّهِ (ص) فَقُلْتُ: هَذَا مَكَانُ الْعَائِدِ، بَعْنِي مَعَ رَجُلٍ وَأَمَرْتَنِي بِطَاعَتِهِ، فَلَبَّغْتُ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): ((لَا تَقْعَنَّ يَا بَرِيدُ فِي عَلِيٍّ، فَإِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهَذَا وَلِيُّكُمْ بَعْدِي)).

بریدہ نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے ہمیں خالد بن ولید کے ہمراہ یمن بھیجا اور امام علیؑ کو ایک اور لشکر کا سردار بنا کر بھیجا اور فرمایا: کہ جب دونوں یکجا ہو جائیں تو علیؑ تمام لوگوں کے سردار ہوں گے اور اگر الگ الگ ہوں تو دونوں اپنے اپنے لشکر کے سردار ہیں۔ چنانچہ یمن میں قبیلہ بنی زبید سے ٹک بھڑ ہوئی اور مسلمان مشرکین پر غالب آئے، ان کے جنگجوؤں کو قتل کر کے عورتوں و بچوں کو گرفتار کر لیا تو اسیروں میں سے ایک کنیز علیؑ نے اپنے لئے منتخب فرمائی خالد بن ولید نے ایک شکایت نامہ لکھ کر مجھے دیا کہ میں آنحضرت ﷺ تک پہنچا دوں۔ میں نے وہ نامہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں دیا اور ان سے علیؑ کی شکایت کی یہ سنتے ہی آنحضرت کا چہرہ غصہ سے متغیر ہو گیا میں نے کہا یہ پناہ کا مقام ہے یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں آپ ﷺ نے مجھے ایک ایسے شخص کے ہمراہ بھیجا جس کی اطاعت کا حکم آپ نے فرمایا تھا اس نے مجھے یہ خط دے کر بھیجا تو میں اس کو آپ کی خدمت میں لے کر آیا ہوں (ورنہ میں نہ آتا) اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے بریدہ علیؑ کے بارے میں چون و چرا (شکایت) مت کرو بلاشبہ علیؑ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہ (علیؑ) میرے بعد تم سب کے حاکم اور ولی ہیں۔

عمران بن حصین کا بیان ہے کہ: رسول اسلام ﷺ نے امام علیؑ کی سرداری میں ایک لشکر بھیجا جنگ فتح ہوئی تو اسیروں میں سے ایک کنیز آپ ﷺ نے اپنے لئے انتخاب فرمائی تو لوگوں کو برا لگا صحابہ میں سے چار افراد نے یہ طے کیا کہ جب ہم آنحضرتؐ سے ملیں گے تو اس بات کی شکایت کریں گے (طریقہ کار یہ تھا مسلمان جب بھی سفر سے پلٹتے تھے تو پہلے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتے تھے پھر اپنے اپنے گھروں کو جاتے تھے چنانچہ جب یہ لوگ جنگ سے واپس آئے تو پہلے حضرت ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا پھر ان چاروں میں سے ایک کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے رسول خدا ﷺ کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں علیؑ نے کیا کیا ہے، یہ سنتے ہی آنحضرتؐ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اس کے بعد دوسرے شخص نے بھی وہی بات کہی، پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا اس نے بھی وہی بات دہرائی پھر چوتھے شخص نے کھڑے ہو کر وہی باتیں کہیں جو بقیہ نے کہی تھیں۔ یہ سنتے ہی آنحضرتؐ ان لوگوں کی طرف اس حالت میں متوجہ ہوئے کہ آنحضرتؐ کے چہرے سے غصہ کے آثار نمایاں تھے اور فرمایا: تم علیؑ سے کیا چاہتے ہو؟ بلاشبہ علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومنین کے ولی و حاکم ہیں۔

حدیث: ۸۹ اخیرنا واصل بن عبد الأعلى، عن [محمد] بن فضال، عن الأجلح، عن عبد الله بن بريدة، عن أبيه قال: بعثنا رسول الله (ص) إلى اليمن مع خالد بن الوليد، وبعث علياً على جيش آخر وقال: ((إن التقيتما فاعلي علي الناس، وإن تفرقتما فكل واحد منكما علي حدثه)).

فلقينا بني زبید من أهل اليمن، وظهر المسلمون على المشركين، فقلنا المقاتلة و سبينا الذرية، فاصطفی علي جارية لنفسه من السبي، فكتب بذلك خالد بن الوليد إلى النبي (ص)، و أمرني أن أنال منه، فقال: فدفع الكتاب إليه

حدیث ۸۹: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۵، ح ۳۲۱۱۰؛ مسند احمد: ج ۵، ص ۳۵۶، ح ۱۰۴۸۸؛ احمد: ج ۲۱۹، ص ۲۹۸؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۳۸۹، ح ۳۸۸؛ ج ۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۵۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۵۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۵۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۵۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۵۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۵۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۵۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۵۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۵۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۵۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۶۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۶۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۶۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۶۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۶۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۶۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۶۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۶۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۶۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۶۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۷۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۷۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۷۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۷۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۷۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۷۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۷۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۷۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۷۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۷۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۸۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۸۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۸۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۸۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۸۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۸۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۸۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۸۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۸۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۸۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۹۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۹۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۹۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۹۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۹۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۹۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۹۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۹۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۹۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۹۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۰۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۰۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۰۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۰۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۰۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۰۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۰۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۰۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۰۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۰۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۱۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۱۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۱۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۱۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۱۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۱۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۱۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۱۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۱۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۱۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۲۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۲۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۲۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۲۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۲۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۲۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۲۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۲۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۲۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۲۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۳۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۳۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۳۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۳۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۳۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۳۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۳۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۳۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۳۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۳۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۴۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۴۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۴۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۴۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۴۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۴۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۴۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۴۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۴۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۴۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۵۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۵۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۵۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۵۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۵۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۵۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۵۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۵۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۵۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۵۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۶۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۶۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۶۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۶۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۶۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۶۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۶۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۶۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۶۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۶۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۷۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۷۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۷۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۷۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۷۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۷۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۷۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۷۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۷۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۷۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۸۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۸۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۸۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۸۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۸۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۸۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۸۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۸۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۸۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۸۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۹۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۹۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۹۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۹۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۹۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۹۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۹۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۹۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۹۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۱۹۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۰۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۰۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۰۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۰۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۰۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۰۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۰۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۰۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۰۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۰۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۱۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۱۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۱۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۱۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۱۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۱۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۱۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۱۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۱۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۱۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۲۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۲۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۲۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۲۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۲۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۲۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۲۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۲۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۲۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۲۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۳۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۳۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۳۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۳۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۳۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۳۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۳۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۳۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۳۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۳۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۴۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۴۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۴۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۴۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۴۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۴۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۴۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۴۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۴۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۴۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۵۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۵۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۵۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۵۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۵۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۵۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۵۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۵۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۵۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۵۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۶۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۶۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۶۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۶۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۶۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۶۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۶۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۶۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۶۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۶۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۷۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۷۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۷۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۷۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۷۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۷۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۷۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۷۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۷۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۷۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۸۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۸۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۸۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۸۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۸۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۸۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۸۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۸۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۸۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۸۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۹۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۹۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۹۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۹۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۹۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۹۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۹۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۹۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۹۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۲۹۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۰۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۰۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۰۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۰۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۰۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۰۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۰۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۰۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۰۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۰۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۱۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۱۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۱۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۱۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۱۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۱۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۱۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۱۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۱۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۱۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۲۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۲۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۲۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۲۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۲۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۲۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۲۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۲۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۲۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۲۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۳۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۳۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۳۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۳۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۳۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۳۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۳۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۳۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۳۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۳۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۴۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۴۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۴۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۴۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۴۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۴۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۴۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۴۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۴۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۴۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۵۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۵۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۵۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۵۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۵۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۵۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۵۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۵۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۵۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۵۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۶۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۶۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۶۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۶۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۶۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۶۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۶۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۶۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۶۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۶۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۷۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۷۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۷۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۷۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۷۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۷۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۷۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۷۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۷۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۷۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۸۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۸۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۸۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۸۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۸۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۸۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۸۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۸۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۸۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۸۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۹۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۹۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۹۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۹۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۹۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۹۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۹۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۹۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۹۸، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۳۹۹، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۰۰، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۰۱، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۰۲، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۰۳، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۰۴، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۰۵، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۰۶، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۰۷، ص ۳۸۸، ح ۳۸۸؛ ج ۴۰۸، ص ۳۸۸

ابوبکر بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے سعد ابن مالک سے مدینہ منورہ میں ملاقات کی تو سعد نے مجھ سے کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم لوگ حضرت علیؑ کو برا بھلا کہتے ہو، میں نے کہا بیشک ہم نے ایسا کیا ہے، میں نے کہا شاید تم بھی ان کو برا بھلا کہتے ہو سعد نے کہا معاذ اللہ۔

اس کے بعد سعد نے کہا ان کو برا مت کہنا اگر میرے سر پر تلوار رکھ کر مجھ سے کہا جائے کہ علیؑ کو برا کہو تو بھی میں آنحضرت ﷺ کی ان حدیثوں کے سننے کے بعد حضرت علیؑ کو برا بھلا نہیں کہہ سکتا۔

حدیث: ۹۰ أخبرنا القباس بن محمد [الدوري] قال: حدثنا يحيى بن أبي بكير قال: حدثنا اسرائيل، عن أبي اسحاق، عن أبي عبد الله الجدلي قال: دخلت على أم سلمة فقالت: أيسر رسول الله (ص) فيكم؟ فقلت: سبحان الله (أو: معاذ الله) قالت: سمعت رسول الله (ص) يقول: ((من سب علياً فقد سبني)).

ابو عبد اللہ جدلی کا بیان ہے کہ میں ام المؤمنین ام سلمہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا: کہ کیا تم میں سے کوئی رسول خدا ﷺ کو برا بھلا کہہ سکتا ہے؟ میں نے جواب دیا سبحان اللہ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جس نے علیؑ کو برا بھلا کہا اس نے مجھے برا بھلا کہا“

حدیث: ۹۱ أخبرنا عبد الأعلى بن واصل بن عبد الأعلى [الكوفي] قال: حدثنا جعفر بن عون، عن شقيق بن أبي عبد الله قال: حدثنا أبو بكر بن خالد بن عرفة قال: رأيت سعد بن مالك بالمدينة فقال: ذكر لي [أي] أنكم تسبون علياً؟ قلت: قد فعلنا. قلت: لعلك سبته؟ قال: معاذ الله، لا تسبه فان وضع المنشار على مفريقي على أن أسب علياً ما سبته بعد ما سمعت رسول الله (ص) ما سمعت.

حدیث: ۹۰۔ مصنف ابن ابی حنیہ: ج ۲، ص ۳۷۴، ج ۳، ص ۳۲۱۰، مسند احمد: ج ۲، ص ۳۲۳، ح: ۴۲۸۱، مسند احمد: ج ۹، ص ۱۳۳، أنساب الاشراف: ج ۱، ص ۲۱۹، مسند ابو یعلیٰ: ج ۱۲، ص ۳۳۳، ج ۴، ص ۴۰۱۳، معجم کبیر طبرانی: ج ۲۳، ص ۳۲۲، ج ۳۷، ص ۳۲۲، ج ۳۸، ص ۷۶، معجم صغیر طبرانی: ج ۲، ص ۲۱، مسند رک حاکم: ج ۳، ص ۱۲۱، تاریخ بغداد: ج ۷، ص ۱۴۱، ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۲۷۸.

حدیث: ۹۱۔ مصنف ابن ابی حنیہ: ج ۶، ص ۳۷۵، ج ۳، ص ۳۲۱۱، مسند ابو یعلیٰ: ج ۲، ص ۱۱۴، ج ۷، ص ۷۷۷، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۵۳۸، ج ۱۰۵۷، عقد الفرید: ج ۵، ص ۱۱۳، ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۳، ص ۷۳، ج ۱۱۰۳، تہذیب الکمال: ج ۱۲، ص ۵۵۵، ج ۲۷۸.

علی سے محبت خدا سے محبت، علی سے دشمنی خدا سے دشمنی

حدیث: ۹۲-۹۳ أخبرني هارون بن عبد الله [البغدادي الحمال] قال: حدثنا مصعب بن المقدام قال: حدثنا فطر بن خليفة، عن أبي الطفيل، وأخبرنا أبو داود [سليمان بن سيف] قال: حدثنا محمد بن سليمان [بن أبي داود الحراني] قال: حدثنا فطر، عن أبي الطفيل عامر بن واثلة قال: جمع عليّ الناس في الرحبة فقال: أنشد بالله كلّ امرئ سمع من رسول الله يقول يوم غدیر خم ما سمع، فقام أناس فشهدوا أنّ رسول الله (ص) قال يوم غدیر خم: ((الستم تعلمون أنّي أولى بالمؤمنين من أنفسهم))، وهو قائم، ثم أخذ بيد عليّ فقال: ((من كنت مولاه فعليّ مولاه، اللهم وال من والاه، وعاد من عاداه))، قال أبو الطفيل: فخرجت وفي نفسي منه شيء فلقيت زيد بن أرقم فأخبرته فقال: وما تنكر؟ أنا سمعته من رسول الله (ص). واللفظ لأبي داود.

حدیث: ۹۲، ۹۳- مسند احمد: ج ۴، ص ۳۷۰، ح: فضائل احمد: ص ۶۸۲، ج ۲۸۹: کتاب النبی: ص ۵۹۲، ج ۱۳۶ و ۱۳۶۸: مسند بزاز: ج ۱، ص: ۲۵۲۳: مناقب کوئی: ص ۳۳۵، ج ۹۳۳ و ۹۳۳: صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷۵، ج ۶۹۳۱ و ۳۷۲-۳۷۳، ج ۸۲۶-۸۲۷: آمالی طوسی: ص ۲۵۵، ج ۳۵۹: اسد الغابۃ: ج ۵، ص ۲۷۵: زین الشقی: ج ۱، ص ۱۲، ج ۳ و ج ۲، ص ۲۶۷، ج ۲۷۵: ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۶، ج ۵۰۴: الاصابۃ: ج ۲، ص ۱۵۹.

علی سے محبت خدا سے محبت، علی سے دشمنی خدا سے دشمنی

سعد سے روایت ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو بلاشبہ میں تمہارا ولی و حاکم ہوں۔ سب نے کہا آپ سچ فرما رہے ہیں پھر آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کے دست مبارک کو بلند کر کے فرمایا: یہ میرے ولی اور میرے فرائض کو انجام دینے والے ہیں خداوند اتو اسے دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے اور تو اسے دشمن رکھ جو ان کو دشمن رکھے۔

حدیث: ۹۵۔ أخبرنا أحمد بن عثمان [البصري] أبو الجوزاء قال: حدثنا ابن عثمة [وهو محمد بن خالد البصري] قال: حدثنا موسى بن يعقوب، عن المهاجر بن مسمار، عن عائشة بنت سعد، عن سعد، قال: أخذ رسول الله (ص) بيد علي فخطب فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: ((الستم تعلمون أني أولى بكم من أنفسكم))؟ قالوا: نعم، صدقت يا رسول الله (ص). ثم أخذ بيد علي فرفعها فقال: ((من كنت وليه فهذا وليه، وإن الله بولي من والاه وبعادي من عاداه)).

سعد کہتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ایک خطبہ ارشاد فرمایا: اور حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ میں تمہارے نفوس پر تم سے زیادہ حاکم ہوں سب نے کہا: جی ہاں آپ سچ فرما رہے ہیں پھر حضرت علیؑ کا ہاتھ بلند کر کے فرمایا: جس کا ولی و مولا میں ہوں یہ (علیؑ بھی) اس کے مولا ہیں بیشک اللہ اس کو دوست رکھتا ہے جو انہیں دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھتا ہے جو ان کو دشمن رکھے۔

حدیث: ۹۶۔ أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا محمد بن يحيى [بن أبي عمير] قال: حدثنا يعقوب بن جعفر بن أبي كثير، عن مهاجر بن مسمار قال: أخبرني عائشة بنت سعد، عن سعد قال:

عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے لوگوں کو صحن مسجد میں جمع کر کے فرمایا: میں ہر اس شخص سے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم کے دن آنحضرتؐ سے کچھ سنا ہے بتائے کہ اس نے کیا سنا ہے؟ تو کچھ لوگوں نے گھڑے ہو کر گواہی دی کہ ہم نے غدیر کے دن رسول اسلام ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ میں مومنین کے نفوس پر ان سے زیادہ حاکم ہوں اس وقت آپ گھڑے ہوئے تھے آپ نے حضرت علیؑ کے دست مبارک کو پکڑ کر فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں، اس کے علیؑ مولا ہیں پروردگار اتو اس کو دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے اور تو اس کو دشمن رکھ جو انہیں دشمن رکھے“

ابو طفیل کہتا ہے کہ میں باہر نکلا مگر میرے دل میں کچھ شک تھا میں نے زید بن ارقم سے ملاقات کی اور انہیں یہ خبر دی تو انہوں نے کہا کہ تم کس بات کا انکار کر رہے ہو میں نے (خود) آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

حدیث: ۹۳۔ أخبرني زكريا بن يحيى [السجستاني] قال: حدثني محمد بن عبد الرحيم قال: حدثنا ابراهيم [بن المنذر] قال: حدثنا معن [بن عيسى] قال: حدثني موسى بن يعقوب، عن المهاجر بن مسمار، عن عائشة بنت سعد و عامر بن سعد، عن سعد: أن رسول الله (ص) خطب الناس فقال: ((أنا بعد، أيها الناس فاني وليكم)). قالوا: صدقت. ثم أخذ بيد علي فرفعها ثم قال: ((هذا وليي والمؤذي عني، وال الله من والاه، و عاد من عاداه)).

حدیث: ۹۳۔ کتاب النہج: ص ۵۵۱، ج ۱۱۸۹: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۴۴۳، ج ۳۳۷: ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۵۳، ج ۵۵۳: فرائد السمطين: ج ۱، ص ۷۰، ج ۳۷: البدایہ والنہایہ: ج ۵، ص ۱۸۷: مستدرک شامی: ج ۱، ص ۱۶۵، ج ۱۰۶۔

حدیث: ۹۵۔ کتاب النہج: ص ۵۵۱، ج ۱۱۸۹: البدایہ والنہایہ: ج ۵، ص ۲۱۴۔

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (ص) بِطَرِيقِ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَيْهَا فَلَمَّا بَلَغَ غَدِيرَ حِمٍّ وَقَفَ النَّاسُ ثُمَّ رَدَّ مِنْ مَضَى وَلَحَقَهُ مِنْ تَخَلَّفٍ فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ هَلْ بَلَغْتُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ.

قال: ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُهَا، ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ مِنْ وَلِيِّكُمْ؟)) قَالُوا: ((اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) ثَلَاثًا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَأَقَامَهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلِيًّا فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مِنْ وَالَاهِ وَدَعَا مِنْ عَادَاهِ)).

سعد سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اسلام ﷺ کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کی طرف واپس جا رہے تھے جب غدير خم کے مقام پر پہنچے تو لوگوں کو ٹھہرنے کا حکم دیا جو آگے بڑھ گئے تھے انھیں پیچھے بلوایا اور جو پیچھے رہ گئے تھے انھیں ملحق ہونے کا حکم دیا۔ جب سب کے سب یکجا جمع ہو گئے تو فرمایا: اے لوگو! کیا میں نے اللہ کے احکام کو تم لوگوں تک پہنچا دیا، سب نے کہا: جی ہاں۔ اس کے بعد آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا: خداوند اتو اس بات پر گواہ رہنا پھر فرمایا: اے لوگو! بتاؤ تمہارا ولی و حاکم کون ہے؟ سب نے جواب دیا خدا اور اس کا رسول ہمارا ولی ہے دوبارہ آپؐ نے یہی سوال فرمایا: لوگوں نے یہی جواب دیا پھر تیسری مرتبہ آپؐ نے یہی سوال کیا اور سب نے یہی جواب دیا یہ سن کر آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا: جس کا ولی و حاکم اللہ اور اس کا رسول ہے یہ (علیؑ بھی) اس کے ولی و حاکم ہیں خداوند اجوان کو دوست رکھو تو بھی اسے دوست رکھو اور جو انھیں دشمن رکھے تو بھی اسے دشمن رکھو۔

علیؑ سے محبت کی ترغیب

حدیث: ۹۷۰ أخبرنا اسحاق بن ابراهيم [ابن راهويه] قال: أخبرنا النضر بن شميل قال: حدثنا عبد الجليل بن عطية قال: حدثنا عبد الله بن بريدة قال: حدثني أبي قال: لم يكن أحد من الناس أبغض إلي من عليّ أبي طالب، حتى أحببت رجلاً من قريش لا أحبّه إلا عليّ بغضاء عليّ، فبعث [النبي] (ص) [ذاك الرجل] إلى عليّ عيل فصحبته، وما أصبح إلا عليّ بغضاء عليّ، فأصاب سيئاً، فكتب إلى النبي (ص) أن يبعث إليه من يختمه، فبعث إلينا عليّاً، وفي السي و صيفة من الفضل الصبي، فلما ختمه صارت الوصيفة في الخمس، ثم ختمت فصار في أهل بيت النبي (ص)، ثم ختمت فصار في آل عليّ، فأتانا ورأسه يقطر، فقلنا: ما هذا؟ فقال: ألم تروا الوصيفة صارت في الخمس ثم صارت في أهل بيت النبي (ص) ثم صارت في آل عليّ؟

لم وقعت عليها. فكتب و بعثني مصدقاً لكتابه إلى النبي (ص) مصدقاً لما قال [فسي] عليّ، فجعلت أقرأ عليه و أقرأ و أقول صدق و أقول صدق، فأمسك بيدي رسول الله (ص) و قال: ((أبغض عليّاً؟)) فقلت: نعم. فقال: ((لا تبغضه وإن كنت تحبه فإزد له حباً، فوالذي نفسي بيده لنصيب آل عليّ في الخمس

اس پر آنحضرت ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تم علیؑ سے دشمنی رکھتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔

آپؐ نے فرمایا: علیؑ سے بغض نہ کرو اور اگر محبت کرتے ہو تو اس محبت میں اضافہ کرو قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آل علیؑ کا حصہ خمس میں اس خوبصورت لونڈی سے کہیں افضل و بہتر ہے اس حدیث کو سننے کے بعد میرے دل میں آنحضرتؐ کے بعد حضرت علیؑ ہی کی محبت سب سے زیادہ تھی۔

عبداللہ بن بریدہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم اس حدیث میں میرے اور آنحضرتؐ کے درمیان میرے بابا کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔

حدیث: ۹۸ أخبرنا الحسين بن حريث [المروزي] قال: حدثنا الفضل بن موسى، عن الأعمش، عن أبي اسحاق، عن سعيد بن وهب قال:

قال علي في الرحبة: أنشد بالله من سمع رسول الله (ص) يوم غدیر خم يقول: ((أَنَّ اللَّهَ وَلِيَّيَ وَأَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فِهَذَا وَلِيُّهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مِنْ وَالَاهُ وَدَعَا مِنْ عَادَاهُ وَالْصَّرْمَنِ لَصَرِهِ))، قَالَ: فَقَالَ سَعِيدٌ: قَامَ إِلَى جَنْبِي مَتَّةً، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ يَسِيعٍ: قَامَ عِنْدِي مَتَّةً.

وقال عمرو ذو مِرٍّ: ((أَحَبُّ مِنْ أَحَبِّهِ وَأَبْغَضُ مِنْ أَبْغَضِهِ...)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَرَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ: أَحَبُّ...:

سعيد بن وهب کہتے ہیں حضرت علیؑ نے صحن مسجد میں لوگوں کو قسم دے کر پوچھا کہ بتاؤ تم میں سے کس شخص نے رسول اکرم ﷺ کو غدیر کے دن یہ فرماتے

حدیث: ۹۷۔ مند احمد: ج ۵، ص ۳۵۰، ح: فضائل احمد: ص ۲۲۳، ج ۲، ص ۳۰۲، مند رویانی: ص ۱۳۲، ج ۳، ص ۳۰۹، مشکل الآثار لمطامی: ج ۳، ص ۱۱۰ (باب ۶۷)، ج ۳۱۵

أَفْضَلُ مِنْ وَصِيْقَةٍ))، فَمَا كَانَ أَحَدٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ (ص) أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ: وَاللَّهِ مَا فِي الْحَدِيثِ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ (ص) غَيْرَ أَبِي.

عبداللہ بن بریدہ کا بیان ہے کہ میرے باپ نے کہا کہ: میرے نزدیک حضرت علیؑ سے زیادہ کوئی قابل نفرت نہیں تھا یہاں تک کہ میں قریش کے ایک شخص کو صرف اس لئے چاہتا تھا کہ وہ بھی حضرت علیؑ کا دشمن تھا ایک مرتبہ رسول خداؐ نے اس شخص کو امیر لشکر بنا کر بھیجا میں بھی چوں کہ حضرت علیؑ سے دشمنی رکھتا تھا لہذا اس کے ساتھ ہولیا۔ کچھ کنیزیں اسیر ہوئیں تو آنحضرت ﷺ کے پاس ایک عریضہ بھیجا تاکہ وہ کسی کو خمس تقسیم کرنے کے لئے بھیجیں حضرتؐ نے حضرت علیؑ کو بھیجا اس اسیروں میں ایک خوبصورت جوان کنیز تھی حضرت علیؑ نے جب خمس نکالا تو وہ کنیز خمس کا حصہ قرار پائی۔

جب دوبارہ خمس کے حصے کئے تو وہ کنیز اہلبیت کے حصہ میں آئی پھر خمس نکالا گیا تو آل علیؑ کے حصہ میں آئی اس کے بعد جب حضرت علیؑ ہمارے پاس تشریف لائے تو ان کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اس پر ہم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ وہ خوبصورت کنیز پہلے اہلبیت کا اس کے بعد آل علیؑ کا حصہ قرار پائی لہذا اسے اپنے تصرف میں لے آیا۔

پس امیر لشکر نے ایک خط رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لکھا اور مجھے اس خط کی تصدیق اور گواہی کے لئے بھیجا جو کچھ اس نے حضرت علیؑ کے بارے میں لکھا تھا میں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچ کر خط پڑھنا شروع کیا۔ خط پڑھتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ یہ بات صحیح ہے۔

ہوئے سنا ہے کہ ”بیشک اللہ میرا ولی و حاکم ہے اور میں صاحبان ایمان کا ولی و حاکم ہوں اور جس کا میں ولی و حاکم ہوں اس کے یہ (علی) ولی و حاکم ہیں خداوند اتواس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے، اور تو اس کو دشمن رکھ جو اس کو دشمن رکھے اور اس کی مدد فرما جو اس کی مدد کرے“

سعید نے کہا کہ میرے پہلو سے چھ آدمی اور زید بن شیخ نے کہا میرے نزدیک سے چھ آدمی کھڑے ہوئے (اور انھوں نے گواہی دی)

اور عمرو ذومر نے یوں نقل کیا ہے: خدا یا جو اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے نفرت کرے تو بھی اس سے نفرت کر...

حدیث: ۹۹ أخبرنا علی بن محمد بن علی قال: حدثنا خلف بن تمیم قال: حدثنا اسرائیل قال: حدثنا أبو اسحاق، عن عمرو ذي مر قال:

حدثنا أبو اسحاق، عن عمرو ذي مر قال: شهدت علياً بالرجعة
ينشد أصحاب محمد (ص): أيكم سمع رسول الله (ص) يقول يوم غدیر خم ما
قال؟ فقام أناس فشهدوا أنهم سمعوا رسول الله (ص) يقول: ((من كنت مولاه
فإنّ علياً مولاه، اللهم وال من والاه و عاد من عاداه، و أحب من أحبّه و أبغض
من أبغضه، و انصر من نصره)).

عمر و ذمہ نے کہا: کہ میں نے امام علیؑ کو صحن مسجد میں اصحاب پیغمبر ﷺ کو قسم دے کر پوچھتے ہوئے دیکھا آپؑ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کون ہے جس نے غدیر خم کے دن آنحضرتؐ کے ارشاد گرامی کو سنا ہے تو کچھ لوگ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولیٰ و حاکم ہوں بلاشبہ علیؑ اس کے مولا و حاکم ہیں خداوند اجواس

حدیث ۹۸: ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۲۸، ج ۵۲۹.

حدیث: ۹۹- مسند احمد: ج ۲، ص ۲۶۲، ج ۹۵۱: فضائل احمد: ص ۹۷، ج ۱۳۳: مسند بزاز: ج ۱، ص ۷۸۶: مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۶۷، ج ۸۳۳، ص ۳۸۳، ج ۸۳۷، ص ۴۲۹، ج ۹۱۱، ص ۴۴۴، ص ۴۵۱-۴۵۲، ج ۹۳۳، ص ۹۳۳: معجم کبیر طبرانی: ج ۵، ص ۱۹۲، ج ۵۰۵، ص ۵۰۹: ابوالی طوسی: ص ۲۷، ج ۳۹۸: فرامد المسلمین: ص ۶۸، ج ۳۳: البدایہ والنہایہ: ج ۷، ص ۳۶۰: کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۵۸، ج ۳۶۳۸.

مومن اور منافق کی پہچان

حدیث: ۱۰۰۔ أخبرنا [أبو كريب] محمد بن العلاء [الكوفي] قال: حدثنا أبو معاوية، عن الأعمش، عن عدي بن ثابت، عن زر بن حبیش، عن علي قال: ((والذي فلق الحبة وبرأ النسمة [أنه] لعهد النبي الأمي (ص) الي [ان] لا يحبني الا مؤمن ولا يبغيضني الا منافق)).

زر بن حبیش سے روایت ہے: حضرت علیؑ نے فرمایا: اس کی قسم جس نے دامن کو شکافتہ کیا اور ہر ذی روح کو وجود بخشا مجھ سے نبی اکرم ﷺ نے عہد کیا ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی مجھ سے بغض و عداوت رکھے گا [۱]

حدیث: ۱۰۱۔ أخبرنا واصل بن عبد الأعلى [الكوفي] قال: حدثنا وكيع، عن الأعمش، عن عدي بن ثابت، عن زر بن حبیش، عن علي قال: ((عهد الهی النبوی (ص) أن لا يحبني الا مؤمن ولا يبغيضني الا منافق)).

حدیث: ۱۰۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۶۸، حدیث ۳۲۰۵۵: صحیح مسلم: ج ۱، ص ۸۶ (باب ۳۳)، ج ۳۱، سنن ابن ماجہ ج ۱، ص ۱۱۳، کتاب النکاح: ص ۵۸۳، ج ۱۳۲۵، سنن الکبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۴۷، ج ۸۱۵۳، صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷۶، ج ۶۹۲۳، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۴۷۹، ج ۹۷۸، ترجمہ الامام علیؑ علیہ السلام من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۱۹۵، ج ۶۸۹ و ۶۹۰۔

[۱] اس حدیث نیز اس کے علاوہ اور بھی بہت سے حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ کی محبت ایمان کی پہچان اور آپ ﷺ سے دشمنی نفاق کی علامت ہے۔

رز بن حیش نے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول اسلام ﷺ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ مجھ سے سوائے مومن کے کوئی اور محبت نہیں کرے گا اور سوائے منافق کے کوئی بغض و نفرت نہ کرے گا۔

حدیث: ۱۰۲ أخبرنا يوسف بن عيسى قال: أخبرنا الفضل بن موسى قال: أخبرنا الأعمش، عن عدي، عن زر قال: قال علي: ((إنه لعهد النبي الأمي (ص) الي أن لا يحبك الا مؤمن ولا يعضك الا منافق)).

رز بن حیش کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول ﷺ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ (اے علی) تم سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی دشمنی و بغض رکھے گا۔

علیؑ کی مثال

حدیث: ۱۰۳ أخبرنا [أبو جعفر] محمد بن عبد الله بن المبارك [المصنوعي] قال: حدثنا يحيى بن معين قال: حدثنا [عمر بن عبد الرحمن] أبو حفص الأبار، عن الحكيم بن عبد الملك، عن الحارث بن حصيرة، عن أبي صادق، عن ربيعة بن ناجد، عن علي قال: قال رسول الله (ص): ((يا علي، فيك مثل من عيسى أبغضته يهود حتى يهتوا الله، وأحبته النصارى حتى أنزلوه بالمنزل الذي ليس به)).

ریحہ بن ناجد سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے علی تمہاری مثال حضرت عیسیٰؑ جیسی ہے ان سے یہودیوں نے دشمنی کی تو اس حد تک کہ ان کی مال پر تہمت لگا دی اور نصاریٰ نے محبت کی تو اس مرتبہ تک پہنچا دیا جو ان کے لئے سزاوار تھا۔

حدیث: ۱۰۳۔ مصنف عبد الرزاق: ج ۱۱، ص ۳۱۸، مسند احمد: ج ۲، ص ۲۶۸۔ ج ۱۳۶۔ ج ۱۳۷، فضائل احمد: ج ۹۹، ص ۱۳۷، ج ۱۳۸، ص ۲۰۹، ج ۱۳۹، ص ۱۳۳، ج ۱۳۴، ص ۲۰۹، ج ۱۳۵، ص ۱۱۹۲، ج ۱۱۹۳، تاریخ کبیر بخاری: ج ۳، ص ۲۸۱، ج ۹۶۶، تفسیر فرات کوئی: ص ۳۰۳۔ ج ۳۰۶، ص ۵۳۲، کتاب السنن: ج ۴، ص ۱۰۰۴، مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۳۰۶، ج ۵۳۳، ج ۵۳۴، کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۳۲۰، ج ۹۵۱، ابی الطوسی: ج ۳۳۳، ص ۷۰۹، انساب الاشراف: ج ۳۳، ص ۸۲، مناقب ابن مغازی: ج ۱، ص ۱۰۳۔

حدیث: ۱۰۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۶۸، حدیث: ۳۲۰۵۵، مسند احمد: ج ۲، ص ۲۶۸، ج ۱۳۶، ج ۱۳۷، فضائل احمد: ج ۳۵، ص ۷۱، ج ۸۶، ج ۱۳۱، سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۳۲، ج ۱۳۳، کتاب السنن: ج ۵۸۳، ج ۱۳۵، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۲۶۹، ج ۹۶۳، سنن کبریٰ نسائی: ج ۶، ص ۵۳۵، ج ۵۳۶، کنز الفوائد: ج ۲، ص ۸۳، مناقب ابن مغازی: ج ۱، ص ۱۹۳، ج ۲۲۸، ص ۱۹۵، ج ۲۳۱۔

حدیث: ۱۰۲۔ مسند حمیدی: ج ۱، ص ۳۱، ج ۵۸، مسند احمد: ج ۲، ص ۲۶۸، ج ۱۳۶، ج ۱۳۷، فضائل احمد: ج ۵۶، ج ۸۳، سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۳۲، ج ۱۱۳، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۲۶۳، ج ۳۶۳، سنن کبریٰ نسائی: ج ۶، ص ۵۳۳، ج ۱۳۹، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۸۲، ج ۹۸۲، مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۲۵۱، ج ۲۹۱، ص ۳۲، ج ۳۳۵، ابی الطوسی: ج ۲۵۸، ج ۳۶۵، ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۱۹۰-۱۹۱، ج ۲۸۲-۲۸۳، ص ۱۹۵-۱۹۹، ج ۶۹۱-۷۰۰، مناقب ابن مغازی: ج ۱، ص ۱۹۰-۱۹۱، ج ۲۲۶-۲۲۷، ص ۱۹۳-۱۹۴، ج ۲۲۹-۲۳۰، مناقب خوارزمی: ج ۳۳۶، ج ۳۳۷۔

رسول ﷺ سے علیؑ کی قربت و محبت

حدیث: ۱۰۴۔ أخبرنا اسماعیل بن معبود [البصري] قال: حدثنا خالد [بن الحارث] عن شعبة، عن أبي إسحاق، عن العلاء [بن عرار] قال: سأل رجل ابن عمر عن عثمان، قال: كان من الذين تولوا يوم التقى الجمعان فتأب الله عليه، ثم أصاب ذنباً فقتلوه، وسأله عن علي فقال: لا تسأل عنه ألا ترى قرب منزله من رسول الله (ص).

کسی شخص نے ابن عمر سے عثمان کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا: کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جنگ (احد) کے روز پیٹھ پھیر لی تھی (فرار کر گئے تھے) اور خدا نے ان کی توبہ قبول فرمائی لیکن جب وہ دوبارہ گناہ کے مرتکب ہوئے تو لوگوں نے انھیں قتل کر ڈالا۔

اس کے بعد حضرت علیؑ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: ان کے بارے میں کچھ مت پوچھو کیا رسول اللہ ﷺ سے ان کے گھر کی قربت کو نہیں دیکھ رہے ہو؟!

حدیث: ۱۰۳۔ مصنف عبد الرزاق: ج ۱۱، ص ۲۳۲، ح ۲۰۴۰۸، فضائل احمد: ج ۹۰، ص ۱۳۲، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۲۲، ح ۵۱۱، تنقیح اوسط طبرانی: ج ۲، ص ۹۷، ح ۱۱۸۸، ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۲۸۷، ح ۳۲۸، تہذیب الکمال: ج ۲۲، ص ۵۲۸-۵۲۹، ح ۳۵۸۰، میزان الاعتدال: ج ۳، ص ۶۳-۶۵، ح ۵۶۱۰، القول المسدود: ص ۳۰۔

رسول ﷺ سے علیؑ کی قربت و محبت ۱۳۹

دیکھو مسجد نبوی ﷺ میں حضرت علیؑ کے گھر کے علاوہ کسی اور کا گھر نہیں ہے اور عثمانؓ تو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جنگ (احد) کے روز انھوں نے بہت بڑا گناہ کیا (یعنی انھوں نے جنگ سے پیٹھ پھیر لی اور فرار کر گئے) مگر اللہ نے انھیں معاف کر دیا اور بخش دیا اور اس کے بعد تمھارے درمیان ایک چھوٹا سا گناہ کیا تو تم لوگوں نے ان کو قتل کر ڈالا۔

حدیث: ۱۰۷: أخبرنا اسماعیل بن یعقوب بن اسماعیل قال: حدثنا ابن موسى (وهو محمد بن أعين) قال: حدثنا أبي، عن عطاء بن السائب [عن سعد بن عبيدة قال: جاء رجل إلى ابن عمر فسأله عن علي؟ فقال: لا تسأل عن علي ولكن النظر إلى بيته بيوت النبي (ص)]، قال: فأنني أبغضه، قال: أبغضك الله.

سعد بن عبيدة سے روایت ہے کہ ایک شخص ابن عمر کے پاس آیا اور اس نے حضرت علیؑ کے بارے میں پوچھا تو ابن عمر نے جواب دیا کہ مجھ سے حضرت علیؑ کے بارے میں کچھ مت پوچھو صرف ان کے گھر کو نبی ﷺ کے گھر سے ملا ہوا دیکھ لو اس شخص نے کہا کہ میں تو ان سے بغض رکھتا ہوں تو ابن عمر نے کہا خدا تجھ سے بغض رکھے۔

حدیث: ۱۰۷: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳، ص ۳۶۸، ج ۳، ص ۳۲۰، صحیح بخاری: ج ۶، ص ۳۲، تاریخ کبیر بخاری: ج ۵، ص ۲۳، انساب الاشراف: ص ۸۹، ج ۲، ص ۲۱۳، معجم کبیر طبرانی: ج ۱۲، ص ۳۱۷، ج ۱۳، ص ۱۳۳، شواہد الشریع: ج ۱، ص ۳۰، سنن کبیر بیہقی: ج ۸، ص ۱۹۲.

حدیث: ۱۰۵: أخبرني هلال بن العلاء بن هلال قال: حدثنا حسن بن عياش [قال: حدثنا هير [بن معاوية] عن أبي اسحاق، عن العلاء بن عرار قال: سألت عبد الله بن عمر قلت: ألا تحدثني عن علي و عثمان؟ قال: أما علي فهذا بيته من رسول الله (ص) ولا أحدثك عنه بغيره، وأما عثمان فأنه أذنب يوم أحد ذنباً عظيماً فعفا الله عنه، وأذنب فيكم [ذنباً] صغيراً فقتلتموه.

علاء بن عرار کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ ابن عمر سے دریافت کیا کہ کیا تم مجھے حضرت علیؑ اور عثمانؓ کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گے؟

تو انھوں نے کہا کہ رہی حضرت علیؑ کی بات تو یہ ان کا گھر ہے جو آنحضرتؐ کے گھر سے ملا ہوا ہے اور اس کے علاوہ میں ان کے بارے میں تم سے کچھ نہیں بتا سکتا اور عثمانؓ، تو سنو، انھوں نے جنگ احد کے دن بہت بڑا گناہ کیا مگر خدا نے انھیں بخش دیا پھر انھوں نے تمھارے درمیان ایک چھوٹا سا گناہ کیا تو تم لوگوں نے انھیں قتل کر ڈالا۔

حدیث: ۱۰۶: أخبرنا أحمد بن سليمان [الرهاوي] قال: حدثنا عبد الله بن موسى [قال: حدثنا إسرائيل، عن أبي اسحاق، عن العلاء بن عرار قال: سألت ابن عمر وهو في مسجد رسول الله (ص) عن علي و عثمان؟ فقال: أما علي فلا تسألني عنه و أنظر إلى منزله من رسول الله (ص) ليس في المسجد بيت غير بيته، وأما عثمان فأنه أذنب ذنباً عظيماً [تولى] يوم التقى الجمعان فعفا الله عنه و غفر له، فأذنب فيكم دون ذلك فقتلتموه.

علاء بن عرار کہتے ہیں: کہ عبد اللہ بن عمر مسجد نبوی میں بیٹھے تھے میں نے ان سے حضرت علیؑ اور عثمانؓ کے بارے میں پوچھا، تو بولے کہ حضرت علیؑ کے سلسلہ میں تو تم مجھ سے کچھ مت پوچھو صرف ان کے گھر کو آنحضرتؐ کے گھر کے قریب

رسول خدا کے وارث

حدیث: ۱۰۸ أخبرني هلال بن العلاء بن هلال قال: حدثنا حسين (هو ابن عيش) قال: حدثنا زهير [بن معاوية] قال: حدثنا أبو اسحاق قال: سأل عبداً لرحمن [بن خالد] فسمعتُ بن العباس [من أين ورث عليّ رسول الله (ص)] قال: أنه كان أولنا به لحوقاً وأشدنا به لزوقاً.

ابو اسحاق سے مروی ہے کہ عبدالرحمن (ابن خالد) نے ابن عباس سے دریافت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے وارث کس وجہ سے ہوئے ابن عباس نے کہا: بیشک حضرت علی ہی ہم سب سے پہلے آنحضرت ﷺ سے ملحق ہوئے اور ہم لوگوں میں سب سے زیادہ آنحضرت کے ساتھ ساتھ رہے۔

حدیث: ۱۰۹ أخبرنا هلال بن العلاء قال: حدثنا أبي قال: حدثنا عبيد الله [بن عمرو الرقي] عن زيد بن أبي أنيسة، عن أبي اسحاق: عن خالد بن قثم أنه قيل له: ما عليّ ورث رسول الله (ص) دون جدك وهو عمه؟ قال: إن

حدیث ۱۰۸: العلل والعرق: ج ۱، ص ۱۳۷: معجم کبیر طبرانی: ج ۱۹، ص ۴۰: مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۲۵: تاریخ دمشق: ج ۳، ص ۱۲: ح ۱۰۳۳-۱۰۳۵: طرائف ابن طاووس: ج ۱، ص ۲۸۴.

علیاً کان اولنا به لحوقاً و اشدنا به لصوقاً.

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ خالد بن حاتم سے کسی نے کہا: تمہارے دادا (عباس) کے ہوتے ہوئے حضرت علیؑ کس طرح آنحضرت ﷺ کے وارث بن گئے جب کہ تمہارے دادا رسول اللہ کے چچا ہوتے ہیں تو انہوں نے کہا: یقیناً حضرت علیؑ ہم لوگوں میں سب سے پہلے آنحضرت ﷺ سے ملحق ہوئے اور ہم میں سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے۔

حضرت عائشہ کا اعتراض و اعتراف

حدیث: ۱۱۰ أخبرني عبدة بن عبد الرحيم [المروزي] قال: أخبرنا عمرو بن محمد قال: أخبرنا يونس بن أبي اسحاق، عن العيزار بن حرث، عن النعمان بن بشير قال:

استأذن أبو بكر على النبي (ص) فسمع صوت عائشة عالياً وهي تقول: والله لقد علمتُ أن علياً أحب اليك من أبي. فاهوى إليها أبو بكر ليلطمها وقال: يا ابنه فلانة أراك ترفعين صوتك على النبي (ص)؟ فأمسكه رسول الله (ص) وأخرج أبو بكر مغضباً.

فقال رسول الله (ص): ((يا عائشة كيف رأيتني أنفذتك من الرجل))؟ ثم استأذن أبو بكر بعد ذلك وقد اصططح رسول الله (ص) وعائشة فقال: ادعاني في السلم، كما أدخلتني في الحرب؟ فقال رسول الله (ص): ((قد فعلنا)).

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو بکر نے رسول اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اتنے میں انہوں نے ام المومنین عائشہ کے زور زور سے بولنے کی آواز سنی کہ وہ کہہ رہی تھیں کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ

حدیث: ۱۰۹۰۔ حدیث نمبر ۱۰۸ کے منابع نیز علی کی وراثت کے بارے میں حدیث نمبر ۶۳، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱

بارے میں ان سے دریافت کرتے ہوئے سنا انہوں نے جواب دیا کہ تم مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھ رہی ہو جن کے سوا حضور ﷺ کے نزدیک نہ میں نے کسی مرد کو محبوب دیکھا اور نہ ہی ان کی بیوی (حضرت فاطمہؑ) سے زیادہ آنحضرتؐ کی نظر میں کسی عورت کو محبوب پایا۔

حدیث: ۱۱۳ أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا ابراهيم بن سعيد قال: حدثنا أسود بن عامر شاذان، عن جعفر بن زياد الأحمري، عن عبد الله بن عطاء، عن ابن بريدة قال: جاء رجل إلى أبي فساله: أي الناس كان أحب إلى رسول الله (ص)؟ فقال: كان أحب الناس إلى رسول الله (ص) من النساء فاطمة ومن الرجال علي.

ابن بريدة ناقل ہیں کہ ایک شخص میرے بابا کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کون سب سے زیادہ محبوب تھا تو آپ نے جواب دیا: مردوں میں حضرت علیؑ اور عورتوں میں سب سے زیادہ حضرت فاطمہؑ زہراء سلام اللہ علیہا محبوب تھیں۔

حضرت علیؑ کا مرتبہ

حدیث: ۱۱۴ أخبرني محمد بن وهب قال: حدثنا محمد بن سلمة قال: حدثني أبو عبد الرحيم [خالد بن أبي يزيد] قال: حدثني زيد (وهو ابن أبي أيسه) عن الحارث بن أبي زرعه بن عمرو جريو، عن عبد الله بن نجى: سمع علياً يقول: ((كنت أدخل على نبي الله (ص) فان كان يصلي سبّح فدخلت، وان لم يكن يصلي أذن لي فدخلت)).

عبداللہ بن نجی کہتے ہیں کہ میں نے امام علیؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جب میں حضورؐ کی خدمت میں جاتا تھا، اگر آپ ﷺ نماز میں مشغول ہوتے تو ذکر تسبیح کو بلند آواز سے کہتے تھے اور میں گھر میں داخل ہو جاتا تھا اور اگر نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو اجازت دے دیتے تھے اور میں داخل ہو جاتا تھا۔

حدیث: ۱۱۵ أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا محمد بن عبيد بن حساب البصري [أبو كامل] فضيل بن حسين [قالا: حدثنا عبد الواحد بن زياد] قال: حدثنا عمارة بن القعقاع، عن الحارث بن يزيد العكلي، عن أبي زرعه بن عمرو بن جريو، عن عبد الله بن نجى قال: قال علي:

حدیث: ۱۱۳ تاریخ کبیر بخاری: ج ۶ ص ۵۰۱۔

حدیث: ۱۱۲ شرح الاخبار: ج ۱ ص ۱۴۰، ج ۲ ص ۷۰؛ مسترشد طبری: ج ۳ ص ۳۴۹، ج ۱ ص ۱۳۶؛ مستدرک الحاکم: ج ۳ ص ۱۵۴۔

حدیث: ۱۱۳ سنن ترمذی: ج ۵ ص ۶۹۸، ج ۳ ص ۳۸۶؛ مسند روایانی: ج ۲ ص ۲۶، ج ۳ ص ۳۱؛ مستدرک حاکم: ج ۳ ص ۱۵۵؛ استیعاب: ج ۴ ص ۱۸۷؛ ترجمۃ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۴ ص ۶۲، ج ۵ ص ۶۳۹۔

ابوالخیر سی سے منقول ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ: اگر میں حضور ﷺ سے کچھ سوال کرتا تو مجھے عطا کیا جاتا تھا اور اگر میں خاموش رہتا تو آنحضرت ﷺ سے خودابتدا کرتے (اور معارف کی تعلیم دیتے) تھے۔

حديث: ١٢١ أخبرنا يوسف بن سعيد قال: حدثنا حجاج [بن محمد
الأعور] عن [عبد الملك] ابن جريج قال: حدثنا أبو حرب [بن أبي الأسود] عن
أبي الأسود، و[حدثنا] رجل آخر عن زاذان، قالوا: قال عليّ: ((كنت والله إذا
سألت أعطيت و إذا سكت أهديت)).

ابوالاسود اور زاذان کے ایک شخص سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا:
خدا کی قسم جب میں کچھ سوال کرتا تو مجھے عطا کیا جاتا تھا اور اگر خاموش رہتا تو حضورؐ
کی طرف سے خود ہی شروعات ہوتی تھی۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: کہ رسول اکرم ﷺ کے نزدیک میری وہ منزلت ہے جو کائنات میں کسی کو نصیب نہیں ہے۔ میں ہر محضر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری دیتا اور عرض کرتا تھا اے اللہ کے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو۔ پس اگر حضورؐ کھڑے دیتے تھے تو میں واپس اپنے گھر والوں کے پاس چلا جاتا ورنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا۔

حديث ١١٩: أخبرنا محمد بن بشر قال: حدثني أبو المساور [الفضل بن مساور] قال: حدثنا عوف [بن أبي جميلة] عن عبد الله بن عمرو بن هند الجملي قال:

قال علي: ((كنت اذا سألت رسول الله (ص) أعطاني و اذا سكنت ابداني)).
عمر و بن ہند جملی سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ: اگر میں رسول اکرمؐ سے کچھ سوال کرتا تھا تو آپ ﷺ مجھے اس کا جواب مرحمت فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو خود گفتگو کا آغاز فرماتے تھے۔

حديث: ١٢٠ أخبرنا محمد بن المثنى قال: حدثنا أبو معاوية قال: حدثنا الأعمش، عن عمرو بن مرة، عن أبي البخري، عن علي قال: ((كنت إذا سألت أعطيت وإذا سكّت أبيت)).

حدیث: ۱۱۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۶۸، ح ۳۲۰۶۱، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۴۷،
ج ۳۲۲، ص ۶۳۰، ج ۳۴۹، مراہیل ابن ابی حاتم: ص ۹۵، ج ۱۶۸، مستدرک
حاکم: ج ۳، ص ۱۴۵، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب و مناقب: ج ۲، ص ۲۵۳، ج ۹۸۷، تہذیب الکمال:
ج ۱۵، ص ۳۷۲، ج ۳۳۵، کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۴۰، ج ۶۳۸۷:

حديث: ١٢٠- مصنف ابن أبي شيبة: ج ٦، ص ٣٦٨، ج ٣٢٠٦٠: المعرفة والتاريخ: ج ٢، ص ٥٢٠.
مناقب كوفي: ج ٢، ص ٢٦، ج ٥٣٥: حلية الاولياء: ج ١، ص ٦٨، ج ٢، ص ٣٨٢: ترجمة الامام علي
من تاريخ دمشق: ج ٢، ص ٣٥٣، ج ٩٨٥:

حدیث: ۱۲۱- مسند علی کی: ص ۲۵، ج ۱۸۰؛ طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۳۸۸؛ فضائل احمد: ص ۱۵۳، ج ۲۲۲؛ انساب الاشراف: ج ۱، ص ۱۳، ج ۲۶، ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۳۵۳، ج ۹۸۶ و ۹۸۸:

سوار دوش نبیؐ

حدیث: ۱۲۲ أخبرنا أحمد بن حنبل قال: حدثنا أسباط [بن محمد] عن نعيم بن حكيم المدائني قال: حدثنا أبو مریم قال:

قال علي: انطلقت مع رسول الله (ص) حتى أتينا الكعبة فصعد رسول الله (ص) على منكبى فنهضت به، فلما رأى رسول الله (ص) ضعفي قال لي: ((اجلس)). فجلست، منزل نبي الله (ص) [وجلس لي]

فقال: ((اصعد علي منكبى)). فنهض بي رسول الله (ص) فأنه ليخيلني أنني لو شئت لسلت أفق السماء فصعدت على الكعبة وعلوها تمثال من صفر أو نحاس فجعلت أعالجه لأزيله يمينا وشمالا وقداما ومن بين يديه ومن خلفه حتى إذا استمكنت منه

قال نبي الله (ص): ((اقلده)). فقلدت به، فكسرتة كما تكسر القوارير، ثم نزلت فانطلقت أنا و رسول الله (ص) نستبق حتى تواريها بالبيوت خشية أن يلقانا أحد من الناس

ابو مریم سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: میں رسول اسلام ﷺ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا یہاں تک کہ ہم خانہ کعبہ پہنچے آنحضرت ﷺ میرے شانہ پر سوار ہوئے اور میں ان کو لے کر کھڑا ہو گیا لیکن جب آپ ﷺ نے میرا

حضرت زہرا (سلام اللہ علیہا) کے شوہر

حدیث ۱۲۲: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۴۰۴، ح ۳۶۸۹۶، مسند احمد: ج ۲، ص ۴۷، ج ۱۲۲
 ہیذیب الآثار طبری: ص ۲۳۶، ۲۳۷، ح ۳۳۳۱، مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۲۵۱، ح ۲۹۴، مناقب
 گوئی: ج ۲، ص ۶۰۶، ح ۱۱۰۵، مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۳۶۶، تاریخ بغداد: ج ۱۳، ص ۴۰۲
 ح ۲۸۲، موضح اوامام: ج ۲، ص ۳۳۲، مناقب ابن مغازی: ص ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱،

کچھور کی چھال بھری ہوئی تھی اور ایک مشک عطاء فرمائی۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ لوگوں نے گھر کے اندر ریت لا کر بچھا دی تھی (تا کہ پختی اور بلندی صحیح ہو جائے) پھر آنحضرتؐ نے امام علیؑ سے فرمایا: کہ جب تک میں نہ آ جاؤں تم فاطمہؑ کے پاس مت جانا، جب حضرت تشریف لائے اور وق الباب کیا تو ام ایمن دروازہ کھولنے کے لئے گئیں فرمایا: میرے بھائی (علیؑ) کہاں ہیں؟ ام ایمن نے عرض کی اب وہ آپ کے بھائی کیسے ہیں جب کہ آپ نے ان سے اپنا بیٹی کی شادی کر دی فرمایا: بیشک وہ میرے بھائی بھی ہیں پھر آگے بڑھے تو ایک سایہ دیکھ کر پوچھا یہ کون ہے؟ ام ایمن نے کہا یہ اسماء بنت عمیس ہیں آنحضرتؐ اسماء کی طرف مڑے اور پوچھا کیا تم رسول اسلام ﷺ کی بیٹی فاطمہؑ کی تعظیم و تکریم کے لئے آئی ہو کہا جی ہاں تو آپؐ نے ان کے لئے دعائے خیر کی اور گھر میں داخل ہو گئے۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ یہودی مرد کو عورت کے پاس جانے سے روکتے تھے لیکن آنحضرتؐ نے پہلے پانی طلب فرمایا اور اپنا لعاب وہیں اس میں ڈالا اور سورا "قل اعوذ برب الناس" اور "قل اعوذ برب الفلق" پڑھ کر دم کیا۔

پھر امام علیؑ کو بلایا اور ان کے چہرہ، سینہ اور دونوں بازوؤں پر پانی چھڑکا پھر جناب فاطمہؑ کو بلوایا آپ شرم و حیا سے اپنے لباس میں لرزتی ہوئی رسول اللہ کی خدمت میں پہنچیں حضورؐ نے ان کے اوپر بھی اسی طرح پانی چھڑکا پھر جناب فاطمہؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا: خدا کی قسم میں نے تمہاری شادی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور میرے اہلبیت میں جو سب سے اچھا تھا اس کے ساتھ تمہاری شادی کی ہے پھر اٹھ کر باہر چلے گئے۔

حدیث: ۱۲۵۔ حدیث نمبر ۱۲۴ کے منابع

حضرت علیؑ کی تین خصوصیتیں

حدیث: ۱۲۶۔ أخبرني عمران بن بكان بن راشد قال: حدثنا أحمد بن خالد قال: حدثنا محمد [بن اسحاق]، عن عبد الله بن أبي نجيح، عن أبيه: أن معاوية ذكر علي بن أبي طالب فقال سعد بن أبي وقاص: والله لأن تكون لي إحدى خللات الثلاث أحب إلي من أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس:

لأن يكون قال لي ما قال له حين رده من تبوك: ((أما ترضى أن تكون مني بمسألة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي)) أحب إلي أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس.

ولأن يكون قال لي ما قال في يوم خيبر: ((لأعطين الراية رجلاً يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله يفتح الله على يديه ليس بفرار)) أحب إلي من أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس.

ولأن أكون كنت صهره على ابنته لي منها من الوالد ما له أحب إلي من أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس.

ابو شامہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ معاویہ نے امام علیؑ کا کچھ ذکر کیا تو سعد بن ابوقحاص نے کہا، خدا کی قسم اگر ان کی تین فضیلتوں میں سے صرف ایک

میرے لئے ہوتی تو وہ مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتی جن پر آفتاب اپنی روشنی ڈالتا ہے۔

اے کاش غزوہ تبوک سے امام علیؑ کو واپس کرتے ہوئے رسول خدا ﷺ نے جو کچھ ان کے بارے میں کہا تھا وہ میرے لئے کہتے: کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو موسیٰ کو ہارون سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو یہ (فضیلت) میرے لئے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتی جن پر آفتاب اپنی روشنی ڈالتا ہے۔

جنت کی عورتوں کی سردار

حدیث: ۱۲۷۰ اخیرنا محمد بن بشار قال: حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجید قال: حدثنا محمد بن عمرو [اللیثی] عن أبي سلمة، عن عائشة قالت: مرض رسول الله (ص) فجاءت فاطمة فأبكت علی رسول الله (ص) فسارها فبكت، ثم أبكت علیه فسارها فضحكت، فلما توفي النبي (ص) سألتها فقالت: لما أبكت علیه أخبرني أنه ميت من وجهه ذالك فبکیت، ثم أبکیت علیه فاعبرني أنني أسرع أهل بيتي [به] الحوقا وأني سيدة نساء أهل الجنة إلا مريم بنت عمران، فرفعت رأسي فضحكت.

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جناب فاطمہؑ رسول اسلام ﷺ کے مرض الموت کے وقت تشریف لائیں اور آپؐ نے حضور ﷺ کے سینے پر اپنا منہ رکھ دیا تو آنحضرتؐ نے کچھ آہستہ سے فرمایا: یہ سنتے ہی آپؐ گریہ وزاری کرنے لگیں اس کے بعد جب دوبارہ آپؐ نے حضورؐ کے سینے پر منہ رکھا تو آنحضرتؐ نے ان سے کچھ راز کی بات کہا جسے سنتے ہی وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد شہزادی سے اس کا سبب پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: کہ جب میں پہلی مرتبہ بابا کے سینہ سے لگی تو بابا نے مجھے اس درد و مرض کے ذریعہ اپنی وفات کی خبر دی اس پر میں رونے لگی پھر

اے کاش آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن جو امام علیؑ کے لئے کہا تھا وہ میرے لئے کہتے: کہ میں علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اسے دوست رکھتے ہیں خداوند عالم اس کے دونوں ہاتھوں پر فتح و کامیابی عطا کرے گا اور وہ فرار کرنے والا نہ ہوگا۔

اے کاش میں ان کا داماد ہوتا اور ان کی صاحبزادی سے جو بچے امام علیؑ کے لئے تھے میرے لئے ہوتے تو یہ بات میرے لئے دنیا کی ان تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہوتی جن پر آفتاب اپنی روشنی ڈالتا ہے۔

حدیث: ۱۲۷۰: فضائل احمد: ج ۱، ص ۱۳۸، ج ۲: کتاب النہ: ص ۵۸۷، ج ۱۳۳۳ و ص ۵۹۲، ج ۱۳۸۲ مناقب کوئی ج ۲ ص ۵۲۸، ج ۱۰۵۸، البدایہ والنہایہ: ج ۷، ص ۳۵۳

میں نے شہزادی سے اس رونے اور ہنسنے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: پہلے آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رونے لگی پھر مجھے یہ خبر دی کہ تم مریمؑ بنت عمران کے علاوہ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو تو میں ہنسنے لگی۔

حديث: ١٢٩ أخبرنا اسحاق بن ابراهيم [ابن راهويه] قال: أخبرنا جرير [ابن عبد الحميد] عن يزيد [ابن ابي زياد] عن عبد الرحمن بن ابي نعم عن ابي سعيد قال: قال رسول الله (ص): ((الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة، وفاطمة سيدة نساء أهل الجنة الا ما كان من مريم ابنة عمران)).

ابوسعید سے منقول ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: حسن و حسین علیہما السلام جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہؑ، مریمؑ، بنت عمران کے سوا جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

حديث: ١٣٠: أخبرنا محمد بن منصور [الطوسي] قال: حدثنا
 الزبير بن محمد بن عبد الله بن الزبير أبو أحمد قال: حدثنا أبو جعفر (واسمه
 محمد بن مروان) قال: حدثني أبو حازم [سلمة بن دينار]، عن أبي هريرة
 قال: أبطار رسول الله (ص) عنا يوماً صدر النهار، فلما كان العشي قال له قائلنا: يا
 رسول الله (ص) قد شق علينا لم نرك اليوم. قال: ((أَنْ ملكاً من السماء لم يكن
 رأيي فاستأذن الله في زيارتي فأخبرني (أو: بشرني) أَنْ فاطمة ابنتي سيّدة نساء
 اتني وإن حسناً وحسيناً سيّد شباب أهل الجنة)).

حدیث: ۱۲۹- مسند احمد: ج ۱۸، ص ۱۶۱، ج ۱۱، ص ۲۷۹، ج ۵۶، قضاائل احمد: ص ۷۷، ج ۳۳، ص ۷۷، ج ۱۳۶۰: سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۵۹، ج ۶۸، ص ۳۷۹: مسند ابو یعلیٰ: ج ۲، ص ۳۹۵، ج ۱۱۶۹: مناقب کوئی: ج ۲، ص ۱۹۳، ج ۶۶۵، ص ۲۲۳، ج ۶۸: مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۵۲: استیعاب: ج ۴، ص ۱۸۹، تالمی طوسی: ص ۲۲۸، ج ۳۳:

جب میں دوبارہ سینہ سے لگی تو آپؐ نے مجھے خبر دی کہ میں اہل بیتؑ میں سب سے پہلے بابا سے جا ملوں گی اور یہ کہ میں جناب مریمؑ بنت عمران کے علاوہ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہوں یہ سنتے ہی میں نے اپنا سراٹھایا اور ہنسنے لگی۔

حدیث: ۱۲۸ أخبرني هلال بن بشر قال: حدثنا محمد بن خالد قال: حدثنا موسى بن يعقوب قال: حدثني هاشم بن هاشم، عن عبد الله بن وهب [بن زعبة] أنَّ أم سلمة أخبرته: أن رسول الله دعا فاطمة فجاءها فبكت لم يحدثها فضحكت قالت أم سلمة: فلما توفي رسول الله (ص) سألتها عن بكائها وضحكها؟ فقالت: أخبرني رسول الله (ص) أنه يموت فبكت ثم أخبرني رسول الله (ص) أنني سيدة نساء أهل الجنة بعد مريم عمران فضحكت.

ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے جناب فاطمہؑ کو بلا کر ان کے کان میں کچھ کہا تو شہزادی رونے لگیں پھر دوبارہ کچھ کہا تو ہنسنے لگیں ام سلمہ کہتی ہیں

حدیث: ۱۲۷- مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۹۱، ج ۶۰ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۷۰۰، ج ۳۸۴؛
آحاد و مثانی: ج ۵، ص ۳۵۷-۳۵۸، ج ۲۹۳۲ و ۲۹۳۳-۲۹۳۵ و ۳۲۸-۳۲۹، ج ۹۶۹-
۲۹۷۰؛ اوائل ابن عاصم: ص ۳۲، ج ۷ و ۷۵۴، سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۹۵،
ج ۸۳۶۶ و ۶۹، ج ۸۳۶۹، مسند ابویعلیٰ: ج ۱۲، ص ۱۲۲، ج ۶۷۵۵؛ الذریۃ الطاہرۃ: ص ۱۴۰-
۱۴۱، ج ۷۵-۱۷۷ و ۱۴۶، ج ۱۸۵، صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۴۰۲، ج ۶۹۵۲؛ معجم کبیر طبرانی:
ج ۲۲، ص ۴۱۷-۴۲۰، ج ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۶؛ خصال صدوق: ص ۵۵۵ (باب اربعین)
ج ۳۰؛ مشکل الآثار: ج ۱، ص ۳۵، ج ۹۸، فضائل قاطرۃ ابن شاپین: ص ۵۳-۵۶، ج ۶-طیبة
الاولیاء: ج ۲، ص ۴۰، ابوالی طوسی: ص ۴۰۰، ج ۸۹۲؛ دلائل تنبیہی: ج ۷، ص ۱۶۶؛ مناقب ابن
مغازلی: ص ۳۶۲، ج ۴۰۸.

حدیث ۱۲۸: یمن قرطبی: ج ۵، ص ۷۰، ح ۳۸۷۳: آحاد و مثانی: ج ۵، ص ۳۶۵، ح ۲۹۶۳: یمن
ابو یعلیٰ: ج ۱۲، ص ۱۱۰، ح ۶۷۳۳ و ص ۳۱۲، ح ۶۸۸۶: الذریۃ الطاہرۃ: ج ۱۲، ص ۱۸۲: یمن
طبرانی: ج ۲۲، ص ۳۳۲، ح ۱۰۳۹: فضائل قاطرۃ ابن شہاب: ج ۵۸، ص ۸، ح ۱۸۲

قالت: فبكيت لذلك، ثم قال: ((أما ترخين أن تكوني سيّدة نساء هذه
الأمّة أو نساء المؤمنين)). قالت: فضحكت.

ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب فاطمہ حضورؐ کی خدمت میں آئیں تو اس طرح چل رہی تھیں جیسے آنحضرت ﷺ چلتے ہیں حضورؐ نے فرمایا: خوش آمدید اے میری بیٹی اس کے بعد آپ نے انھیں دائیں یا بائیں جانب بیٹھا کر کچھ آہستہ سے کہا یہ سنتے ہی شہزادی رونے لگیں میں نے شہزادی سے عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ نے تو آپ سے کچھ راز کی بات کہی ہے اور آپ رو رہی ہیں پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے کچھ اور راز کی بات کہی اس پر شہزادی ہنسنے لگیں تو میں نے شہزادی سے عرض کی کہ میں نے آج سے پہلے خوشی کو غم سے اس قدر قریب نہیں دیکھا پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے آپ سے کیا کہا حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کروں گی۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ سے پھر پوچھا تو آپؓ نے فرمایا: کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے یہ راز کہا

طبع شد ۱۳۱: طبقات کبری ابن سعد: ج ۲ ص ۲۳۷ و ۸ ص ۲۶۱: مسند ابن راهویه: ج ۳ ص ۲۳۵:
مسند احمد: ج ۳۳، ص ۹۱: صحیح بخاری: ج ۴ ص ۲۳۷-۲۳۸، ج ۳۶۲۵: صحیح مسلم: ج ۴
ص ۱۹۰۵، ج ۲۳۵۰: سنن ابن ماجه: ج ۱ ص ۵۱۸: آحاد و مشائی: ج ۵ ص ۳۵۷، ج ۴۹۳۳:
اوائل ابن ابی حاتم: ج ۳۲، ج ۶: سنن کبری نسائی: ج ۵ ص ۹۶: مسند ابویعلی: ج ۱۲، ص ۱۱۱،
ج ۲۳۳-۶: ج ۶ ص ۳۱۳، ج ۶۸۸۷: الذریۃ الطاهرة: ج ۱۳۳، ج ۱۸۰: مشکل الآثار: ج ۱،
ص ۳۵، ج ۹۷: مناقب کوئی: ج ۱ ص ۳۹۲، ج ۳۱۳ ص ۲۰۸، ج ۶ ص ۶۷: معجم کبیر طبرانی:
ج ۲۲ ص ۴۱۸، ج ۱۰۳۲: الامالی صدوق: ج ۶ ص ۶۹۲، ج ۹ ص ۹۲۸، دلائل تنبیہ: ج ۶ ص ۳۶۳: الامالی طوسی:
ص ۳۳۳، ج ۶ ص ۶۶۹: طلیۃ الاولیاء: ج ۲ ص ۴۰۰۔

ابو ہریرہ نقل ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز ہم لوگوں کے پاس نہ آئے تو عشاء کے وقت ہم میں سے کسی نے کہا اے رسول خدا ﷺ آج ہم لوگوں پر آپ کی زیارت نہ کرنا شاق گزرا تو آپؐ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی اللہ نے آج اسے اجازت دی اور وہ میری زیارت کے لئے آیا تھا اس نے مجھے یہ خوش خبری دی ہے کہ میری بیٹی فاطمہؑ میری امت کی عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

حديث: ١٣١ - أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا أبو نعيم الفضل بن دكين قال: حدثنا زكريا [بن أبي زائدة] عن فراس [بن يحيى] عن الشعبي عن مروق عن عائشة قالت: أقبلت فاطمة [تمشي] كأن مشيتها مشية رسول الله (ص) فقال: ((مرحبا بابتني)). ثم أجلسها عن يمينه أو عن شماله، ثم أسر إليها حديثا فبكت، فقلت لها: استخضك رسول الله (ص) بحديثه وتبكين؟ ثم إنه أسر إليها حديثاً فضحكت، فقلت لها: ما رأيت كالיום فرحاً أقرب من حزن، وسألتهما عما قال؟ فقالت: ما كنت لأفشي سر رسول الله (ص) حتى إذا قبض سألتهما فقالت: إنه أسر إليّ فقال:

مرتين، ولا أراني إلا قد حضر اجلسي وإنك أول أهل بيتي لحاقاً بي ولعم السلف أنا لك)).

حدیث ۱۳۰: مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۶، ص ۳۸۱، ج ۷، ص ۳۲۶ و ۳۹۱، ج ۸، ص ۳۲۶؛ مسند احمد، ج ۴، ص ۶۶
ص ۳۵۳، ج ۲۳۳۹، تاریخ کبیر بخاری، ج ۱، ص ۲۳۲، ج ۲، ص ۲۸، ج ۳، ص ۵۵، ج ۴، ص ۶۶
ج ۵، ص ۳۸، آحاد ومثنائی، ج ۱۵، ص ۴۱۳، ج ۱۶، ص ۶۹۹، ج ۱۷، ص ۶۹۹، ج ۱۸، ص ۶۹۹، ج ۱۹، ص ۶۹۹، ج ۲۰، ص ۶۹۹
تاریخ بغداد، ج ۲، ص ۳۷۰، ج ۳، ص ۳۷۰، ج ۴، ص ۳۷۰، ج ۵، ص ۳۷۰، ج ۶، ص ۳۷۰، ج ۷، ص ۳۷۰، ج ۸، ص ۳۷۰، ج ۹، ص ۳۷۰، ج ۱۰، ص ۳۷۰

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بیٹی خوش آمدید اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بیٹھنا پھر ان سے راز کی بات کہی تو شہزادی زور زور سے رونے لگیں آنحضرت نے پھر کچھ آہستہ سے کہا تو آپ ہنسنے لگیں جب آنحضرت ﷺ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے شہزادی سے کہا کہ حضور ﷺ نے تو ہمارے درمیان سے راز کی باتوں کے لئے آپ کا انتخاب کیا اور آپ رونے لگیں؟ مجھے بتائیے کہ حضور نے آپ سے کیا فرمایا تو انھوں نے فرمایا: کہ میں ایسی نہیں ہوں کہ رسول اسلام ﷺ کے راز کو فاش کر دوں۔

عائشہ کہتی ہیں کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد میں نے فاطمہؓ کو ان کے باپ کا واسطہ دے کر دریافت کیا کہ حضور ﷺ نے آپ سے کیا راز فرمایا تھا تو شہزادی نے فرمایا: اس وقت میں بتا سکتی ہوں پہلی مرتبہ مجھے یہ راز بتایا کہ جبرئیل امین ہر سال ایک مرتبہ مجھے قرآن سنایا کرتے تھے مگر اس سال دو مرتبہ سنایا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میری وفات قریب ہے پس تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا یہ سنتے ہی میں رونے لگی۔ اور دوسری مرتبہ فرمایا: اے فاطمہؓ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اس امت کی عورتوں (یا عالمین کی عورتوں) کی سردار ہو یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

حدیث ۱۳۲: مسند طحاوی ص ۱۹۶، ج ۱۳۷، فضائل احمد: ص ۷۶۳، ج ۱۳۵، صحیح بخاری ج ۸، ص ۷۹ (کتاب الاستسقاء، باب ۳۳) ج ۱، صحیح مسلم ج ۴، ص ۱۹۰۳ (باب ۱۵)، ج ۲۴۵۰، آحاد وثنی: ج ۵، ص ۳۵۸، ج ۲۹۳۲، ص ۳۶۷، الذریۃ الطاہرۃ: ص ۱۴۲، ج ۱۷۹۔ مشکل الآثار: ج ۱، ص ۳۵، ج ۹۵-۹۶: معجم کبیر طبرانی: ج ۲۲، ص ۴۱۵، ج ۲۰۲، ص ۴۱۹، ج ۱۰۳۳، فضائل فاطمہ ابن شاپین: ج ۵۶، ص ۵۹، ج ۸: دلائل نبی: ج ۷، ص ۱۶۳ و ۱۶۷: املیۃ الاولیاء: ج ۲، ص ۳۹۔

تھا کہ مجھے جبرئیل امین ہر سال ایک مرتبہ قرآن سناتے تھے اور اس سال دو مرتبہ سنایا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میری موت قریب ہے اور اے بیٹی تم میرے ہلیکے میں سب سے پہلے مجھ سے ملنے والی ہو اور میں تمہارے لئے بہترین سلف ہوں اس لئے میں رونے لگی پھر آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اس امت کی عورتوں یا مومنین کی عورتوں کی سردار ہو یہ سنتے ہی میں ہنسنے لگی۔

حدیث: ۱۳۲ أخبرنا محمد بن معمر [البحرانی] قال: حدثنا أبو داؤد [الطحاوی] قال: حدثنا أبو عوانة، عن فراس، عن الشعبي، عن مسروق قال: أخبرني عائشة قالت: كنا عند رسول الله (ص) جميعاً ما نغادر من امرأة واحدة فجاءت فاطمة تمشي، ولا والله إن تخطى مشيتها [من] مشية رسول الله (ص) حتى انتهت إليه فقال: ((مرحاً بابنتي)). فاقعدها عن يمينه أو يساره، ثم سارها بشئ فبكت بكاءً شديداً، ثم سارها بشئ فضحكت، فلما قام رسول الله (ص) قلت لها:

خصك رسول الله (ص) من بيننا بالسرار وانت تبكين؟

أخبرني ما قال لك؟ قالت: ما كنت لأفشي على رسول الله (ص) سره، فلمّا توفى قلت لها: أسالك بالذي [لي] عليك من الحق ما الذي سارك به رسول الله (ص)؟ قالت: أما الآن فنعم، سارني أمّا مَرَّتَهُ الْأُولَى فقال: ((إن جبرئيل كان يعارضني بالقرآن في كلِّ عام مَرَّةً، وإنه عارضني به العام مَرَّتَيْنِ، ولا أرى الأجل إلا قد اقترب فاتقوا الله واصبري)). [فبكت] ثم قال: ((يا فاطمة أما ترصين أنك سبلة نساء هذه الأمة أو نساء العالمين)). فضحكت.

مسروق سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم سب (بیبیاں) رسول خدا ﷺ کی خدمت میں تھے کہ جناب فاطمہؓ تشریف لائیں خدا قسم ان کے چلنے کا انداز ہو بہو حضور ﷺ کے انداز جیسا تھا یہاں تک کہ آپ

بضعة الرسول ﷺ

حدیث: ۱۳۳۔ أخبرنا قتيبة بن سعيد قال: حدثنا الليث [بن سعد] عن [عبد الله بن عبيد الله] بن أبي مليكة، عن المسور بن مخرمة قال: سمعت رسول الله (ص) وهو على المنبر يقول: ((إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْأَذْنُونِي فِي أَنْ يَسْكَحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا آذَنَ لَمْ لَا آذَنَ، إِلَّا أَنْ يَرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يَطْلُقَ ابْنَتِي وَيَسْكَحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِينِي مَا رَأَيْهَا وَ يُوْذِنِي مَا آذَاهَا)).

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اسلام ﷺ کو منبر سے فرماتے ہوئے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: بنی ہشام بن مغیرہ مجھ سے یہ اجازت طلب کر رہے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علیؑ سے کر دیں میں ہرگز ہرگز اس کی اجازت نہیں دوں گا مگر یہ کہ علیؑ میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کریں فاطمہؑ میرے جسم کا جزو ہے جس نے فاطمہؑ کا سکون چھینا اس نے میرا سکون چھینا اور

حدیث: ۱۳۳۔ صحیح بخاری: ج ۷، ص ۴۷، (کتاب النکاح) باب ۱۰۹: صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۹۰۲، ج ۳۳۹: سنن ابی داؤد: ج ۲، ص ۲۲۶، ج ۲۰۷: سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۹۸، ج ۳۶۷: شرح الریة لغوی: ج ۱۳، ص ۱۵۹، ج ۳۹۵۸.

جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔ [۱]

حدیث: ۱۳۳ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا يحيى بن آدم قال: حدثنا بشر بن السري قال: حدثنا ليث بن سعد قال: سمعت ابن أبي مليكة يقول: سمعت المسور بن مخرمة يقول: سمعت رسول الله (ص) بمكة يخطف ثم قال: ((إن بني هشام استأذنوني في أن ينكحوا ابنتهم علياً وإني لا آذن، إلا أن يريد ابن أبي طالب أن يفارق ابنتي وأن ينكح ابنتهم)). ثم قال: ((إن فاطمة مضغة (أو: بضعة) مني يؤذي مني ما آذاها ويريني ما رابها، وما كان له أن يجمع بين بنت عدو الله وبين ابنة رسول الله (ص)).

مسور بن مخرمہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اسلام ﷺ کو مکہ میں خطبہ کے بعد یہ کہتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ مجھ سے اجازت چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی حضرت علیؑ سے کر دیں میں تو یہ اجازت دے ہی نہیں سکتا مگر یہ کہ علیؑ ان خود میری بیٹی کو چھوڑ کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں اور اس کے بعد فرمایا فاطمہؑ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس چیز سے فاطمہؑ کو اذیت ہو اس چیز سے مجھے اذیت ہوتی ہے اور علیؑ کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ اللہ کے دشمن کی بیٹی اور رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو ایک ساتھ رکھیں۔

ان تمام باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ متعدد حدیثوں میں جو حدیث قدر متیقن ہے وہ یہ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: ”فاطمہ [سلام اللہ علیہا] میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی، اور فاطمہ [سلام اللہ علیہا] کی ناراضگی خدا کی ناراضگی ہے“

حدیث: ۱۳۴ مسند احمد: ج ۳، ص ۲۳۰، ج ۱۸۹۲، فضائل احمد: ج ۵۶، ص ۷۵۶، ج ۱۳۲۸، صحیح مسلم: ج ۴، ص ۱۹۰۲، سنن ابی داؤد: ج ۲، ص ۲۲۵، ج ۲۰۷، سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۶۲۳، ج ۱۹۹۸، آحاد عثمانی: ج ۵، ص ۳۶۱، ج ۲۹۵۵، معجم کبیر طبرانی: ج ۲۲، ص ۴۰۴، ج ۳۵۷۱۔

[۱] بنی امیہ جن کے دلوں میں خاندانِ عصمت و طہارت کے بارے میں بغض و حسد بھرا ہوا تھا اور وہ لوگ آنحضرت ﷺ کی قطعی حدیث کہ جو فضیلت فاطمہؑ زہرا [سلام اللہ علیہا] اور علیؑ علیہ السلام کے ہاوتے میں تھی ”فاطمہ [سلام اللہ علیہا] میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا جس نے مجھے ناراض کیا اس نے خدا کو ناراض کیا“ سے انکار نہیں کر سکتے تھے۔

لہذا انھوں نے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؑ زہرا [سلام اللہ علیہا] پر ہونے والے دوسرے مظالم کو چھپانے کے لئے اس حدیث کو اس انداز سے ترتیب و جعل کیا کہ حضرت علیؑ علیہ السلام بنی ہشام کی بیٹی سے شادی کا ارادہ کر کے فاطمہ [سلام اللہ علیہا] کو اذیت دی (انہو ذی اللہ)۔

حدیث کے اس ٹکڑے کے جعلی ہونے کی بہت سے دلیلیں موجود ہیں

۱۔ مسور بن مخرمہ جو ان دونوں حدیثوں کا راوی ہے اس کی پیدائش آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد کی ہے لہذا جب یہ حدیث گڑھی گئی تو اس کی عمر یقیناً چھ یا ساتھ برس کی تھی جب کہ وہ خود اس حدیث کے سننے کے وقت اپنے کو بالغ بتا رہا ہے۔ (ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۱۳۷)

۲۔ فتح مکہ سے پہلے ابو جہل کی کوئی بیٹی مدینہ میں موجود نہ تھی۔

۳۔ مسور کو بنی امیہ خاص کر معاویہ سے دلی لگاؤ تھا جیسا کہ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ وہ معاویہ کا نام سنتے ہی اس پر درود بھیجتا تھا۔

۴۔ اگر یہ فرض محال شادی کی درخواست کا یہ حادثہ پیش بھی آیا ہو تو بھی شریعت میں حرام نہیں ہے چاہے کہ آنحضرتؐ غصہ ہو جائیں اور اس مباح کام کو برا اور حرام قرار دیں جب کہ آپؐ وہی الہی کے تابع ہیں۔ بالفرض اگر آپؐ کو یہ کام ناگوار بھی گزرا ہو پھر بھی آپؐ ﷺ کا غصہ میں آجانا اور لوگوں کے سامنے منبر پر جا کر اس طرح جہان کرنا آپؐ کی شان و منزلت نیز اخلاق کے منافی ہے لہذا اس طرح کی جعلی حدیثیں نہ صرف حضرت علیؑ علیہ السلام کے خلاف ہیں بلکہ پہلے مرحلہ میں خود آنحضرتؐ کے خلاف ہیں۔

۵۔ حدیث نمبر ۱۳۵ میں کوئی واقعہ ارادہ نکاح کا بیان نہیں کیا گیا ہے۔

۶۔ اس حدیث کے ساتھ حدیث نمبر ۸۰، ۹۰، ۹۷ کا مطالعہ کرنا چاہئے کیوں کہ اگر وہ حدیثیں صحیح ہیں تو یہ دونوں حدیثیں نمبر ۱۳۲، ۱۳۳ صحیح نہ ہوں گی۔

حدیث: ۱۳۵ الحارث بن مسکین قراءۃ علیہ و أنا سمع عن سفیان بن عیینة [عن عمرو [بن دينار] عن ابن أبي مليكة، عن المسور بن مخرمة: أن النبی (ص) قال: ((إن فاطمة مضغة مني، من أغضبها أغضبني)).

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: کہ بیشک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

حدیث: ۱۳۶ أخبرنا محمد بن خالد خلی قال: حدثنا بشر بن عیوب [عن أبي حمزة الحمصي] عن أبيه، عن الزهري قال: أخبرني علي بن حسين أن المسور بن مخرمة أخبره أن رسول الله (ص) قال: ((إن فاطمة مضغة مني)).

مسور بن مخرمہ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بیشک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔

حدیث: ۱۳۷ أخبرني عبيد الله بن سعد بن ابراهيم بن سعد قال: حدثني عتي [يعقوب] قال: حدثنا أبي، عن الوليد بن كثير، عن محمد بن عمرو بن حلحلة أنه حدثه: أن ابن شهاب [الزهري] حدثه: أن علي بن حسين حدثه: أن

حدیث ۱۳۵: صحیح بخاری: ج ۵، ص ۲۶ (باب مناقب قرابت رسول اللہ "ص" و منقبة فاطمہ "س") صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۹۰۳، ج ۲۳۳۹، سنن ابی داود: ج ۲، ص ۲۲۶، ج ۲۰۷۰، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۱۹۸، ج ۳۸۶۷، آحاد و مشائی: ج ۵، ص ۳۶۱، ج ۲۹۵۳، سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۹۷، ج ۸۳۷۱، معجم کبیر طبرانی: ج ۲۲، ص ۳۰۳، ج ۱۰۱۱-۱۰۱۲: فضائل فاطمہ ابن شاپین: ص ۷۲، ج ۲۲-۲۱

حدیث ۱۳۶: مستدرک احمد: ج ۳۱، ص ۲۲۷، ج ۱۸۹۱۱-۱۸۹۱۲: فضائل احمد: ج ۵۶، ص ۷۲۹، ج ۱۳۳۹، صحیح بخاری: ج ۵، ص ۲۸ (باب ذکر اصحاب النبی "ص")، صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۹۰۳، ج ۲۳۳۹، سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۶۳۳، ج ۱۹۹۹، معجم کبیر طبرانی: ج ۲۰، ص ۱۹، مستدرک شمسین: ج ۳، ص ۱۶۳، فضائل فاطمہ ابن شاپین: ج ۶، ص ۷۲، ج ۲۳: سنن کبریٰ بیہقی: ج ۷، ص ۳۰۸۔

المسور بن مخرمة قال: سمعت رسول الله (ص) يخطب على منبره هذا وأنا يومئذ محتلم فقال: ((إن فاطمة مضغة مني)).

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ جن دنوں میں بالغ ہو چکا تھا، میں نے رسول خدا ﷺ کو منبر پر خطبہ کے بعد یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔

حدیث ۱۳۷: صحیح الامام الرضا: ص ۳۵، ج ۲۲: معصف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۹۱، ج ۳۲۲۶، مستدرک احمد: ج ۳۱، ص ۲۲۸، ج ۸۹۱۳: فضائل احمد: ج ۵۶، ج ۱۳۲۷، ص ۷۵۷، ج ۱۳۳۰، ص ۸۵۷، ج ۱۳۳۳، صحیح بخاری: ج ۳، ص ۱۰۱، صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۹۰۳-۱۹۰۴، ج ۲۳۳۹، سنن ابی داود: ج ۲، ص ۲۲۷-۲۲۸، ج ۲۰۷۰-۲۰۷۱، آحاد و مشائی: ج ۵، ص ۳۶۲، ج ۲۹۵۶-۲۹۵۹، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۹۹، ج ۳۸۶۹، سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۹۷، ج ۸۳۷۲: مناقب کوئی: ج ۲، ص ۲۰۰، ج ۶۲۳، ص ۲۱۰، ج ۶۸۰، صحیح ابن حبان: ج ۵، ص ۳۰۸، ج ۶۹۵۸، مستدرک احمد: ج ۳، ص ۱۲، ج ۱۱۷۰، ابی صدوق: ج ۳۶، ج ۶۲۲: معانی الاخبار: ص ۷۰، ج ۳۰۳، بیون اخبار الرضا: ج ۲، ص ۳۶، ج ۱۷۶: مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۵۸-۱۵۹، ابی مقلید: ج ۲۵۹ (المجلس الحادی و الثانیون) ج ۲: ابی طوسی: ج ۳۴، ص ۹۵۳۔

علی علیہ السلام کے بیٹے، رسول خدا کے فرزند

حدیث: ۱۳۸ أخبرنا أحمد بن بكار السجواني قال: حدثنا محمد بن سلمة، عن [محمد] ابن اسحاق، عن يزيد بن عبد الله بن قسيط، عن محمد بن أسامة بن زيد، عن أبيه قال: قال رسول الله (ص) ((أما أنت يا علي فحنتي و أبو ولدي و أنت مني و أنا منك)).

اسامہ بن زید کا بیان ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا کہ اے علی علیہ السلام تم میرے داماد اور میرے دونوں بیٹوں کے باپ ہو، تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔
حدیث: ۱۳۹ أخبرني القاسم بن زكريا بن دينار قال: حدثنا خالد بن مخلد قال: حدثني موسى (وهو ابن يعقوب الزمعي) عن عبد الله بن أبي بكر بن زيد بن المهاجر قال: أخبرني مسلم بن أبي سهل النبال قال: أخبرني حسن بن أسامة بن زيد بن حارثة قال: أخبرني أسامة بن زيد قال: طرقت رسول الله (ص) ليلة لبعض الحاجة، فخرج وهو مشتمل على شيء لا أدري ما هو، فلما فرغت

حدیث ۱۳۸: مسند احمد: ج ۳۶، ص ۱۱۱، ج ۲۱۷۷۷: مسند ابو یعلیٰ: ج ۱، ص ۴۰۲، ج ۵۲۸: معجم کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۱۶۰: تاریخ بغداد: ج ۹، ص ۶۲ رقم ۴۶۳۵: مناقب ابن مغازی: ص ۲۲۳، ج ۲۶۹: مناقب خوارزمی: ص ۶۵، ج ۳۶.

اسامہ بن زید کا بیان ہے کہ میں ایک شب اپنی کسی ضرورت کی خاطر رسول
اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرت ﷺ کچھ لیٹے ہوئے نکلے مجھے
معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو عرض کی کہ حضور
یہ کیا ہے جسے آپ لیٹے ہوئے ہیں تو حضورؐ نے کپڑا ہٹا دیا میں نے دیکھا کہ امام
حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام آپ کی گود میں تشریف فرما ہیں اس کے بعد آنحضرت
نے فرمایا یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے فرزند ہیں خدایا تو جانتا ہے کہ میں ان
دونوں سے کیوں محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما آپؐ نے اس جملہ کو
بار بار فرمایا۔

جوانانِ جنت کے سردار

حدیث: ۱۴۰: أخبرنا عمرو بن منصور قال: حدثنا أبو نعيم قال: حدثنا يزيد بن مردائيه، عن عبد الرحمن بن أبي نعيم، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله (ص): ((الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة)).

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ جو انان جنت کے سردار ہیں۔

حديث: ١٢١ أخبرني محمد بن إسماعيل بن إبراهيم قال: حدثنا أبو نعيم، عن سفيان الثوري، عن يزيد بن أبي زياد، عن ابن أبي نعيم، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله (ص): ((الحسن والحسين سيّدَا شباب أهل الجنة)).

حدیث ۱۳۰: مسند احمد: ج ۷، ص ۳۱، ح ۱۰۹۹۹؛ فضائل احمد: ص ۷۷، ح ۱۳۸۳؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۳۸، ح ۲۶۱۱؛ تاریخ صیوان: ج ۲، ص ۳۲۱، ح ۱۸۳۷؛ تاریخ بغداد: ج ۱۱، ص ۹۰، رقم ۵۷۷۸.

حدیث ۱۳۱: مسند احمد: ج ۱۸، ص ۳۸، ح ۱۵۹۳؛ ص ۱۶۱، ح ۱۶۱۸؛ فضائل احمد: ص ۷۷، ح ۱۳۶۰؛ ص ۷۷، ح ۱۳۶۸؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۵۶، ح ۳۷۶۶؛ مناقب کوئی: ج ۲، ص ۲۳۵، ح ۱۸۴۷؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۳۹، ح ۲۵۱۲-۲۶۱۵؛ طلیح الاولیاء: ج ۵، ص ۷۱؛ تاریخ بغداد: ج ۱۱، ص ۳۳۱، رقم ۳۸۰۳.

حدیث ۱۳۹: ترجمہ الامام حسینؑ من طبقات ابن سعد: ص ۲۳، ج ۲۰۲، مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۲۶
 ۳۸۱، ج ۳۲۱۷ ص ۳۸۲، ج ۳۲۱۸۲ - ۳۲۱۸۳: مسند احمد: ج ۳۰، ص ۵۳۲، ج ۵۵۷۷
 فضائل احمد: ص ۴۸، ج ۳۵۳، ص ۷۸۱، ج ۳۸۸: صحیح بخاری مع فتح الباری: ج ۷، (تکبیر
 فضائل الصحابة) ص ۹۳، ج ۴۹، ص ۳۷۹: تاریخ کبیر بخاری: ج ۴، ص ۴۸۶، ج ۲۰۹۴: صحیح مسلم: ج ۱۳
 ص ۱۸۸۳، ج ۲۳۲۴: سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۵۶، ج ۶۹، ص ۳۷۶: سنن کبیری نسائی: ج ۵، ص ۵۰، ج
 ۸۱: صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۴۱۶ - ۴۱۷، ج ۶۹۲۲ - ۶۹۲۳، ص ۴۲۲، ج ۶۹۶۷: معجم کبیر
 طبرانی: ج ۳، ص ۳۱، ج ۳۵۸۲: کمال ابن عدی: ج ۴، ص ۷۸، ج ۷۱۷: حلیۃ الاولیاء: ج ۸، ص ۳۵
 مناقب ابن مغازی: ص ۳۷، ج ۴۲۱.

ابو نعیم نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا
حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام جو انان جنت کے سردار ہیں۔

حدیث: ۱۳۲ أخبرنا أحمد بن حنبل قال: حدثنا [محمد بن فضيل، عن
يزيد بن أبي زياد]، عن عبد الرحمن بن أبي نعيم، عن أبي سعيد الخدري، عن
النبي (ص) قال: ((إن حسنًا وحسينًا سيّدا شباب أهل الجنة))، مما استثنى من ذلك.
ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: بیشک حسن و
حسین جو انان جنت کے سردار ہیں، اور اس سے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا ہے (یہ اشارہ
اس لئے ہے کہ بعد کی حدیث میں جناب عیسیٰ اور جناب یحییٰ کو مستثنیٰ کیا گیا ہے)۔

پیغمبر اسلام ﷺ کے دو پھول

حدیث: ۱۳۳ أخبرنا محمد بن عبد الأعلى قال: حدثنا خالد بن
العاص قال: حدثنا أشعث [بن عبد الملك]، عن الحسن [البصري]، عن بعض
أصحاب رسول الله (ص) قال: يعني أنس بن مالك قال: دخلنا (وربما
قال: دخلت) على رسول الله (ص) والحسن والحسين ينقلبان على بطنه قال: و
يقول: ((ربحانتي من هذه لأمة)).

انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم رسول اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے اور آنحضرت
فرما رہے تھے یہ دونوں اس امت میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔

حدیث: ۱۳۵ أخبرني إبراهيم بن يعقوب قال: حدثنا وهب بن جرير [بن
حازم] أن أباه حدثه قال: سمعت محمد بن عبد الله بن أبي يعقوب، عن
[عبد الرحمن] ابن أبي نعيم قال:

حدیث: ۱۳۳ کتاب سلیم، ج ۹، صفحہ الامام الرضا: ص ۲۵، ج ۲۳، تفسیر فرات کوئی: ج ۲۹۸،
ج ۳۰۳، کشف الاستار: ج ۳، ص ۲۲۵، معجم الطبرانی: ج ۳، ص ۱۸۵، ج ۳۹۹، عیون اخبار الرضا:
ج ۲، ص ۲۴، امالی صدوق: ج ۵، ص ۵۵، کمال الزیارات: ج ۶، ص ۹۸، ج ۱۸۲،

حدیث: ۱۳۲ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۵۶، ج ۶۸، مناقب کوئی: ج ۴، ص ۲۳۸، ج ۵۰۳،
حدیث: ۱۳۳ المعرفۃ والتاریخ: ج ۲، ص ۶۳۳، سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۵۰، ج ۸۱۶۹، صحیح ابن حبان:
ج ۱۵، ص ۱۲، ج ۶۹۵۹، معجم کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۳۸، ج ۲۶۱۰، مشکلی الآثار: ج ۲، ص ۳۹۳، ج
۱۹۶، مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۶۶، حلیۃ الاولیاء: ج ۵، ص ۷۱، تاریخ بغداد: ج ۳، ص ۲۰۸، ج ۱۸۶،
[۱] علمائے حدیث کے نزدیک اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس لئے کہ اس سلسلہ کی بہت سی حواشی
حدیثیں موجود ہیں جن میں فقط "حسن و حسین علیہما السلام" جو انان جنت کے سردار ہیں، مگر
صرف یہی ایک حدیث ہے جس میں عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا کو ان سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

كنت عبد ابن عمر فأتاه رجل فساله عن دم البعوض يكون في ثوبه، أيسلني به؟ فقال ابن عمر:

ممن أنت؟ قال: من أهل العراق. قال: من يعذرني من هذا!!!!

يسألني عن دم البعوض!! وقد قتلوا ابن رسول الله (ص)؟

سمعت رسول الله (ص) يقول: ((هما ريحانتي من الدنيا)).

عبد الرحمن بن ابونعم سے روایت ہے کہ میں عبد اللہ ابن عمر کی خدمت میں تھا کہ اتنے میں ایک شخص نے آکر ان سے دریافت کیا کہ اگر کسی کے لباس پر پچھر کا خون ہو تو کیا وہ نماز پڑھ سکتا ہے؟

انھوں نے پوچھا کہ تو کہاں کا رہنے والا ہے اس نے کہا میں عراق کا رہنے والا ہوں انھوں نے فرمایا کون ہے جو اس شخص سے مجھے چھٹکارا دلاے؟ یہ مجھ سے پچھر کے خون کے بارے میں پوچھ رہا ہے جب کہ ان لوگوں نے رسول ﷺ کے بیٹے کو قتل کر ڈالا؟! میں نے خود رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دونوں یعنی حسن و حسین باغ دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔

سب سے زیادہ عزیز اور محبوب

حدیث: ۱۳۶۱ أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا [محمد بن يحيى] ابن أبي عمير قال: حدثنا سفيان [بن عيينة]، عن [عبد الله] ابن أبي نجيح، عن رجل قال: سمعت علياً على المنبر بالكوفة يقول: خطبت إلى رسول الله (ص) فاطمة ليزوجني، فقلت: يا رسول الله (ص) أنا أحب إليك أم هي؟ فقال: ((هي أحب إلي منك، وأنت أعز علي منها)).

عبد اللہ ابن ابونعیم نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے منبر کوفہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اسلام ﷺ سے جناب فاطمہ کے ساتھ اپنی شادی کی درخواست کی تو انھوں نے میری شادی فاطمہ سے کر دی پھر میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ کے نزدیک میں زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہ تو آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے نزدیک تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک فاطمہ سے زیادہ عزیز ہو۔

حدیث: ۱۳۶۱ أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا [محمد بن يحيى] ابن أبي عمير قال: حدثنا سفيان [بن عيينة]، عن [عبد الله] ابن أبي نجيح، عن رجل قال: سمعت علياً على المنبر بالكوفة يقول: خطبت إلى رسول الله (ص) فاطمة ليزوجني، فقلت: يا رسول الله (ص) أنا أحب إليك أم هي؟ فقال: ((هي أحب إلي منك، وأنت أعز علي منها)).

حدیث: ۱۳۵۵: دوسرے منابع میں: مسند طبرانی: ج ۲، ص ۳۶۰، ج ۱۲، ص ۱۹۲، مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۸۲، ج ۳، ص ۳۱۸، مسند احمد: ج ۹، ص ۳۰۲، ج ۵، ص ۵۹۶، فضائل احمد: ج ۸، ص ۷۸، ج ۱۳، ص ۱۳۹۰، مجمع البحار: ج ۵، ص ۳۳، ج ۳، ص ۵۳، ادب المفرد: ج ۳۸، باب ۳۵، ج ۸۵، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۵، ج ۳۷، مسند ابی یعلیٰ: ج ۱۰، ص ۱۰۶، ج ۵، ص ۳۹، مجمع ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۲۵، ج ۲۶، ص ۶۶، ابی صدوق: ج ۲۰، ص ۲۲۸، ابی حمزہ: ج ۱، ص ۸۶، ج ۱، ص ۸۶.

حضرت علیؑ کے لئے دعا

حدیث: ۱۴۷۷ احمرنا عبد الأعلیٰ بن واصل بن عبد الأعلیٰ قال: حدّثنا علی بن ثابت قال: حدّثنا منصور بن أبی الأسود، عن یزید بن أبی زیاد، عن سلیمان بن عبد الله بن الحارث بن نوفل، عن جده، عن علی قال: مرضت فعادني رسول الله (ص) فدخل عليّ وأنا مضطجع، فأتكأ إلى جنبي ثم سبحاني بثوبه، فلما راني قد هدئت قام إلى المسجد يصلي، فلما قضى صلاته جاء لرفع الثوب عني و قال: ((قم يا علي، فقد برئت)).

لفسنت كأنما لم أشتك شيئاً قبل ذالك فقال: ((ما سألت ربّي شيئاً في صلاحي إلا أعطاني، وما سألت لنفسي شيئاً إلا وقد سألت لك)).

جدہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: کہ میں ایک مرتبہ مریض ہوا رسول اکرمؐ میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں درد سے پریشان تھا وہ میرے پہلو سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے اور اپنا کپڑا مجھے اڑھا دیا پھر جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ مجھے کچھ آرام مل گیا ہے تو اٹھے اور نماز پڑھنے مسجد تشریف لے گئے جب نماز ادا کر چکے تو دوبارہ آئے اور آکر میرے اوپر سے کپڑا ہٹا دیا اور فرمایا: اے علیؑ اٹھو تم ایسے ہو گئے یہ سنتے ہی میں اس طرح کھڑا ہوا جیسے اس سے پہلے بیمار ہی نہ تھا اس کے

۱۰۔ ابو طالب کو کافر مانا خود آنحضرتؐ اور مسلمانوں کی توہین ہے کیوں کہ آنحضرتؐ کی پرورش آپؐ سے فرمائی ہے اور اگر بانی اسلام کا مرئی کافر و مشرک ہو تو کفار کو اسلام کے خلاف فوقیت حاصل ہے۔

حدیث ۱۴: مناقب خوارزمی ص ۱۳۲، ج ۱۶۳: ترجمہ: الامام علی بن تاریخ و مشق، ج ۲، ص ۲۷۷، ج ۸۷۷
حدیث ۱۳۸: کتاب السنہ ص ۵۸۲، ج ۱۳۱۳: بیتم اوسط طبرانی، ج ۸، ص ۳۵۵، ج ۹۱۳: مناقب کوئی
ج ۱، ص ۵۱۷، ج ۲۳۵: مناقب ابن مغازی، ج ۱۳۵، ج ۱۷۸: ترجمہ: الامام علی بن تاریخ و مشق
ص ۲۷۷، ج ۸۰۳-۸۰۶، ص ۲۷۸-۲۷۹، ج ۸۰۸-۸۱۰: کنز العمال، ج ۱۳، ص ۳۶۷، ج ۱۵۱

حدیث: ۱۵۰۔ أخبرنا محمد بن المثنی، عن أبي داود [الطرابلسي] قال: حدثنا شعبة قال: أخبرني فضيل [بن ميسرة] أبو معاذ، عن الشعبي، عن علي قال: لما رجعت إلى النبي (ص) قال لي كلمة ما أحب أن لي بها الدنيا.

ہو جائے گی۔ (نور کریں)

(۲)۔ خاندان رسالت، امیر المؤمنین علیؑ اور آنحضرتؐ کی تہذیب کے خلاف ہے کہ وہ اپنے پرہیزگار خاص کروہ چچا جس نے انھیں پالا، کفار سے بچایا غار میں اپنی اولاد کو آپؐ کی جگہ پر سلایا ہو، اس کے احسان کو فراموش کر کے اس کا عوض غلط انفلوں سے دیں اور وہ بھی مرنے کے بعد؟ جب کہ آنحضرتؐ کبھی کفار سے بھی اس طرح مخاطب نہ ہوئے۔

(۳)۔ جب جناب مومنی کی حفاظت کرنے والا مومن آل فرعون ہو سکتا ہے تو کیا فرعونی حضرت محمدؐ کی حفاظت و پرورش کرنے والا مومن قریش نہیں ہو سکتا؟

(۴)۔ جب کفر ایمان کا اس قدر خیال تھا تو آنحضرتؐ نے نکل ایمان، اہل ایمان کے ولی، جن کی محبت ایمان کی نشانی اور دشمنی نفاق کی علامت تھی یعنی (حضرت علیؑ) کو ان کے کفن و دفن کے لئے کیوں بھیجا؟

(۵)۔ مشرکین قریش کے بڑے بڑے لوگوں کا ابوطالب کے جنازہ کو دفن نہ کرنا جب کہ آپؐ قریش کے بزرگ تھے اور کفار اس طاقتور بھی تھے اور ہر مذہب و ملت میں اس کام (کفن و دفن) کو اہمیت دی جاتی ہے، اس بات کی روشن دلیل ہے کہ ان کے عقیدہ میں فرق تھا اور آپؐ کا عقیدہ مشرکین قریش کے خلاف تھا اور نہ وہ لوگ حضرت علیؑ کو منع کر کے خود ہی جناب ابوطالب کو دفن کرتے۔

ورایت کے اعتبار سے:

(۱)۔ یہ حدیث فقط تاجیہ بن کعب سے مروی ہے اور مسند احمد کے محقق نے اس کی سند کو تاجیہ بن کعب کے سبب ضعیف قرار دیا ہے۔ (خصائص نسائی، ص ۲۰۶)

(۲)۔ یہ حدیث دوسری ایسی متواتر حدیثوں کے خلاف ہے جو ابوطالب کے ایمان پر دلالت کرتی ہیں۔ (۳)۔ یہ قول (ابوطالب کا کافر ہونا) بنی مروان اور بنی عباس کے زمانہ میں عام ہوا ہے تاکہ علویوں کو

کمزور بنایا جاسکے حتیٰ یہ بات معاویہ کے زمانہ میں بھی نہیں تھی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ معاویہ ہر جہت سے امام علیؑ کی شخصیت مجروح کرتا تھا اور مجروح کرنے کی کوشش کرتا تھا مگر کبھی بھی حضرت علیؑ کے سلسلہ میں آپؑ کے پدھر بزرگوار (جناب ابوطالب) کی طرف کفر کی نسبت نہیں دی اگر یہ

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: جب میں (اپنے بابا کو دفن کر کے) واپس حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آنحضرت ﷺ نے مجھے ایسی بات بتائی جس کے مقابلہ میں پوری دنیا میرے لئے بیچ ہے۔

حدیث: ۱۵۱۔ أخبرنا محمد بن یحیی بن أيوب بن إبراهيم قال: حدثنا هشام بن مغلدہ [بن إبراهيم] قال: حدثنا عمي أيوب بن إبراهيم (قال محمد بن يحيى: وهو جدي) عن إبراهيم [بن ميمون] الصائغ، عن أبي اسحاق الهمداني، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى:

أن علياً خرج علينا في حر شديد و عليه ثياب الشتاء، و خرج علينا في الشتاء و عليه ثياب الصيف، ثم دعا بماء فشرب، ثم مسح العرق عن وجهه. فلما رجع إلى أبيه قال: يا أبا ر أريت ما صنع أمير المؤمنين؟ خرج إلينا في الشتاء و عليه ثياب الصيف، و خرج علينا في الصيف و عليه ثياب الشتاء! فقال: أبو ليلى: هل فطنت؟ و أخذ بيد ابنه عبد الرحمن فأتى علياً فقال له الذي صنع، فقال له علي

حدیث ثابت ہوتی تو معاویہ ضرور اس کا سہارا لیتا اور اس کے ذریعہ آپؑ کی شخصیت کو زیادہ سے زیادہ مجروح کرنے کی کوشش کرتا۔

(۲)۔ مسند بن زید نے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچ کر جناب ابوطالب کے انتقال کی خبر دی تو آنحضرتؐ نے فرمایا: جاؤ اور جا کر انھیں غسل و کفن دو اور جب تک میرے پاس نہ آ لینا کوئی اور کام انجام مت دینا (حضرت علیؑ) فرماتے ہیں: میں انھیں غسل و کفن دے کر حضورؐ کی خدمت میں پہنچا تو آپؐ نے فرمایا: جا کر غسل مس میت کرو۔ (سنن کبیری، ج ۱، ص ۳۰۵) اس حدیث میں لفظ "مشرک" "ذیأ" "خال" نہیں ہے یہ لفظ صرف تاجیہ بن کعب کی روایتوں میں ہے۔ (۵)۔ اگر یہ روایت صحیح بھی مان لی جائے تو جو قرآن کریم میں "و وجدک ضالاً فهدی" کے معنی ہیں وہی معنی یہاں پر ہوں گے اور اگر کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لئے حضورؐ کو گمراہ مان لے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا (نور فرمائیں)۔

حدیث: ۱۵۰۔ مسند طبری، ص ۱۹۸، ج ۱۲۱۔

إِنَّ النَّبِيَّ (ص) كَانَ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أُرْمَدُ شَدِيدَ الرَّمْدِ، فَنَزِقَ فِي عَمِي نَمَ قَالَ: ((افْتَحْ عَيْنَيْكَ))، فَفَتَحْتُهُمَا فَمَا اشْكَيْتُهُمَا حَتَّى السَّاعَةِ، وَدَعَانِي فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ))، فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا حَتَّى يَوْمِي هَذَا. عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ: حضرت علیؑ شدید گرمی میں سردی کا لباس پہن کر نکلے اور شدید سردی میں گرمی کا ہلکا لباس پہن کر ہمارے پاس آئے پھر پانی منگوا کر نوش فرمایا اور اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کیا یہ دیکھ کر عبد الرحمن حیرت میں پڑ گئے اور جب اپنے باپ کے پاس واپس گئے تو کہنا: اے بابا آپ نے امیر المؤمنینؑ کی حالت دیکھی؟ وہ سردی میں ہمارے پاس گرمی کے موسم کا لباس پہن کر آئے اور گرمی میں سردی کے موسم کا لباس پہن کر آئے ابولیٰ نے کہا: کیا تم اس کا راز سمجھ گئے؟ پھر وہ عبد الرحمن کا ہاتھ پکڑ کر امام علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو کچھ ہوا تھا بتایا، یہ سن کر امام علیؑ نے فرمایا: ”خیبر کے روز میں درویشم میں مبتلا تھا آنحضرتؐ نے مجھے بلا بھیجا اور میری آنکھ میں لعاب وہن لگایا اور فرمایا: اپنی آنکھیں کھولو! میں نے آنکھیں کھولیں تو گویا ایک گھڑی کے لئے بھی مجھے کوئی شکایت نہیں رہ گئی تھی۔ پھر حضور ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی کہ ”خداوند اس (علیؑ) سے سردی اور گرمی کو دور فرما“ اس دعا کے بعد سے آج تک نہ مجھے گرمی کا احساس ہوا اور نہ سردی کا احساس ہوا۔

رسولؐ سے نجوی

حدیث: ۱۵۲ أخبرنا محمد بن عبد الله بن عمار الموصلي قال: حدثنا قاسم [بن يزيد] الجرمي، عن سفيان [الثوري]، عن عثمان [وهو ابن المغيرة]، عن سالم [بن أبي الجعد]، عن علي بن علقمة، عن علي قال: لَمَّا أُنْزِلَتْ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَ جَيْمَ الرَّسُولِ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْهِ جُؤَاكِمَ صَدَقَةً﴾

قال رسول الله (ص) لعلي: ((مرهم أن يتصدقوا)). قال: بكم يا رسول الله (ص)؟ قال: ((بدينار)). قال: لا يطيقون. قال: ((ف نصف دينار)). قال: لا يطيقون. قال: ((ف بكم)). قال: بشعيرة. فقال له رسول الله (ص): ((إنك لزهيد)). فأنزل الله تعالى: ﴿أَشْفَقْتُمْ أَنْ تَقْدَمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ﴾: إلى آخر الآية، وكان علي يقول: بي خُفِّفَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

علی ابن علقمہ سے منقول ہے کہ امام علیؑ نے فرمایا: کہ جب آیہ نجوی ”اے ایمان والو! جب تم لوگ رسول اسلام ﷺ سے کوئی راز کی بات کرنا چاہو تو اس سے پہلے صدقہ دو“ (سورہ مجادلہ آیہ ۱۲) نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے امام علیؑ سے فرمایا: کہ لوگوں کو صدقہ کا حکم دو آپ نے دریافت کیا: اے رسول خدا ﷺ کتنا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ایک دینار، حضرت علیؑ نے عرض کی: ان میں اتنی طاقت نہیں ہے حضور ﷺ نے فرمایا آدھا دینار، آپؐ نے کہا: ان کے پاس اتنی بھی توانائی نہیں ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ تم ہی بتاؤ وہ کس قدر دے سکتے ہیں؟ حضرت علیؑ نے فرمایا: صرف ایک جو یہ سنتے ہی حضور ﷺ نے فرمایا کہ بیشک تم زائد اور دنیا سے بے رغبت ہو اس کے بعد آیت کا بقیہ حصہ نازل ہوا کہ (اگر تم سرکشی سے پہلے صدقہ دینے سے ڈرتے ہو) تا آخر آیت، حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے کہ اس امت سے یہ صدقہ میری وجہ سے معاف ہوا۔

شقی ترین انسان

حدیث: ۱۵۳ اخیر لسی محمد بن وہب بن عبد اللہ بن سماک بن ابی کریمہ الحارثی قال: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خُبَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ (ص) وَأَقَامَ بَهَا، رَأَيْتُ أَنَا سَامِنَ بَنِي مَدَلَجٍ يَعْمَلُونَ فِي عَيْنِ لِهِمْ أَوْ فِي نَخْلٍ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْبَقِظَانِ هَلْ لَكَ [فِي] أَنْ لَأَسِي هَؤُلَاءِ [الْقَوْمِ] فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِنْ شِئْتَ. فَجِئْتَاهُمْ فَنَظَرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً ثُمَّ غَشِينَا النَّوْمَ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ حَتَّى اضْطَجَعْنَا فِي ظِلِّ صُورٍ مِنَ النَّخْلِ وَفِي دَقْعَاءٍ مِنَ التَّرَابِ لَمَنَّا، فَوَاللَّهِ مَا أَنِهْنَا إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ (ص) يَحْرُكُنَا بِرَجْلِهِ وَقَدْ تَبَرَّعْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ الَّتِي نَمْنَا فِيهَا، فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) لِعَلِيٍّ: ((مَا لَكَ يَا أَبَا تَرَابٍ)) لَمَّا يَرَى مِمَّا عَلَيْهِ مِنَ التَّرَابِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أَحَدُكُمَا بِأَشَقَى النَّاسِ [رَجُلَيْنِ]؟))

قلنا بلسی یا رسول اللہ (ص)۔ قَالَ: ((أَحْمَرُ ثَمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ بِأَعْلَى عَلَى هَذِهِ)) وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى قُرْنِهِ ((حَتَّى يُبَلِّغَ مِنْهَا هَذِهِ)) وَأَخَذَ بِلَحْيَتِهِ. جناب عمار یا سر فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت علیؑ غزوہ عسیرہ میں ساتھ ساتھ تھے جب رسول اسلام ﷺ وہاں ٹھہرے اور قیام فرمایا تو ہم نے دیکھا کہ بنی مدلج کے کچھ

حدیث ۱۵۲: مسند ابن حمید: ص ۵۹، ج ۹، مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۶۷، ج ۳، ص ۱۱۶، ج ۱۳۲، ابن ترمذی: ج ۵، ص ۲۰۶، ج ۳۳۰، مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۳۲۲، ج ۳۰۰، مناقب کوئی: ج ۱، ص ۱۲۳، ج ۶۸، ضعفاء عقیلی: ج ۳، ص ۲۲۳، ج ۱۲۳۰، صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۹۰-۳۹۱، ج ۶۹۳۲-۶۹۶۱.

رسول اسلامؐ کے سب سے قریب

ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں بلاشبہ رسول خدا ﷺ نے وفات کے وقت سب سے آخر میں جس سے باتیں کیں وہ حضرت علی علیہ السلام تھے۔

لَمَّا كَانَ غَدَاةَ قَبْضِ رَسُولِ اللَّهِ (ص) فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ (ص)، وَكَانَ أَرَى فِي حَاجَةِ أَطْنَهَ بَعَثَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: ((جَاءَ عَلَيَّ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

قالت: فجاء قبل طلوع الشمس، فلما أن جاء عرفنا أن له إليه حاجة، فخرجنا من البيت، وكنا عند رسول الله (ص) يومئذ في بيت عائشة لكننت في آخر من خرج من البيت ثم جلست أدناهن من الباب فأكب عليه علي فكان آخر الناس به عهداً، جعل يسأره ويتاجيه.

پس خدا کی قسم آنحضرت ﷺ نے ہمیں اپنے پاؤں کی حرکت سے بیزار فرمایا۔ اس زمین پر سونے کے سبب ہم لوگ خاک آلود ہو گئے تھے یہی وہ دن تھا جب حضورؐ نے حضرت علیؓ کو اس حالت میں دیکھ کر فرمایا: اے ابو تراب تمہیں کیا ہوا پھر فرمایا: کیا تم دونوں چاہتے ہو کہ میں تمہیں دو شقی ترین (بد بخت ترین) افراد کے بارہ میں بتاؤں، ہم نے عرض کی ہاں اے اللہ کے رسولؐ فرمایا: ایک تو اجہر شمود (سرخ رنگ کا آدمی) ہے جس نے ناقہ صالح کو پئے کیا دوسرا وہ شخص ہے جو تمہارے اس جگہ (حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا) ضربت لگائے گا پھر آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کی ریش مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس ضربت کی وجہ سے تمہاری یہ داڑھی خون آلود ہو جائے گی۔

حدیث ۱۵۳: مصنف عبد الرزاق: ج ۲، ص ۱۵۴، طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۱۰۷، اوج ۳، ص ۲۵.
مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۳۳، ح ۴۰۸، مسند احمد: ج ۳۰، ص ۲۵۶، ح ۱۸۳۲۱، فضائل احمد:
ص ۲۱۷-۲۱۸، ح ۲۹۵-۲۹۶، ص ۳۱۰، تاریخ کبیر بخاری: ج ۱، ص ۱۷۰، ص ۸، ص ۳۴۰، آحاد و مشائی: ج ۱، ص ۱۳۶-۱۳۷، ص ۱۷۵-۱۷۶، مسند بزار: ج ۳، ص ۲۲۷، ح ۳۲۷، اوج ۳، ص ۲۵۳،
ح ۲۵۳، مسند ابو یعلیٰ: ج ۱، ص ۲۸۴، ح ۳۴۱، اوج ۳، ص ۵۵، ح ۶۷، تاریخ طبری: ج ۴،
ص ۳۰۸-۳۰۹، معالی الآثار طحاوی: ج ۱، ص ۳۵۱، شوالید انتریل: ج ۲، ص ۴۳۳، اسد الغابہ: ج ۳،
ص ۳۴۳، مناقب خفاری: ج ۱، ص ۸، ح ۵۰۵، ص ۲۰۵، ح ۲۴۱-۲۴۲، مناقب خواری: ج ۲، ص ۲۷.

<http://m.com/tanaajirabba>

ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ جس چیز کی میں قسم کھا سکتی ہوں وہ یہ کہ اگر دنیا میں رسول اسلام ﷺ سے عہد میں کوئی نزدیک تر ہے تو وہ حضرت علیؓ ہیں۔

اور فرماتی ہیں کہ جس کے دوسرے دن آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی اس روز آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلا بھیجا وہ کسی کام میں مصروف تھے اور میرے خیال سے خود حضورؐ نے ہی انھیں کام سے بھیجا تھا آپؐ نے تین مرتبہ دریافت کیا علیؓ آئے؟ حضرت علیؓ مطلق آفتاب سے پہلے پہلے آگئے جب حضرت علیؓ اشریف لائے تو ہم سمجھ گئے کہ حضور ﷺ کو ان سے کچھ ضروری کام ہے اس روز ہم مائیکہ کے گھر آنحضرت ﷺ کی عیادت کے لئے آئے تھے ہم سب گھر سے باہر نکل گئے۔ سب سے آخر میں میں باہر نکلی اور دروازہ سے بالکل قریب بیٹھ گئی (میں نے دیکھا) کہ امام علیؓ حضور ﷺ کے سینے سے لگ گئے اور یہی وہ آخری شخص تھے جن سے آنحضرتؐ نے راز کی باتیں بیان فرمائیں اور سرگوشیاں کیں۔

تأویل قرآن پر جنگ

حدیث: ۱۵۶: أخبرنا اسحاق بن إبراهيم [ابن راهويه] ومحمد بن قدامة واللفظ له، عن جرير [بن عبد الحميد] عن اعمش عن اسماعيل بن رجاء (بن ربيعة الزبيدي) عن ابيه، عن أبي سعيد الخدري قال: كنا جلوساً ننتظر رسول الله (ص) فخرج إلينا قد انقطع شمع نعله، فرمى بها إلى علي فقال:

((إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يقاتل على تأويل القرآن كما قتلت على تنزيله)).

فقال أبو بكر: أنا؟ قال: ((لا)).

قال: عمر: أنا؟

قال: ((لا، ولكن صاحب النعل)).

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول خدا ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضور ﷺ آ پہنچے اور آپؐ کی نعلین کے بند ٹوٹے ہوئے تھے آپؐ نے اسے حضرت علیؓ کی طرف بڑھا دیا اور ہم لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

تم لوگوں میں ایک شخص ایسا ہے جو تاویل قرآن پر اسی طرح جنگ کرے گا جس طرح میں نے نزول قرآن پر جنگ کی ہے۔

حدیث ۱۵۴ و ۱۵۵: طبقات ابن سعد: ج ۲ ص ۲۶۲-۲۶۳، مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶ ص ۳۶۸، ج ۳ ص ۳۲۰، مسند احمد: ج ۳ ص ۱۹۰، ج ۲ ص ۲۶۵، فضائل احمد: ج ۲ ص ۲۱۵، ج ۲ ص ۲۹۳، مسند ابی یعلیٰ: ج ۱۲ ص ۳۶۲، ج ۳ ص ۶۹۳، مناقب کوئی: ج ۱ ص ۳۵۶، ج ۳ ص ۳۵۸، ج ۲ ص ۸۵، ج ۵ ص ۵۴۳، مستدرک حاکم: ج ۳ ص ۱۳۸، اخبار اصحابان: ج ۱ ص ۲۵۰، مقتل الحسین خوارزمی: ج ۱ ص ۳۸، شرح نهج البلاغه ابن ابی الحدید: ج ۱ ص ۱۷۹.

حدیث غدير

سعید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے صحن مسجد میں خدا کی قسم دے کر فرمایا: بتاؤ تم میں سے کس نے رسول اسلام ﷺ کو غدرِ خم کے روز یہ فرماتے سنا ہے کہ ”میرا ولی خدا ہے اور میں مومنین کا ولی ہوں اور جس کا ولی و حاکم میں ہوں اس کے یہ (علی علیہ السلام) بھی ولی ہیں خداوند جو اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اس سے دشمنی کر اور جو اس کی نصرت کرے تو بھی اس کی نصرت فرما اور جو اسے ذلیل کرے تو بھی اسے ذلیل فرما۔

حدیث ۱۵۶: مسند احمد: ج ۱، ص ۳۶۰، ج ۱۱۲۵۸ و ص ۳۹۰، ج ۱۱۲۸۹ و ج ۱۸، ص ۲۹۶، ج ۳، ص ۱۱۷۷
فضائل احمد: ص ۱۳۰، ج ۱۹۳: مسند ابو یعلیٰ: ج ۲، ص ۳۳۱، ج ۱۰۸، ص ۱۰۸: صحیح ابن حبان: ج ۱۵،
ص ۳۸۵، ج ۶۹۳: کامل ابن عدی: ج ۳، ص ۳۲۷: مناقب کوثری: ج ۲، ص ۵۵۲-۵۵۳
ج ۱۰۶۳-۱۰۶۵: مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۲۲: حلیۃ الاولیاء: ج ۱، ص ۶۷: امالی طوسی: ص ۲۵۳
ج ۳۵۸: دلائل النبوة: بیہقی: ج ۶، ص ۳۳۵-۳۳۶: مناقب خوارزمی: ص ۲۶۰، ج ۲۳۳: ترجمہ
الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۳، ص ۱۶۳، ج ۱۱۷، ص ۱۱۸۰ و ص ۱۶۷-۱۶۹، ج ۱۱۸۲-۱۱۸۷ و ص
۱۷۰، ج ۱۱۸۹-۱۱۹۰: شرح السنۃ لغوی: ج ۱۰، ص ۲۳۳، ج ۲۵۵۷.

سعید کہتے ہیں کہ میرے پہلو سے چھ لوگ اٹھے حارثہ بن مضرب کا کہنا ہے کہ میرے پاس سے چھ لوگ کھڑے ہوئے اور زید بن شجاع نے کہا کہ میرے پاس سے بھی چھ افراد (اس گواہی کے لئے) کھڑے ہوئے۔

عمر و ذومر کہتا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے یہ بھی فرمایا: خداوند احواسے دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ۔

باغی و ستمگر گروہ

حدیث: ۱۵۸: أخبرنا عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن [الزهري] قال: حدثنا غندر [محمد بن جعفر] قال: حدثنا شعبة قال: سمعت خالد [الحذاء] يحدث عن سعيد بن أبي الحسن، عن أمه، عن أم سلمة: أن رسول الله (ص) قال لعقار: ((تقتلك الفئة الباغية)).

ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے جناب عمار سے فرمایا: تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث: ۱۵۹: أخبرني عمرو بن علي قال: حدثني أبو داود [الطبراني] قال: حدثنا شعبة قال: حدثنا أيوب [السختياني] و[الحذاء] عن الحسن، عن أمه، عن أم سلمة: أن رسول الله (ص) قال لعقار: ((تقتلك الفئة الباغية)).

ایک اور روایت کے مطابق ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا نے جناب عمار سے فرمایا کہ تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث: ۱۵۸: مسند احمد: ج ۳، ص ۲۵۵، ح ۲۶۶۵۰؛ صحیح مسلم: ج ۳، ص ۲۲۳۶، ح ۲۹۱۶؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۷، ص ۱۹۷؛ سنن کبریٰ بیہقی: ج ۸، ص ۱۸۹؛ مناقب خوارزمی: ص ۱۹۰-۱۹۱، ح ۲۲۸-۲۲۹۔ حدیث: ۱۵۹: طبقات ابن سعد: ج ۳، ص ۲۵۲؛ مسند احمد: ج ۳، ص ۱۸۹، ح ۲۶۶۵۳؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۷، ص ۱۹۷؛ تاریخ بغداد: ج ۱۱، ص ۲۸۹؛ ذوالکلیل النبوة بیہقی: ج ۳، ص ۵۳۹۔

آپ کے سینے کے بال گرد آلود ہو گئے تھے میں بھول نہیں سکتی کہ آپ فرما رہے تھے کہ خداوند! (نیکی تو آخرت کی ہی نیکی ہے پس تو ان انصار و مہاجرین کو بخش دے)۔
ام المؤمنین ام سلمہ مزید فرماتی ہیں کہ اتنے میں جناب عمار آ گئے آپ ﷺ نے عمار سے مخاطب ہو کر فرمایا:

”اے سمیہ کے فرزند تمہیں ایک باغی و شکر گروہ قتل کرے گا“۔

حدیث: ۱۶۲ أخبرنا أحمد بن عبد الله بن الحكم ومحمد بن الوليد قالاً: حدثنا محمد بن جعفر [غندر] قال: حدثنا شعبة، عن خالد [بن مهران الحذاء]، عن عكرمة، عن أبي سعيد الخدري: أن رسول الله (ص) قال لعنار: ((تقتلك الفئة الباغية)).

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ: رسول اسلام ﷺ نے جناب عمار سے فرمایا: ”اے سمیہ کے فرزند تمہیں باغیوں کا ایک گروہ قتل کرے گا“۔

حدیث: ۱۶۳ أخبرنا اسحاق بن إبراهيم [ابن راهوية] قال: حدثنا النضر بن شميل، عن شعبة، عن أبي مسلمة [سعيد بن يزيد]، عن أبي نضرة [العدي]، عن أبي سعيد الخدري قال: حدثني من هو خير مني أبو قتادة: أن رسول الله (ص) قال لعنار: ((بؤسألك يا ابن سمية)) (ومسح الغبار عن رأسه) (تقتلك الفئة الباغية)).

حدیث ۱۶۱: حدیث نمبر ۱۶۰ کے منابع

حدیث ۱۶۲: مسند طحاوی، ج ۲۲، ص ۱۵۹۸ و ۲۸۸، ج ۲۱۶۸ و ۲۹۳، ج ۲۴۰۲ و طبقات ابن سعد، ج ۲، ص ۲۵۲ و ج ۳، ص ۳۵۲؛ مسند احمد، ج ۱، ص ۲۵۷، ج ۱۱۶۶ و ج ۱۸، ص ۳۶۷، ج ۱۱۸۶؛ انساب الاشراف، ج ۱، ص ۱۶۸، ج ۳۹۸؛ مستدرک حاکم، ج ۲، ص ۱۳۹؛ حلیۃ الاولیاء، ج ۷، ص ۱۹۷۔

حدیث: ۱۶۰ أخبرنا حميد بن مسعدة، عن يزيد (وهو ابن زريع) قال: حدثنا [عبد الله] بن عون، عن الحسن، عن أمه، عن أم سلمة قالت: لما كان يوم الخندق وهو يعاطيهم اللبن وقد اغبر شعر صدره قالت: لعن الله ما نسيته وهو يقول: ((اللهم إنما الخير خیر الآخرة، فاغفر للانصار والمهاجرة)). قالت: وجاء عمار فقال: ((ابن سمية تقتلك الفئة الباغية)).

ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم خندق کا وہ دن کہ جب رسول اسلام ﷺ لوگوں کو کچی اینٹیں اٹھا اٹھا کر دے رہے تھے اور آپ کے سینے کے بال گرد آلود ہو گئے تھے میں بھول نہیں سکتی کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ خداوند! (نیکی تو آخرت کی ہی نیکی ہے پس تو ان انصار و مہاجرین کو بخش دے)۔

ام المؤمنین ام سلمہ مزید فرماتی ہیں کہ اتنے میں جناب عمار آ گئے آپ ﷺ نے عمار سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”اے سمیہ کے فرزند تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا“۔

حدیث: ۱۶۱ حدثنا محمد بن عبد الأعلى قال: حدثنا خالد [بن الحارث] قال: حدثنا [عبد الله] بن عون، عن الحسن [البصري] قال: قالت أم الحسن: قالت أم المؤمنين أم سلمة: ما نسيته يوم يعاطيهم اللبن وقد اغبر شعره وهو يقول: ((اللهم إن الخير خير الآخرة، فاغفر للانصار والمهاجرة)). وجاء عمار فقال: ((يا ابن سمية تقتلك الفئة الباغية)).

حسن البصری کی ماں، ام المؤمنین ام سلمہ سے نقل کرتی ہے کہ خدا کی قسم خندق کا وہ دن کہ جب رسول اسلام ﷺ لوگوں کو کچی اینٹیں اٹھا اٹھا کر دے رہے تھے اور

حدیث ۱۶۰: مسند ابن راهويه، ج ۳، ص ۱۱۱، ج ۸۷۷ و ۱۸۵، ج ۱۹۱۸؛ مصنف عبدالرزاق، ج ۱۱، ص ۲۲۹، ج ۲۰۳۶؛ طبقات ابن سعد، ج ۳، ص ۲۵۱-۲۵۲؛ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۵، ص ۵۳۸، ج ۳۷۸۳؛ مسند احمد، ج ۲۲، ص ۲۷۹، ج ۲۱۶۸ و ۲۸۳، ج ۲۶۸۲؛ مسند مسلم، ج ۳، ص ۲۲۳۶، ج ۲۹۱۶؛ مسند ابویعلیٰ، ج ۱۲، ص ۲۲۳، ج ۲۹۹۰ و ۳۵۵، ج ۲۵۷۔

حفظہ بن سوید قال: جیء برأس عمار فقال عبد الله بن عمرو: سمعت رسول الله (ص) يقول: ((تقتله الفتنه الباغية)).

حفظہ بن سوید کہتے ہیں جب جناب عمار کے سر کو لایا گیا تو عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے کہ ”عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا“۔

حدیث: ۱۶۶: أخبرنا محمد بن قدامة قال: حدثنا جرير بن عبد الحميد، عن الأعمش، عن عبد الرحمن بن زياد مولى بني هاشم، عن عبد الله بن عمرو قال: سمعت رسول الله (ص) يقول: ((تقتل عماراً الفتنه الباغية)).

عبد اللہ بن عمرو سے نقل ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا“۔

حدیث: ۱۶۷: أخبرنا عبد الله بن محمد بن يحيى الطرسوسي قال: حدثنا أبو معاوية [محمد بن خازم] قال: حدثنا الأعمش، عن عبد الرحمن بن زياد، عن عبد الله بن الحارث قال عبد الله بن عمرو ونحوه

عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرو نے بھی اس طرح فرمایا ہے۔

حدیث: ۱۶۸: أخبرنا عمرو بن منصور قال: حدثنا أبو نعيم، عن سفیان [الثوري] عن الأعمش، عن عبد الرحمن بن أبي زياد، عن عبد الله بن الحارث قال: إني لأسأير عبد الله بن عمرو وعمرو بن العاص ومعاوية فقال

حدیث: ۱۶۵: تاريخ كير طبري: ج ۳ ص ۳۹، ج ۱۵: مناقب كوفي: ج ۲ ص ۳۵۴، ج ۸۳: حلیہ الاولیاء: ج ۷ ص ۱۹۸.

حدیث: ۱۶۶: یہ حدیث اس سند سے کسی اور منابع میں نہیں ملی۔

حدیث: ۱۶۷: طبقات ابن سعد: ج ۳ ص ۲۵۳؛ مسند احمد: ج ۱۱ ص ۴۳، ج ۶۳۹۹؛ انساب الاشراف: ج ۲ ص ۲۲۵، ج ۳۹۵.

ابوقادہ سے روایت ہے کہ رسول اسلام جناب عمار کے سر سے غبار ہٹا رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”اے سمیہ کے فرزند کس قدر زحمت میں پڑ گئے تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا“۔

حدیث: ۱۶۳: أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا يزيد بن هارون قال: أخبرنا العوام [بن حوشب]، عن الأسود بن مسعود، عن حفظه بن خويلد قال: كنت عند معاوية فأتاه رجلان يختصمان في رأس عمار يقول كل واحد منهما أنا قتله، فقال عبد الله بن عمرو: ليطب به أحدكما نفساً لصاحبه فإني سمعت رسول الله (ص) يقول: ((تقتله الفتنه الباغية)).

حفظہ بن خویلد ناقل ہیں کہ میں معاویہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں دو آدمی عمار یا سر کے سر کے بارے میں لڑتے ہوئے معاویہ کے پاس آئے ان میں سے ہر ایک کہہ رہا تھا کہ میں نے انھیں قتل کیا ہے یہ سن کر عبد اللہ بن عمرو نے کہا تم میں سے جو چاہے دوسرے کے مقابلے میں اس قتل سے خوش ہو میں نے تو رسول اسلام ﷺ سے یہ سنا ہے اے سمیہ کے فرزند تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث: ۱۶۵: أخبرنا محمد بن المشني قال: حدثنا محمد بن جعفر غندر قال: حدثنا شعبة، عن العوام بن حوشب، عن رجل من بني شيان، عن

حدیث: ۱۶۳: طبقات ابن سعد: ج ۲ ص ۲۵۲؛ مسند احمد: ج ۳ ص ۳۷، ج ۲۹۷، ج ۲۲۶۰۹؛ صحیح مسلم: ج ۴ ص ۲۲۳۵؛ حلیہ الاولیاء: ج ۷ ص ۱۹۸؛ تاریخ بغداد: ج ۲ ص ۲۸۲؛ ج ۷ ص ۳۳۳؛ سنن کبیری: ج ۸ ص ۱۸۹؛ دلائل النبوة: ج ۲ ص ۵۳۸-۵۳۹.

حدیث: ۱۶۴: طبقات ابن سعد: ج ۳ ص ۲۵۳؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷ ص ۵۴۷، ج ۸۳۳؛ مسند احمد: ج ۱۱ ص ۹۶، ج ۶۵۳۸؛ ج ۲ ص ۲۵۳؛ تاریخ کبیر بخاری: ج ۳ ص ۳۹، ج ۱۵۵؛ انساب الاشراف: ج ۲ ص ۲۲۰، ج ۳۹۳؛ تہذیب الکمال: ج ۷ ص ۳۳۷، ج ۱۵۵۹.

عبداللہ بن عمرو: سمعت رسول اللہ (ص) يقول: ((تقتل الفئة الباغية عقاراً)). فقال عمرو لمعاوية: أسمع ما يقول هذا؟ فحذفه، قال: نحن قتلناه؟ إنما قتلناه من جاء به، لا تزال داحضاً في بولك.

عبداللہ بن حارث سے نقل ہے کہ میں عبداللہ بن عمرو، عمرو بن عاص اور معاویہ کے ہمراہ راہ طے کر رہا تھا اتنے میں عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”عمار کو ایک باغی و متمکر گروہ قتل کرے گا“۔ یہ سن کر عمرو عاص نے معاویہ سے کہا سن رہے ہو یہ شخص کیا کہہ رہا ہے؟ تو معاویہ نے عمرو عاص کو جھڑک کر کہا کیا ہم نے عمار کو قتل کیا ہے؟ عمار کو تو اس نے قتل کیا ہے جو انہیں (جنگ صفین میں) لے کر آیا ہے تم اپنی گندی عادت سے باز نہیں آؤ گے۔

حق والا گروہ

حدیث: ۱۶۹ أخبرنا محمد بن المثنى قال: حدثنا عبد الأعلى [بن عبد الأعلى] قال: حدثنا داود [بن أبي هند]، عن أبي نضرة [العبدی]، عن أبي سعيد الخدري: أن رسول الله (ص) قال: ((تمرق مارقة من الناس سيلي قتلهم أولى الطائفتين بالحق)).

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ایک ایسا گمراہ اور دین سے خارج گروہ پیدا ہوگا جسے وہ شخص قتل کرے گا جو دو گروہوں میں حق پر ہے (واضح رہے کہ یہ لوگ خوارج ہیں جو مارقین کے نام سے پہچانے جاتے ہیں اور انہیں حضرت علیؑ نے قتل کیا ہے کہ جو حق پر تھے)۔

حدیث: ۱۷۰ أخبرنا قتيبة بن سعيد قال: حدثنا أبو عوانة [الوضاح بن عبد الله] عن قسادة [بن دعامة]، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله (ص): ((ستكون أمتي فرقتين فتخرج من بينهما مارقة يلي قتلها أولاهما بالحق)).

حدیث: ۱۶۹ صحیح مسلم: ج ۲، ص ۴۶۶، ح ۱۵۲، باب ۴: تذكرة الحفاظ: ج ۲، ص ۱۴۷، رقم ۱۳۰۔ حدیث: ۱۷۰ مستدرک: ج ۱، ص ۱۸۸، ح ۱۳۶، ص ۱۵۵، ح ۱۱۶۱۲، مستدرک ابویعلیٰ: ج ۲، ص ۱۰۳، ح ۱۰۳۶۔

حدیث: ۱۶۸ مصنف عبد الرزاق: ج ۱۱، ص ۲۴۰، ح ۲۰۳۲۷؛ طبقات ابن سعد: ج ۱، ص ۱۳۸، ۱۳۹؛ ۲۵۱ و ۲۵۳ و ج ۳ ص ۴۹۵؛ مصنف ابن أبي شيبة: ج ۷، ص ۵۵۱، ح ۳۷۸۶۳-۳۷۸۶۵؛ مستدرک: ج ۱۱، ص ۴۵، ح ۶۵۰۰ و ۵۲۲، ح ۶۹۲۶؛ تاريخ كبير بخاري: ج ۵، ص ۲۸۳؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۶۹، ح ۳۸۰۰؛ انساب الاشراف: ج ۲، ص ۲۲۲، ح ۳۹۵؛ مستدرک ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۴۰۳، ح ۶۵۲۳ و ج ۱۳، ص ۴۴۳، ح ۳۵۱ و ۳۵۲، ح ۳۶۳، ح ۳۶۴؛ معجم شيوخ ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۱۸۱ و ۳۱۱، ح ۲۸۳؛ معجم كبير طبرانی: ج ۱، ص ۳۲۰، ح ۹۵۳ و ج ۳، ص ۱۶۸، ح ۴۰۳۰؛ کافي لمن عدى: ج ۷، ص ۱۹۷، رقم ۱۹۷۹؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۱۵، ح ۳۵۵ و ج ۲، ص ۳۵۱-۳۵۲، ح ۸۲۸-۸۳۰ و ۳۶۲، ح ۸۳۰؛ مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۲۸ و ۱۵۵ و ج ۳، ص ۳۸۶-۳۸۵؛ ۳۹۱؛ تاريخ بغداد: ج ۵، ص ۳۱۵، ح ۷، ص ۴۷، ح ۸، ص ۲۷۵؛ دلائل النبوة: ج ۱، ص ۵۵۰-۵۵۲؛ استیعاب: ج ۲، ص ۴۸۱؛ كشف الاستار: ج ۳، ص ۲۵۳، ح ۲۶۸۹۔

ابوسعید خدری سے ایک اور روایت میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: عتق ریب ہماری امت میں دو گروہ وجود میں آئیں گے ان دونوں میں سے ایک (خوارج) مارقین کا گروہ ہوگا، جو شخص انھیں قتل کرے گا وہی حق پر ہوگا۔

حدیث: ۱۷۱ أخبرنا عمرو بن علي قال: حدثنا يحيى [بن سعيد القطان] قال: حدثنا عوف [الأعرابي] قال: حدثنا أبو نضرة، عن أبي سعيد قال: قال رسول الله (ص): ((تفرق أمتي فرقتين يمرق بينهما مارقة تقتلهم أولى الطائفتين بالحق)).

ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کہ میری امت دو گروہوں میں بٹ جائے گی جن میں سے ایک مارقین (خوارج) کا ہوگا اور ان کو وہی قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں سے حق پر ہوگا۔

حدیث: ۱۷۲ أخبرنا سليمان بن عبيد الله بن عمرو الغيلاني قال: حدثنا بهز [بن أسد العمي]، عن القاسم (وهو ابن الفضل) قال: حدثنا أبو نضرة، عن أبي سعيد: أن رسول الله (ص) قال: ((تمرق مارقة عند فرقة من الناس تقتلها أولى الطائفتين بالحق)).

ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کہ جب لوگوں میں اختلاف بڑھ جائے گا تو مارقین (خوارج) نام کا ایک گروہ وجود میں آئے گا جسے وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں سے حق پر ہوگا۔

حدیث: ۱۷۱: مستدرک: ج ۱، ص ۲۹۰، ج ۱۱۹۶، ج ۱۸، ص ۲۷۳، ج ۱۱۷۵۰: صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۱۲۹، ج ۶۷۳۵: حلیہ الاولیاء: ج ۳، ص ۹۹، سنن بیہقی: ج ۸، ص ۱۸۷۔
حدیث: ۱۷۲: مستدرک: ج ۱، ص ۲۸۷، ج ۲۱۶۷: مستدرک: ج ۱، ص ۳۷۵، ج ۱۱۲۷: صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۱۲۹، ج ۱۱۹۶: صحیح مسلم: ج ۲، ص ۷۳۵، ج ۱۵۰: سنن ابی داود: ج ۳، ص ۲۱۷، ج ۳۲۶: کتاب الزیادۃ: ج ۱، ص ۵۸۵، ج ۱۳۲۸: مناقب خواری: ج ۱، ص ۲۵۸، ج ۲۳۱۔

حدیث: ۱۷۳ أخبرنا محمد بن عبد الأعلى قال: حدثنا المعتمر [بن سليمان] قال: سمعت أبي قال: حدثنا أبو نضرة، عن أبي سعيد: عن نبي الله (ص) أنه ذكر ناساً في أمته يخرجون في فرقة من الناس، سيماهم التحليق، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية، هم من شرار الخلق (أو هم شر الخلق) تقتلهم أدنى الطائفتين إلى الحق. قال: وقال كلمة أخرى قلت [لرجل] يعني وبينه ما هي؟ قال: أنتم تقتلهم يا أهل العراق.

ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے امت میں کچھ ایسے لوگوں کا ذکر کیا کہ جو (اختلاف کے وقت) دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان کے سر منڈے ہوں گے وہ بدترین مخلوق ہوں گے ان کو وہی گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں حق سے زیادہ قریب ہوگا۔ راوی کہتا ہے کہ ابوسعید نے ایک اور بات بھی کہی تھی میں نے کہا وہ کیا بات تھی؟ تو کہا اے عراق والو اتم ہی ان کو قتل کرو گے۔

حدیث: ۱۷۴ أخبرنا عبد الأعلى بن واصل بن عبد الأعلى قال: حدثنا محاضر بن المورع قال: حدثنا الأجلح، عن حبيب [بن أبي ثابت] أنه سمع الضحاك [بن شراحيل] المشرقي يحدثهم ومعهم سعيد بن جبير وميمون بن أبي شبيب وأبو البخترى [سعيد بن فيروز] وأبو صالح [ذكوان] وذو [بن عبد الله] الهمداني والحسن [بن عبد الله] العلوي:

حدیث: ۱۷۵: معصف عبد الرزاق: ج ۱، ص ۱۵۱، ج ۱۸۶۵۸: مستدرک: ج ۲، ص ۳۳۰، ج ۷۳۹: مستدرک: ج ۱، ص ۶۲، ج ۱۱۰۱۸: ج ۱۸، ص ۳۰۱، ج ۱۱۹۰۳: صحیح مسلم: ج ۲، ص ۳۷۵، ج ۱۱۲۹: مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۲۹، ج ۸۰۱: مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۵۴: شرح الزیادۃ: ج ۱، ص ۲۲۹، ج ۳۵۵۵۔

أنه سمع أبا سعيد الخدري يروي عن رسول الله (ص) في قوم يخرجون من هذه الأمة، فذكر من صلاتهم وذكواتهم وصورهم، يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية، لا يجاوز القرآن تراقيهم، يخرجون في فرقة من الناس، يقاتلهم أقرب الناس إلى الحق

حسن بن عبد اللہ عری نقل ہیں کہ انھوں نے ابو سعید خدری کو رسول اسلام ﷺ کی ایک روایت نقل کرتے ہوئے سنا کہ آنحضرت ایک قوم کا ذکر کر رہے تھے جو اس امت سے خارج ہو جائے گی اور ان کی نماز، زکات و روزہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ وہ لوگ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے وہ قرآن سے منحرف ہوں گے اور قرآن ان کے گلے کے نیچے نہ اترے گا (ہر چند قرآن ان کی زبانوں پر ہوگا) یہ لوگ اختلاف مسلمین کے وقت خروج کریں گے ان کو وہی نکل کرے گا جو لوگوں میں حق سے سب سے زیادہ نزدیک ہوگا۔

خوارج سے حضرت علی علیہ السلام کی جنگ

حدیث: ۱۷۵ أخبرنا يونس بن عبد الأعلى، والحارث بن مسكين قراءة عليه وأنا أسمع (و اللفظ له) عن [عبد الله] بن وهب [بن مسلم] قال: أخبرني يونس [بن يزيد] عن [محمد بن مسلم] [بن شهاب] قال: أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي سعيد الخدري قال:

بينما نحن عند رسول الله (ص) وهو يقسم قسماً، أتاه ذو الخويصرة (وهو رجل من بني تميم) فقال: يا رسول الله (ص) اعدل اعدل (ص): ((ومن بعدل إذا لم يعدل؟))

قد خيئت وخسرت إن لم أعدل)). فقال عمر: ائذن لي فيه أضرب عنقه. قال: ((دعه فإن له أصحاباً يحقر أحدكم صلاته مع صلاتهم، وصيامه مع صيامهم، يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الإسلام مروق السهم من الرمية، ينظر إلى نصله فلا يوجد فيه شيء، ثم ينظر إلى رصافه فلا يوجد فيه شيء، ثم ينظر إلى نضيه فلا يوجد فيه شيء (وهو القدرح) ثم ينظر إلى قذذه فلا يوجد فيه شيء سبق الفرت والدم، آيتهم رجل أسود إحدى عضديه مثل ثدي المرأة أو مثل البضعة تدرر يخرجون على خير فرقة من الناس)).

قال أبو سعيد: فأشهد أني سمعت هذا من رسول الله (ص)، وأشهد أن

حدیث ۱۷۳: صحیح مسلم: ج ۲، ص ۴۶، ۴۷، ج ۱۵۳: سنن کبریٰ بیہقی: ج ۸، ص ۱۷۰؛ دلائل نبویہ بیہقی: ج ۱، ص ۳۳۳

علی بن ابی طالب قاتلہم و أنا معہ فأمر بذلک الرجل فالتمس، فوجد فأتی به حتی نظرت إلیہ علی نعت رسول اللہ (ص) الذی نعت.

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے وہ کچھ تقسیم کر رہے تھے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص جس کا نام ذوالخویصرہ تھا آیا اور کہنے لگا: اے رسول خدا تقسیم کرنے میں عدل و انصاف سے کام لیجئے! آنحضرت نے فرمایا: اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون انصاف کرے گا اگر میں انصاف نہ کروں گا تو بہت بڑے نقصان میں رہوں گا۔ عمر نے کہا: مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔

حضرت ﷺ نے فرمایا: نہیں اسے چھوڑ دو اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے جن کی نماز اور روزوں کے مقابلہ میں تم میں سے ہر ایک اپنی نماز اور روزے کو اختیار سمجھے گا۔

یہ قرآن کی تلاوت تو کر رہے ہوں گے مگر قرآن کی باتیں ان کے گلے کے نیچے نہ اتریں گی یہ لوگ اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے اگر (تم میں سے) کوئی ان کے تیر کی نوک پر خون کا نشان ڈھونڈھے گا تو اس پر کچھ نہ ملے گا پھر اس کے پر کو دیکھے گا تو اس پر بھی کچھ نہ ملے گا پھر اگر تیر پر نظر دوڑائے گا تو اس پر بھی کچھ نہ ملے گا (یعنی وہ لوگ اپنی کوشش میں ناکام رہیں گے) ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جو سیاہ رنگ ہوگا اور جس کا ایک بازو عورت کے پستان یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہلتا ہوگا۔

یہ لوگ بہترین گروہ کے خلاف خروج کریں گے ابوسعید کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات رسول اسلام ﷺ کی زبانی سنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

اس گروہ کو قتل کیا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سیاہ رو شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا وہ تلاش کر کے لایا گیا تو میں نے اس میں وہ تمام نشانیاں پائیں جو حضور ﷺ نے ذکر فرمائی تھیں۔

حدیث: ۱۷۶: أخبرنا محمد بن المصنفی بن بھلول قال: حدثنا الولید بن مسلم قال: [ابن المصنفی]: وحدثنا بقیة بن الولید و ذکر آخر قالوا: حدثنا [عبدالرحمن بن عمرو] الأوزعی، عن الزهري، عن أبي سلمة [بن عبدالرحمن] والضحاك [المشرقی]، عن أبي سعيد الخدري قال: بينما رسول الله (ص) يقسم ذات يوم قسماً فقال ذو الخويصرة التميمي: يا رسول الله (ص) اعدل، قال: ((ويحك ومن يعادل إذا لم اعدل))؟ فقام عمرو قال: يا رسول الله (ص) ائذن لي حتى أضرب عنقه.

فقال له رسول الله (ص): ((لا إن له أصحاباً يحتقر أحدكم صلاحه مع صلاحهم، وصيامه مع صيامهم، يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية، حتى أن أحدهم لينظر إلى نصله فلا يجد شيئاً، ثم ينظر إلى رصافة فلا يجد فيه شيئاً، ثم ينظر إلى نصيه فلا يجد فيه شيئاً، ثم ينظر إلى قدذه فلا يجد فيه شيئاً، سبق الفرت والدم، يخرجون على خير فرقة من الناس، آيتهم رجل ادعج، إحدى يديه مثل ثدي المرأة أو كالبعضة تدرر)).

قال أبو سعيد: أشهد لسمعت هذا من رسول الله (ص)، وأشهد أنني كنت مع علي بن أبي طالب حين قاتلهم فارس إلى القتيلى فأتى به على النعت الذي نعت رسول الله (ص).

حدیث: ۱۷۵: مصنف عبدالرزاق: ج ۱۰، ص ۱۳۶، ج ۱۸۶، ص ۱۱۵: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۵۵۶، ج ۳۷۸، ص ۹۹: مسند احمد: ج ۱۸، ص ۹۵، ج ۱۱۵۳، ص ۱۲۵، ج ۱۱۵۷، ص ۱۱۵: مسند مسلم: ج ۲، ص ۷۳: ج ۸۷، ص ۱۳۸: سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۶۰، ج ۱۶۹، ص ۱۳۷: کتاب السنن: ج ۳، ص ۹۲۵، ج ۳۳۲، ص ۹۳۵: مسند ابن حبان: ج ۱۵، ص ۱۳۲، ج ۶۷۳، ص ۵۳: مناقب ابن مغازی: ج ۷، ص ۷۷: مناقب خوارزمی: ج ۲، ص ۲۳۲.

نشانیاں پائیں جو حضور ﷺ نے ذکر فرمائی تھیں۔

حدیث: ۱۷۷۰ قال الحارث بن مسكين قراءة عليه وأنا أسمع عن عبد الله بن وهب بن مسلم قال: أخبرني عمرو بن الحارث، عن بكير بن الأشج، عن بسر بن سعيد، عن عبيد الله بن أبي رافع:

أن الحرورية لما خرجت مع علي بن أبي طالب فقالوا: لا حكم إلا لله، قال علي: كلمة حق أريد بها باطل، إن رسول الله (ص) وصف لي ناساً، ابني لأعرف صفتهم في هؤلاء الذين يقولون الحق بالسنتهم لا يجوز هذا منهم (و أشار إلى حلقه) من أبغض خلق الله إليه، منهم أسود إحدى يديه طئي شاة أو حلقة تدي. فلما قاتلهم علي قال: انظروا، فنظروا فلم يجدوا شيئاً فقال: ارجعوا والله ما كذبت ولا كذبت (مرتين أو ثلاثاً) ثم وجدوه في خربة فأتوا به حتى وضعوه بين يديه. قال عبيد الله: أنا حاضر ذالك من أمرهم وقول علي فيهم.

عبيد اللہ بن ابورافع کہتے ہیں کہ جب فرقہ خوارج نے حضرت علیؓ کے خلاف خروج کیا تو وہ لوگ کہنے لگے حکومت صرف خدا کے لئے ہے یہ سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا: یہ ایک کلمہ حق ہے لیکن اس سے باطل کا ارادہ کیا جا رہا ہے حضورؐ

حدیث: ۱۷۷۰: مصنف عبد الرزاق ج ۱۰ ص ۱۵۶، ح ۱۸۶۷: مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷، ص ۹۵۹، ج ۳ ص ۹۰، ح ۵۶۱، ج ۳ ص ۹۱: مسند احمد ج ۷، ص ۱۸۷، ح ۱۱۱۱۸ ص ۳۸۶، ح ۱۱۲۸۵، ج ۱ ص ۱۵۸، ح ۱۱۶۱۳ ص ۱۶۳، ح ۱۱۶۲۱ ص ۱۹۱، ح ۱۱۶۲۸: تاریخ کبیر بخاری ج ۸، ص ۳۲۲، رقم ۳۲۵۱: صحیح بخاری ج ۸، ص ۳۷، ح ۸۵۶۱: صحیح مسلم ج ۲، ص ۷۳، ح ۱۰۶۳: سنن سعید بن منصور ج ۲، ص ۳۲۲، ح ۲۹۰۳ و ۳۲۳، ح ۲۹۰۳: کتاب السنن ج ۳، ص ۳۳۶، ح ۹۲۳-۹۲۳، ح ۹۳۳، ح ۹۳۵ و ۹۳۳، ح ۹۳۹: سنن ابی داؤد ج ۳، ص ۲۲۵، ح ۳۲۶۳، ج ۲، ص ۲۳۳، ح ۳۶۳-۳۶۵: مسند ابویعلی ج ۲، ص ۴۰۹، ح ۱۱۹۳: مستدرک حاکم ج ۲، ص ۱۳۸: سنن بیہقی ج ۸، ص ۱۷۱، بشرح الزیلعی ج ۱۰، ص ۲۲۶، ح ۲۵۵۳.

ابوسعید خدری سے ایک اور روایت نقل ہے کہ ایک روز رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ اتنے میں ذوالنورین صبرہ تمہی آکر کہنے لگا اے رسول خدا ﷺ انصاف سے کام لیجئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا: تیرا برا ہوا اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون انصاف کرے گا پس عمر نے کہا یا رسول اللہ اگر اجازت دیں تو اس کی گردن اڑا دوں۔

حضرت ﷺ نے فرمایا: نہیں اسے چھوڑ دو اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے جن کی نماز اور روزوں کے مقابلہ میں تم میں سے ہر ایک اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھے گا۔

یہ قرآن کی تلاوت تو کر رہے ہوں گے مگر قرآن کی باتیں ان کے گلے کے نیچے نہ اتریں گی یہ لوگ اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے اگر (تم میں سے) کوئی ان کے تیر کی نوک پر خون کا نشان ڈھونڈھے گا تو اس پر کچھ نہ ملے گا پھر اس کے پرکودیکھے گا تو اس پر بھی کچھ نہ ملے گا پھر تیر پر نظر دوڑائے گا مگر اس پر بھی کچھ نہ ملے گا (یعنی وہ لوگ اپنی کوشش میں ناکام رہیں گے) ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جو سیاہ رنگ ہوگا اور جس کا ایک بازو عورت کے پستان یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہلتا ہوگا۔

یہ لوگ بہترین گروہ کے خلاف خروج کریں گے ابوسعید کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ بات رسول اسلام ﷺ کی زبانی سنی اور حضرت علیؓ نے اس گروہ کو قتل کیا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا اس کے بعد حضرت علیؓ نے اس سیاہ رو شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا وہ تلاش کر کے لایا گیا تو میں نے اس میں وہ تمام

نے مجھے کچھ لوگوں کی پہچان بتائی ہے اور بیشک میں وہ صفیں ان لوگوں میں دیکھ رہا ہوں۔ جو اپنی زبان پر یہ کلمہ حق جاری کر رہے ہیں۔

پھر حضرت علیؑ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: لیکن یہ حق ان کے یہاں سے نیچے نہیں اترتا یہ لوگ خدا کے نزدیک بدترین اور مبغوض ترین مخلوق ہیں ان میں ایک سیاہ رنگ کا شخص ہے جس کا ایک بازو بکری کے تھن یا عورت کے سینہ جیسا ہے۔

جب حضرت علیؑ نے ان سے جنگ کر کے انھیں قتل کر دیا تو اس شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا مگر وہ تلاش کے باوجود نہ ملا تو اس نے فرمایا: جاؤ دوبارہ جا کر تلاش کرو خدا کی قسم میں جھوٹا نہیں ہوں اور نہ مجھ سے کوئی جھوٹی بات کہی گئی ہے اور اس نے یہ بات دو یا تین مرتبہ کہی: پھر لوگ گئے اور اس کو ایک خرابہ (ویران زمین) سے ڈھونڈ کر لائے اور حضرت علیؑ کے سامنے رکھ دیا عبید اللہ کہتے ہیں: کہ میں وہاں موجود تھا اور اس حکم اور حضرت علیؑ کے قول کی صداقت دیکھ رہا تھا۔

حدیث: ۱۷۸ أخبرنا محمد بن معاوية بن يزيد قال: حدثنا علي بن هاشم [بن البريد]، عن الأعمش، عن خيثمة [بن عبد الرحمن]، عن سويد بن غفلة قال: سمعت علياً يقول: إذا حدثتكم عن نفسي فإن الحرب خدعة، وإذا حدثتكم عن رسول الله (ص) فلا تخرجن من السماء أحب الي من أن أكذب على رسول الله، سمعت رسول الله (ص) يقول:

حدیث ۱۷۷: صحیح مسلم: ج ۲ ص ۴۹، ۱۰۶۶۶: المعرقۃ والاریخ: ج ۳ ص ۳۹۱: کتاب التائبین: ج ۲ ص ۳۲۹: فضائل احمد: ج ۱ ص ۷۰: صحیح مسلم: ج ۲ ص ۳۶، ۱۰۶۶۶: سنن ابی داود: ج ۲ ص ۲۳۳، ج ۲ ص ۲۷۶: صحیح ابن حبان: ج ۱ ص ۱۵، ج ۲ ص ۶۷۳: معجم صغیر طبرانی: ج ۲ ص ۱۰۰، ج ۱ ص ۱۰۳: مناقب کوئی: ج ۲ ص ۳۳۰، ج ۸ ص ۸۰۲: مناقب ابن مغازی: ج ۱ ص ۵۷، ج ۸ ص ۵۱: ۵۳۵۳: سنن بکری: ج ۱ ص ۸، ج ۱ ص ۱۷۱: ۵۳۵۳

((يخرج قوم أحداث الألسن، سفهاء الأحلام، يقولون من خير قول البرية، لا يجاوز إيمانهم حناجرهم، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية، فإن أدركتهم فاقتلهم، فإن في قتلهم أجراً لمن قتلهم يوم القيامة)).
سويد بن غفلة سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اگر میں اپنی طرف سے کچھ تم سے کہوں تو جان لو کہ یہ جنگ فریب اور دھوکا ہے۔

اور اگر رسول اکرم ﷺ کی طرف سے کچھ کہوں تو جان لو کہ مجھے آسمان سے گرنا منظور ہے مگر آنحضرت ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت دینا قبول نہیں ہے میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ "ایک قوم پیدا ہوگی جو کم عمر اور بیوقوف ہوگی وہ لوگ روئے زمین پر بہترین سے بہترین باتیں کریں گے لیکن ان کا ایمان ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح باہر نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اگر وہ لوگ تمھیں مل جائیں تو ان کو قتل کر ڈالنا اس لئے کہ روز قیامت ان کے قتل کرنے والے کو اجر و ثواب ملے گا۔"

حدیث: ۱۷۹ أخبرنا أحمد بن سليمان [الرهوي] والقاسم بن زكريا قال: حدثنا عبد الله [بن موسى]، عن إسرائيل [بن يونس]، عن [جده] أبي إسحاق، عن سويد بن غفلة، عن علي قال: قال رسول الله (ص): ((يخرج قوم من آخر الزمان يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية، فقاتلهم حتى على كل مسلم)).

حدیث ۱۷۸: مسند طحاوی: ج ۲ ص ۲۳، ج ۱ ص ۱۶۸: مصنف عبد الرزاق: ج ۱ ص ۱۵، ج ۲ ص ۱۸۶: مسند احمد: ج ۲ ص ۳۲۹، ج ۱ ص ۱۰۸۶: فضائل احمد: ج ۱ ص ۷۰: صحیح مسلم: ج ۲ ص ۳۶، ۱۰۶۶۶: سنن ابی داود: ج ۲ ص ۲۳۳، ج ۲ ص ۲۷۶: صحیح ابن حبان: ج ۱ ص ۱۵، ج ۲ ص ۶۷۳: معجم صغیر طبرانی: ج ۲ ص ۱۰۰، ج ۱ ص ۱۰۳: مناقب کوئی: ج ۲ ص ۳۳۰، ج ۸ ص ۸۰۲: مناقب ابن مغازی: ج ۱ ص ۵۷، ج ۸ ص ۵۱: ۵۳۵۳: سنن بکری: ج ۱ ص ۸، ج ۱ ص ۱۷۱: ۵۳۵۳

السهم من الرمية، سبأهم أن فيهم رجلاً أسود مخدج اليه، في يده شعرات سوداء، إن كان هو فقد قتلتم شر الناس، وإن لم يكن هو فقد قتلتم خير الناس. فبكناهم قال: اطلبوا، فطلبنا فوجدنا المخدج فخرنا سجدوا وخر معنا ساجداً غير أنه قال: يتكلمون بكلمة الحق.

طارق بن زیاد سے روایت ہے کہ ہم لوگ امام علیؑ کے ہمراہ خوارج سے جنگ کرنے کے لئے نکلے تو امام علیؑ نے ان کو قتل کرنے کے بعد فرمایا: دیکھ لو یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ: عنقریب ایسے لوگ وجود میں آئیں گے جو حق کی باتیں تو کریں گے مگر حق ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا یہ دین سے اس طرح باہر نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان میں ایک سیاہ رنگ کا شخص ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا اس کے ہاتھ پر سیاہ رنگ کے بال ہوں گے اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو جان لو کہ تم نے خلق خدا میں بدترین شخص کو قتل کر دیا اور اگر وہ ان میں نہ ہو تو جان لو کہ تم نے بہترین مخلوق کو قتل کیا ہے یہ سن کر ہم لوگ رونے لگے اس کے بعد امام علیؑ نے ہمیں اس کے تلاش کرنے کا حکم دیا جب ہم اسے ڈھونڈ کر لائے تو ہم سب امام علیؑ کے ہمراہ مجاہد میں گر پڑے امام علیؑ کہتے جاتے تھے کہ یہ لوگ تو حق کی باتیں کرتے تھے؟!

حدیث: ۱۸۲ أخبرنا الحسن بن مدرک قال: حدثنا يحيى بن حماد قال: أخبرنا أبو عوانة قال: أخبرنا أبو بلج يحيى بن سليم بن بلج قال: أخبرني أبي سليم بن بلج: أنه كان مع علي في النهروان قال: كنت قبل ذلك أصارع رجلاً على يده شيء فقلت: ما شأن يدك؟ قال: أكلها بعير. فلما

حدیث ۱۸۱: مسند احمد، ج ۲، ص ۲۰۹، ح ۸۲۸، ص ۳۱۰، ح ۱۲۵۵؛ فضائل احمد، ص ۱۴۲، ح ۱۲۲۳؛

الناصب الاشراف، ص ۲۸۳، ح ۳۶۷.

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ: آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کی تلاوت تو کرتے ہوں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کو قتل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

حدیث: ۱۸۰ أخبرني ذكريان بن يحيى قال: حدثنا [أبو كريب] محمد بن العلاء قال: حدثنا إبراهيم بن يوسف [بن إسحاق] بن أبي إسحاق، عن أبيه، عن أبي إسحاق، عن أبي قيس الأودي، عن سويد بن غفلة، عن علي، عن السبيعي (ص) قال: ((يخرج في آخر الزمان قوم يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية، قتلهم حق علي كل مسلم، سبأهم [التحليق]).

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کہ آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کی تلاوت تو کرتے ہوں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کو قتل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان کے سر منڈے ہوئے ہوں گے۔

حدیث: ۱۸۱ أخبرنا أحمد بن حنبل بن أبي الحارث قال: حدثنا مغلدة [بن يزيد] قال: حدثنا إسرائيل [بن يونس]، عن إبراهيم بن عبد الأعلى، عن طارق بن زياد قال: خرجنا مع علي إلى الخوارج فقتلهم، ثم قال: انظروا فإن نبي الله (ص) قال: إنه سيخرج قوم يتكلمون بالحق لا يجاوز حلقهم، يخرجون من الحق كما يخرج

حدیث ۱۷۹: مسند احمد، ج ۲، ص ۲۵۳، ح ۱۳۲۶؛ کتاب السنن، ص ۲۷۲، ح ۹۱۱.

حدیث ۱۸۰: کاشف ابن عدی، ج ۱، ص ۲۳۷؛ کشف الاستار، ج ۲، ص ۳۶۳، ح ۱۸۵۸.

كان يوم النهروان وقتل عليّ الحورورية، فحزّع عليّ من قتلهم حين لم يجدني الشدي فطاف حتى وجده في ساقية فقال: صدق الله وبلغ رسوله وقال: في منكب ثلاث شعرات مثل حلمة الشدي.

ابو سلیم بن بلج سے روایت ہے کہ وہ امام علیؑ کے ساتھ جنگ نہروان میں تھے وہ کہتے ہیں کہ میں اس جنگ سے پہلے ایک شخص سے کشتی لڑا کرتا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا یہ ہاتھ کیسا ہے؟ اس نے کہا: اسے اونٹ نے چبا لیا ہے اور جب نہروان کے روز امام علیؑ نے سخت جنگ کی تو اس کے بعد آپ اس ”ذوالنہدی“ کو قتل ہونے والوں میں ڈھونڈنے لگے مگر جب وہ نہ ملا تو آپ نے چکر لگا کر شروع کیا یہاں تک کہ وہ ایک نشیب میں ملا یہ دیکھ کر آپؑ نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے سچی خبر دی اور فرمایا تھا کہ اس کے بازو پر پستان کے سرے کی طرح تین بال ہوں گے۔

خوارج کی پہچان

حدیث: ۱۸۳ اخیرنا علی بن المسند قال: أخبرنا [محمد] بن فضیل قال: حدثنا عاصم بن کلیب [بن شہاب] الجرمی، عن أبيه قال: كنت عند عليّ جالساً إذ دخل رجل عليه ثياب السفر، قال: وعليّ يكلم الناس و يكلمونه، فقال: يا أمير المؤمنين أتأذن أن أتكلّم؟ فلم يلتفت إليه وشغله ما هو فيه، فجلست إلى الرجل فسألته: ما خبرك؟ قال كنت معتمراً فلقيت عائشة فسألته لي: هؤلاء القوم الذين خرجوا في أرضكم يسمون حورورية؟ قلت: خرجوا في موضع يسمى حوراء فسموا بذلك. فقالت: طوبى لمن شهد هلكتهم، الوشاء ابن أبي طالب لأخبركم خبرهم، قال: فبحث أسأله عن خبرهم. فلما فرغ عليّ قال: أين المستأذن؟ فقضّ عليه كما قضّ علينا، قال [عليّ]:

إني دخلت على رسول الله (ص) وليس عنده أحد غير عائشة أم المؤمنين فقال لي: ((كيف أنت يا عليّ وقوم كذا وكذا))؟ قلت: الله ورسوله أعلم. وقال ثم أشار بيده فقال: ((قوم يخرجون من المشرق يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم، يسمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية، فيهم رجل مخدج كأن يده ثدي)). أنشدكم بالله أخبركم بهم؟ قالوا: نعم. قال: أنشدكم بالله

امام علیؑ نے فرمایا: میں رسول اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں

سب نے کہا: جی ہاں، آپؐ نے فرمایا خدا اور اس کے رسول ﷺ کا فرمان سچ ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

اصحاب علیؑ اثنی عشر رجلاً أو ثلاثة عشر رجلاً،

فقال علیؑ: التمسوا المسخّج. وذلك في يوم شات فقالوا: ما نقدر عليه. فركب علیؑ بغلة النبیؐ (ص) الشهباء فأتى وهداة من الأرض فقال: التمسوه في هؤلاء. فأخرج فقال: ما كذبت ولا كذبت. فقال: اعلموا ولا تتكلموا، لولا إني أخاف أن تتكلموا لأخبرتكم بما قضى الله لكم على لسانه (يعني النبيؐ) (ص) ولقد شهدنا ناس باليمن. قالوا: كيف يا أمير المؤمنين؟ قال: كان هواهم معنا.

زید بن وہب کہتے ہیں: کہ امام علیؑ نے دیزجان کے پل پر ہم لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ مشرق سے ایک گروہ خروج کرے گا اور ان میں ذوالثیہ یعنی پستان والا شخص ہوگا تم کو ان سے جنگ کرنی چاہئے۔ یہ سن کر خوارج آپس میں کہنے لگے کہ ان سے بات نہ کرو اس لئے کہ وہ حروراء کے دن کی طرح تمہیں جنگ سے منصرف کر دیں گے۔ اتنے میں یہ لوگ تیر اندازی کے لئے الگ الگ ہو کر پھیل گئے اور جنگ کا بازار گرم ہو گیا۔

امام علیؑ کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا کہ ان کے نشانوں اور نیزوں کو قطع کر دو اس جنگ میں امام علیؑ کے ساتھیوں میں بارہ یا تیرہ افراد شہید ہو گئے اس کے بعد امانس نے فرمایا کہ اس ناقص ہاتھ والے شخص کو ڈھونڈو اور وہ زمانہ سردیوں کا تھا لہذا لوگوں نے کہا کہ یہ ہمارے بس میں نہیں ہے تو امام علیؑ انہو حضور ﷺ کے مرکب (شہباء) پر سوار ہو کر ایک نشیب کی طرف تشریف لائے اور فرمایا:

انہیں لاشوں میں اسے تلاش کرو تو وہ ان لاشوں کے نیچے سے نکالا گیا اسے دیکھ کر آپ نے فرمایا: کہ آج تک نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ ہی جھٹلایا گیا ہوں، پھر فرمایا: تم کو عمل کرنا چاہئے نہ کہ قسمت پر بھروسہ کر کے بیٹھنا چاہئے اگر مجھے تم لوگوں

حدیث: ۱۸۴ أخبرنا محمد بن العلاء قال: حدثنا أبو معاوية محمد بن خازم، عن الأعمش، عن زید، (وهو ابن وهب) عن علي بن أبي طالب قال: لما كان يوم النهروان لقي الحوارج فلم يرحوا حتى شجروا بالرماح فقتلوا جميعاً قال عليؑ: اطلبوا إذا الشدية. فطلبوه فلم يجدوه. فقال عليؑ: ما كذبت ولا كذبت، اطلبوه. فطلبوه فوجدوه في وهداة من الأرض عليه ناس من القتيلى، فإذا رجل على يده مثل سبلات السنور، فكبر عليؑ والناس، وأعجبهم ذلك.

زید بن وہب سے روایت ہے کہ امام علیؑ نے فرمایا: نہروان کے دن جب خوارج سے مقابلہ ہوا اور وہ ہٹائے نہ ہوئے جب تک کہ ان پر تیر نہ برسائے گئے نتیجہ یہ ہوا کہ سب کے سب قتل کر دئے گئے حضرت علیؑ نے ذوالثیہ کو تلاش کرنے کے لئے کہا تو لوگوں نے تلاش کیا مگر اسے نہ پایا پھر امام علیؑ نے فرمایا: خدا کی قسم میں آج تک جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی مجھ سے کوئی جھوٹ بات کہی گئی ہے۔ وہ ان ہی لوگوں میں ہے، اسے ڈھونڈو۔ لوگوں نے ڈھونڈنا شروع کیا تو اس کو ایک گڑھے میں کچھ لاشوں کے نیچے دبا ہوا پایا اس کے ہاتھ پر بلی کی مونچھ کی طرح بال تھے تو لوگوں نے امام علیؑ کے ساتھ نکسیر کہی اور سب کو اس بات پر تعجب ہوا۔

حدیث: ۱۸۵ أخبرنا عبد الأعلى بن واصل بن عبد الأعلى قال: حدثنا الفضل بن ذکین، عن موسى بن قيس الحضرمي، عن سلمة بن كهيل، عن زید بن وهب قال: خطبنا علي بن قنطرة الدين فقال: إنه قد ذكر لي خازجة تخرج من قبل المشرق وفيهم ذو الشدية، فقاتلهم، فقاتل الحورية بعضهم لبعض لا تكلموه فیردکم کما ردکم يوم حروراء، فشجر بعضهم بعضاً بالرماح فقال رجل من أصحاب عليؑ: اقطعوا العوالي. (والعوالي: الرماح) فداروا واستداروا، وقتل من

حدیث: ۱۸۳: مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷، ص ۵۵۸، ح ۳۷۹۰۲، نیز حدیث نمبر ۱۸۶ و ۱۸۵ کے منابع

کے سلسلہ میں یہ ڈرنہ ہوتا کہ تم قسمت پر تکیہ کر کے بیٹھ جاؤ گے تو تمہیں وہ سب احکام بتا دیتا جو خدا نے تمہارے لئے اپنے نبی کی زبان سے جاری کئے ہیں، لیکن کے لوگ بھی ہمارے درمیان ہیں، لوگوں نے پوچھا اے امیر المؤمنینؑ کہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا: ان کے دل ہمارے ساتھ ہیں۔

حدیث: ۱۸۶ أخرنا العباس بن عبد العظیم قال: حدثنا عبد الله بن حماد قال: أخبرنا عبد الملك بن أبي سليمان، عن سلمة بن كهيل قال: حدثنا زيد بن وهب: أنه كان في الجيش الذين كانوا مع عليّ الذين ساروا إلى الخوارج، فقال عليّ: أيها الناس إنني سمعت رسول الله (ص) يقول: ((يخرج قوم من أمتي يقرءون القرآن، ليس قراء تكمل إلى قرآنهم بشيء ولا صلواتكم إلى صلواتهم بشيء، ولا صيامكم إلى صيامهم بشيء، يقرءون القرآن يحسون الله لهم وهو عليهم، لا تجاوز صلواتهم تراقيمهم، يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية))، لو يعلم الجيش الذين يصيرونهم ما قضى لهم على لسان نبيهم (ص) لا تكلوا عن العمل، وآية ذلك أن فيهم رجلاً له عضد وليست له ذراع، على رأس عضده مثل حلمة لذي المرأة، عليه شعرات بيض، فتنهبون إلى معاوية وأهل الشام، وتتركون هؤلاء يخلقونكم في ذرائعكم وأموالكم؟ والله إنني لأرجو أن يكونوا هؤلاء القوم فأنهم قد سفكوا الدم الحرام وأغاروا في سرح الناس، فسيروا على اسم الله.

قال سلمة: فتركتني مزید منزلاً حتى مررت على قنطرة [فلما التقينا] على الخوارج عبد الله بن وهب الراسي، فقال لهم: ألقوا الرماح وسلّموا أسوفكم من جفونها، فباني أخاف أن ينشدوكم [كما ناشدوكم يوم حروراء]. قال: فسلوا السيوف وألقوا جفونها، وشجرهم الناس (يعني برماحهم) فقتل بعضهم على

بعض، وما أصيب من الناس يومئذ إلا رجلاً. قال عليّ: التمسوا فيهم المحدث، فلم يجدوه، فلقم عليّ بنفسه حتى أتى أناساً قتلى بعضهم عليّ بعض. قال: جزّوهم فوجدوه مما يلي الأرض فكبر عليّ وقال: صدق الله وبلغ رسوله (ص). فلقم إليه عبيدة السلماني فقال: يا أمير المؤمنين، الله الذي لا إله إلا هو سمع هذا الحديث من رسول الله (ص)؟ قال: إي والله الذي لا إله إلا هو لسمعته من رسول الله (ص)، حتى استحلفه ثلاثاً وهو يحلف له.

زید بن وہب کہتے ہیں: کہ میں امام علیؑ کی اس فوج میں تھا جو خوارج سے جنگ کرنے کے لئے جا رہی تھی اس وقت حضرت علیؑ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "عنقریب میری امت میں سے ایک ایسا گروہ نکلے گا جو قرآن اس طرح پڑھ رہے ہوں گے کہ تمہاری قرأت ان کی قرأت کے مقابلہ میں کچھ نہ ہوگی اور نہ ہی تمہاری نماز اور روزے ان کی نماز اور روزوں کے مقابلہ میں کچھ ہوں گے۔ وہ قرآن کی تلاوت اس گمان سے کریں گے کہ وہ ان کے فائدہ میں ہے جب کہ وہ ان کے ضرر میں ہوگا، ان کی نمازیں ان کے گلے کے نیچے نہ اتریں گی وہ اسلام سے اس طرح باہر نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

وہ فوج والے جوان سے لڑیں گے اگر انھیں معلوم ہو جائے کہ رسول اسلام ﷺ کی زبانی ان کے بارے میں کیا طے ہوا ہے تو یہ لوگ (فوج والے) عمل کو چھوڑ کر قسمت پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ اس گروہ کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ایسا ہوگا جس کا ہاتھ کہنیوں سے نہ ہوگا اور اس کا بازو عورتوں کے پستان کے سرے کی طرح ہوگا جس پر کچھ سفید بال ہوں گے۔

جب تم لوگ معاویہ اور شام والوں سے لڑنے جاؤ گے اور ان لوگوں کو چھوڑ دو گے تو یہ لوگ ہمارے جاتے ہی تمہارے گھر والوں اور تمہارے اموال پر حملہ کریں

گے خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ یہ لوگ بے گناہوں کا خون بہائیں گے اور لوگوں کے اموال کو غارت کریں گے۔ پس اللہ کا نام لے کر نکلو۔

سلمہ کہتے ہیں کہ زید نے مجھے پل سے گزار کر ایک جگہ چھوڑ دیا اور دیکھا کہ خوارج کے سردار عبداللہ بن وہب راہی نے اپنی فوج سے تیر اندازی اور شمشیر زنی کے لئے کہا، اور کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہیں حروراء کے دن کی طرح قسم نہ دلائے ان لوگوں (خوارج) نے تیر اندازی اور شمشیر زنی شروع کر دی اور لوگوں (حضرت علیؑ کے لشکر) نے تیروں کے ذریعہ ان کو منتشر کر دیا اور قتل کر کے کشتوں کے پستے لگا دیے مگر ہم لوگوں میں سوائے دو شخص کسی کو آسیب نہ پہنچا اور صرف دو آدمی شہید ہوئے۔

اس کے بعد حضرت علیؑ نے اس ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرنے کے لئے کہا مگر وہ نہ ملا تو حضرت علیؑ انہوں کو نکالے اور ایک جگہ آئے جہاں لاشوں پر لاشے پڑے ہوئے تھے اسے زمین پر لاشوں کے نیچے پایا۔ اسے دیکھتے ہی امام نے تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا خدا نے سچ کہا اور اس کے رسول نے سچی خبر دی تھی اتنے میں عبیدہ سلمانی کھڑے ہوئے اور پوچھا اے امیر المؤمنینؑ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا آپ نے یہ حدیث رسول خدا ﷺ کی زبانی خود سنی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے یہ حدیث حضورؐ سے سنی ہے عبیدہ نے تین مرتبہ قسم دلائی اور آپؑ نے قسم کھائی۔

حدیث ۱۸۶: مصنف عبد الرزاق: ج ۱۰، ص ۱۵۷، ح ۱۸۶۵۰؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۱۱۳، ح ۱۶۲۷۱؛ مسند ابی داؤد: ج ۲، ص ۳۳۲، ح ۳۷۶۸؛ کتاب السنن: ج ۳، ص ۳۳۰، ح ۹۱۶؛ مسند ابی یوسف: ج ۲، ص ۳۳۲، ح ۹۱۷؛ امالی سید ابوطالب: ج ۳، ص ۳۳۲، ح ۱۵۱؛ سنن کبریٰ بیہقی: ج ۸، ص ۱۵۰؛ دلائل النبوة بیہقی: ج ۶، ص ۳۳۲؛ شرح السنن ابی یوسف: ج ۱۰، ص ۳۳۰، ح ۲۵۵۶۔

حدیث: ۱۸۷: أخبرنا قتيبة بن سعيد قال: حدثنا [محمد بن إبراهيم] بن أبي عدي، عن [عبد الله] بن عون، عن محمد [بن سيرين]، عن عبيدة [السماني] قال: قال علي: لولا أن تبطروا لأبناكم ما وعد الله الذين يقتلونهم على لسان محمد (ص). فقلت: أنت سمعته من رسول الله (ص)؟ قال: إي ورب الكعبة، إي ورب الكعبة، إي ورب الكعبة.

عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ تم لوگ فخر کرنے لگو گے تو میں تمہیں ان (خوارج) کے قتل کرنے کا وہ ثواب اور وعدہ الہی بتاتا جسے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی زبان سے فرمایا ہے۔ میں نے پوچھا کیا آپؑ نے اس حدیث کو رسول اسلام ﷺ سے سنا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں کعبہ کے رب کی قسم ہاں کعبہ کے رب کی قسم ہاں کعبہ کے رب کی قسم۔

حدیث: ۱۸۸: أخبرنا إسماعيل بن مسعود قال: حدثنا المعتمر بن سليمان، عن عوف [بن أبي جميلة الأعرابي] قال: حدثنا محمد بن سيرين قال: قال عبيدة السلماني: لما كان حيث أصيب أصحاب النهر قال علي: ابتغوا فيهم، فبأنهم إن كانوا هم القوم الذين ذكرهم رسول الله (ص) فإن فيهم رجلاً مخدج اليد (أو مثدون اليد) فابتغيناه فدللناه عليه فلما رآه قال: الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر. قال: والله لولا أن تبطروا (ثم ذكر كلمة معناها) لحدثتكم بما قضى الله [عز وجل] على لسان نبيه [صلى الله عليه وآله وسلم] لمن ولي قتل هؤلاء. قلت: أنت سمعته من رسول الله (ص)؟ قال: إي ورب الكعبة ثلاثاً.

حدیث ۱۸۷: مسند طحاوی: ج ۲، ص ۱۶۶؛ مسند عبد الرزاق: ج ۱۰، ص ۱۵۷، ح ۱۸۶۵۰؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۳۳۲، ح ۳۷۶۸؛ کتاب السنن: ج ۳، ص ۳۳۰، ح ۹۱۶؛ مسند ابی یوسف: ج ۲، ص ۳۳۲، ح ۹۱۷؛ امالی سید ابوطالب: ج ۳، ص ۳۳۲، ح ۱۵۱؛ سنن کبریٰ بیہقی: ج ۸، ص ۱۵۰؛ دلائل النبوة بیہقی: ج ۶، ص ۳۳۲؛ شرح السنن ابی یوسف: ج ۱۰، ص ۳۳۰، ح ۲۵۵۶۔

چھوڑ دو گے تو میں تمہیں وہ ثواب بتاتا جسے خدا نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی ان کے ہاتھ کے لئے طے فرمایا ہے۔ ایسا قاتل جو ان کی ضلالت سے آگاہ اور اس ہدایت سے واقف ہے جس پر ہم ہیں۔

عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ جب نہروان والوں (خوارج) سے جنگ ہو چکی تو امام علیؑ نے فرمایا: کہ ان میں اس شخص کو تلاش کرو جو ناقص الید (یا چھوٹے ہاتھ والا) ہے اگر یہ گروہ وہی ہوگا جس کی خبر آنحضرتؐ نے مجھے دی ہے تو وہ شخص ان میں ضرور ہوگا، ہم لوگ ڈھونڈنے نکلے اور جب وہ مل گیا تو امام علیؑ کے پاس لے آئے، امامؑ نے اس کو دیکھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فرمایا: خدا کی قسم اگر مجھے تمہارے فخر کا خیال نہ ہوتا تو میں تم لوگوں کو ان کے قاتل کے ثواب کے بارے میں وہ فیصلہ سناتا جو اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی طے فرمایا تھا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: کیا آپؐ نے خود اس حدیث کو رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے؟ آپؐ نے تین بار قسم کھا کر اقرار فرمایا۔

حدیث: ۱۸۹ أخبرنا محمد بن عیبد بن محمد قال: حدثنا أبو مالک عمرو (وہو ابن ہاشم)، عن إسماعیل (وہو ابن أبي خالد) قال: أخبرني عمرو بن قيس، عن المنهال بن عمرو [عن زر بن حبیش أنه سمع علياً يقول: أنا قاتل عين الفتنة، ولولا أنا ما قتل أهل النهروان [وأهل الجمل]، ولولا أناي أخشى أن تتركوا العمل لأخبرتكم بالذي قضى الله [عز وجل] على لسان نبيكم (ص) لمن قاتلهم مبصراً لضلالتهم عارفاً بالهدى الذي نحن عليه.

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، میں نے فتنہ کی جڑ کو ختم کر دیا اگر میں نہ ہوتا تو نہ اہل نہروان سے جنگ کرنے والا کوئی ہوتا اور نہ اہل جمل سے کوئی لڑنے والا ہوتا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم لوگ عمل

حدیث ۱۸۸: الشریعہ: ج ۳، مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۳۷۰، ح ۵۷۵۰؛ تاریخ بغداد: ج ۱۱، ص ۱۱۸، رقم

ابن عباسؓ کا خوارج سے مناظرہ

حدیث: ۱۹۰ | أخبرنا عمرو بن علی قال: حدثنا عبد الرحمن بن مهدي قال: حدثنا عكرمة بن عمار قال: حدثنا أبو زميل [سماك بن الوليد] قال: حدثني عبد الله بن عباس قال: لما خرجت الحرورية اعتزلوا في دار وكانوا ستة آلاف، فقلت لعلي: يا أمير المؤمنين ابرء بالصلاة لعلي أكلهم هؤلاء القوم. قال: إني أخافهم عليك. قلت: كلاً فلبست وترجلت ودخلت عليهم في دار نصف النهار وهم يأكلون، فقالوا: مرحباً بك يا ابن عباس، فما جاء بك؟ |

قلت لهم: أتيتكم من عند أصحاب النبي (ص) المهاجرين والأنصار، ومن عند ابن عم النبي (ص) وصهره، وعليهم نزل القرآن، فهم أعلم بتأويله منكم، وليس فيكم منهم أحد، لأبلغكم ما يقولون، وأبلغهم ما تقولون. فانتحى لي لغر منهم، قلت: هاتوا ما نسقتم على أصحاب رسول الله (ص) وابن عمه؟ قالوا: ثلاث. قلت: ما هن؟ |

قالوا: أما إحداهن فأنه حَكَمَ الرجال في أمر الله، وقال الله: ﴿إِنَّ الْحَكَمَ إِلَّا لِلَّهِ﴾ [الأنعام: ۶، ۳۰ و ۶۷ / يوسف: ۱۲] ما شأن الرجال والحكم؟ قلت: هذه واحدة.

وَأَمَّا مَحْيَى نَفْسَهُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا آتَيْكُمْ بِمَا تَرْضَوْنَ، أَنْ لَبَّى اللَّهَ (ص) يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ صَالِحَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ: ((اكتب يا عليّ: هذا ما صالح عليه محمد رسول الله (ص). قالوا: لو نعلم أنك رسول الله (ص) ما قاتلناك. فقال رسول الله (ص): ((امح يا عليّ، اللّهم إنك تعلم أنني رسول الله، امح يا عليّ واكتب: هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله)). واللّٰهُ لِرَسُولِ اللَّهِ (ص) خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ وَقَدْ مَحَى نَفْسَهُ، وَلَمْ يَكُنْ مَحْوُهُ نَفْسَهُ ذَلِكَ مَحَاهُ مِنَ النَّبُوءَةِ، أَخْرَجَتْ مِنْ هَذِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَرَجَعَ مِنْهُمْ الْفُتَّانُ وَخَرَجَ سَالِرُهُمْ فَقَتَلُوا عَلِيًّا ضَلَالَتِهِمْ، قَتَلَهُمُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ.

عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ جب حوارج نے خروج کیا اور چھ ہزار کی تعداد میں ایک مقام پر جمع ہو گئے تو میں نے حضرت علیؓ سے عرض کی: اے امیر المؤمنینؓ نماز میں تھوڑی دیر فرمائیے تاکہ میں اس قوم (حوارج) سے کچھ باتیں کروں حضرتؓ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ یہ لوگ کہیں تمہیں نقصان نہ پہنچائیں میں نے کہا میں نہیں ڈرتا پھر میں نے کپڑے بدلے کنگھی کی اور دوپہر کے وقت ان کے علاقہ میں داخل ہو گیا وہ لوگ کھانے میں مشغول تھے مجھے دیکھ کر انہوں نے مجھے خوش آمدید کہی اور آنے کا سبب دریافت کیا میں نے کہا میں رسول اکرم ﷺ کے اصحاب مہاجرین و انصار اور حضور ﷺ کے چچا زاد بھائی اور ان کے داماد کے پاس سے آ رہا ہوں قرآن ان پر نازل ہوا ہے پس وہ تم لوگوں سے زیادہ تاویل قرآن کا علم رکھتے ہیں اور ان کا کوئی آدمی تم میں نہیں ہے میں آیا ہوں تاکہ جو وہ کہہ رہے ہیں تمہیں بتاؤں اور جو تم لوگ کہہ رہے ہو وہ انہیں بتا دوں۔

یہ سن کر ان میں سے کچھ لوگ میرے قریب آئے میں نے کہا بتاؤ اصحاب رسول خداؐ اور ان کے چچا زاد بھائی کے سلسلہ میں تمہیں کیا اعتراض ہیں؟ وہ کہنے لگے تین

قالوا: وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّهُ قَاتَلَ وَلَمْ يَسِبْ [سبّاهم] وَلَمْ يَغْتُمْ، وَإِنْ كَانُوا كُفَّارًا لَقَدْ حَلَّ سَبِيلَهُمْ، وَلَنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ مَا حَلَّ سَبِيلَهُمْ وَلَا قَاتَلَهُمْ. قُلْتُ: هَذِهِ ثَلَاثُ فَمَا الثَّلَاثَةُ؟ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا:

قالوا: مَحْيَى نَفْسَهُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَهُو أَمِيرَ الْكَافِرِينَ.

قُلْتُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْ غَيْرُ هَذَا؟ قَالُوا: حَسْبُنَا هَذَا. قُلْتُ لَهُمْ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَرَأْتُ عَلَيْكُمْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَسَنَةُ نَبِيِّهِ (ص) مَا يَرُدُّ قَوْلَكُمْ أَنْ تَرْجِعُونَ؟ قَالُوا: نَعَمْ.

قُلْتُ: وَأَمَّا قَوْلُكُمْ ((حَكَمَ الرِّجَالُ فِي أَمْرِ اللَّهِ)) فَإِنِّي أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْ قَدْ صَيَّرَ اللَّهُ حَكَمَهُ إِلَى الرِّجَالِ فِي ثَمَنٍ رُبْعِ دِرْهَمٍ، فَأَمَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَحْكُمُوا فِيهِ، أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ﴾ [۵/ المائدة: ۹۵] وَكَانَ مِنْ حَكَمِ اللَّهِ أَنَّهُ صَيَّرَهُ إِلَى الرِّجَالِ يَحْكُمُونَ فِيهِ، وَلَوْ شَاءَ يَحْكُمُ فِيهِ، فَجَازَ مِنْ حَكَمِ الرِّجَالِ، أَنْ شَدَّكُمْ بِاللَّهِ أَحْكَمَ الرِّجَالِ فِي صَلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَحَقِّنْ دِمَانَهُمْ أَفْضَلُ أَوْ لَمْ أَرُبْ؟ قَالُوا بَلَى بَلْ فِي هَذَا أَفْضَلُ.

وَفِي الْمَرَاةِ وَزَوْجِهَا [قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ]: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا﴾ [۳/ النساء: ۳۵] فَشَدَّدْتُكُمْ بِاللَّهِ حَكَمَ الرِّجَالِ فِي صَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِهِمْ وَحَقِّنْ دِمَانَهُمْ أَفْضَلُ مِنْ حَكَمِهِمْ فِي بَضْعِ امْرَأَةٍ؟ أَخْرَجَتْ مِنْ هَذِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ.

قُلْتُ: وَأَمَّا قَوْلُكُمْ ((قَاتَلَ وَلَمْ يَسِبْ وَلَمْ يَغْتُمْ)) أَفْتَسِبُونَ أَمَكُمْ عَائِشَةُ تَسْتَحِلُّونَ مِنْهَا مَا تَسْتَحِلُّونَ مِنْ غَيْرِهَا وَهِيَ أَمَكُمْ؟ فَإِنْ قُلْتُمْ: إِنَّا نَسْتَحِلُّ مِنْهَا مَا نَسْتَحِلُّ مِنْ غَيْرِهَا فَقَدْ كَفَرْتُمْ، وَإِنْ قُلْتُمْ: لَيْسَتْ بِأَمَّا فَقَدْ كَفَرْتُمْ، ﴿النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ﴾ [۶/ الأحزاب: ۳۳] فَإِنْتُمْ بَيْنَ ضَلَالَتَيْنِ فَاتُوا أَمْنَهَا بِمَخْرَجٍ؟ أَمْ أَخْرَجَتْ مِنْ هَذِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ.

میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ دو گروہوں میں صلح کرا کر خون ریزی سے بچانے کے لئے لوگوں کو حکم بنانا افضل اور بہتر ہے یا ایک خرگوش کے معاملہ میں حکم بنانا بہتر ہے؟

بیشک اس خون ریزی میں حکم مقرر کرنا افضل و بہتر ہے۔

میں نے کہا زن و شوہر کے مسئلہ میں خداوند عالم کہتا ہے کہ ”اگر تمہیں ان دونوں میں جدائی کا ڈر ہو تو ایک حکم مرد کی طرف سے اور ایک حکم عورت کی طرف سے مقرر کر کے بھیجو“ (نساء/۳۵)

میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ دو گروہوں میں صلح کرا کر خون ریزی سے بچانے کے لئے حکم بنانا ضروری ہے یا ایک عورت کے معاملہ میں حکم بنانا ضروری ہے اس اعتراض سے باہر نکلیں یعنی اب تو یہ اعتراض باقی نہ رہا، وہ بولے جی ہاں یہ اعتراض ختم ہوا۔

میں نے کہا اب تمہارا دوسرا اعتراض کہ جنگ کی مگر نہ اسیر کیا، اور نہ ہی مال غنیمت لوٹا تو تم خود بنی جاؤ کیا تم ام المؤمنین عائشہ کو جو تمہاری ماں ہیں اسیر کرو گے اور جو کچھ کفار کے لئے جائز سمجھتے ہو وہ ان کے لئے بھی جائز جانتے ہو اگر تم یہ کہو کہ ہاں جائز ہے جس طرح کفار کے سلسلہ میں جائز ہے تو تم کافر ٹھہرے اور اگر تم یہ کہو کہ وہ تمہاری ماں نہیں تو بھی تم کافر ہوئے اس لئے کہ خدا کا ارشاد ہے: ”نبیؐ مؤمنین کے نفسوں پر ان سے زیادہ حاکم ہے اور ان (نبیؐ) کی پیماں مؤمنین کی ماں ہیں“ (احزاب/۶)

تم دونوں طرح کے جواب میں منکالت و گمراہی میں ہو اس سے نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کرو کیا میں نے اس اعتراض کا جواب بھی صحیح دیا اور میں بری الذمہ ہو

اعتراض، میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ کہنے لگے پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ انھوں نے حکم الہی میں لوگوں کو حکم قرار دیا جب کہ اللہ فرماتا ہے ”حکم صرف خدا ہی کے لئے ہے“ (انعام/۶۷، ۶۸ و ۶۹) لہذا لوگوں کا حکم ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ میں نے کہا یہ ایک اعتراض، انھوں نے کہا دوسرا اعتراض یہ کہ انھوں نے جنگ کی مگر نہ اسیر بنایا اور نہ ہی مال غنیمت لوٹا اگر وہ کافر تھے تو یہ جائز تھا اور اگر وہ مومن تھے تو ان سے جنگ کرنا بھی حرام ہے میں نے کہا اچھا یہ تو دوسرا اعتراض ہوا، اب ذرا تیسرا اعتراض بیان کرو انھوں نے کہا: اپنے نام کے آگے سے امیر المؤمنین بنادیا اگر یہ امیر المؤمنین نہیں ہیں تو امیر الکافرین ہیں۔ میں نے کہا اس کے علاوہ بھی کوئی اعتراض ہے؟ وہ بولے نہیں، یہی ہمارے لئے کافی ہے۔

میں نے کہا اگر میں قرآن مجید اور حدیث رسول سے تمہارے ان عقیدوں کو غلط ثابت کر دوں تو کیا تم اپنے مذہب سے واپس پلٹ آؤ گے انھوں نے کہا جی ہاں۔

میں نے کہا: تمہارا پہلا اعتراض کہ انھوں نے امر خداوندی میں لوگوں کو حکم بنایا تو میں تمہارے سامنے کتاب خدا سے بیان کرتا ہوں کہ اس نے لوگوں کو اس چیز کے لئے بھی حکم قرار دیا ہے جس کی قیمت ایک چوتھائی درہم ہو کیا تم نے خداوند متعال کا یہ قول نہیں پڑھا ہے، ارشاد ہوتا ہے اے ایمان والو! تم حالت احرام میں شکار قتل مت کرو اور اگر تم میں سے کوئی قتل کر دے تو جیسا جانور شکار کیا ہے ویسا ہی اس کے بدلے میں دے جس کا حکم تم میں سے دو عادل آدمی دیں گے (مائدہ/۹۵) دیکھو یہ حکم لوگوں کی طرف ہے کہ وہ حکم کریں جب کہ یہ حکم الہی ہے اور اگر خدا چاہتا تو خود ہی حکم کر سکتا تھا پس لوگوں کو حکم بنانا جائز ہے۔

گیا؟ انھوں نے کہا: جی ہاں جواب صحیح ہے۔

اب تمھارا تیسرا اعتراض کہ حضرت علیؓ نے اپنے نام کے آگے سے امیر المؤمنین ہٹا دیا ہے تو سنو میں تمھیں ایسا جواب دوں گا جس سے تم راضی ہو جاؤ گے۔ رسول اکرم ﷺ نے صلح حدیبیہ میں مشرکوں سے صلح فرمائی تو حضرت علیؓ سے فرمایا: کہ اے علیؓ لکھو کہ ان شرائط پر اللہ کا رسول محمدؐ مشرکین سے صلح کرتا ہے، تو مشرکین نے اعتراض کیا کہ اگر ہم تمھیں اللہ کا رسول مان لیتے تو تم سے جنگ ہی کیوں کرتے؟ یہ سن کر حضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اے علیؓ اسے مٹا دو تم تو جانتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اے علیؓ اسے مٹا دو اور لکھ دو کہ ان شرائط پر محمد بن عبد اللہ صلح کر رہا ہے، خدا کی قسم بتاؤ رسول اللہ افضل ہیں یا حضرت علیؓ؟ جب کہ حضورؐ نے لفظ رسول اللہ کو اپنے نام کے آگے سے مٹا دیا اور ان کا یہ مٹانا خود کو مرجہ نبوت سے معزول کرنا تھا۔

اب بتاؤ کیا میں نے تمھارے اس اعتراض کا صحیح جواب دیا یا نہیں؟ وہ کہنے لگے جی ہاں آپ نے صحیح جواب دیا اور عہدہ سے بری ہو گئے۔ (اس مناظرہ کے بعد) دو ہزار افراد خارج میں سے واپس پلٹ آئے اور بقیہ نے بغاوت کی یہاں تک کہ اسی ضلالت میں مہاجرین اور انصار کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

حدیث ۱۹۰: مصنف عبد الرزاق: ج ۱۰، ص ۱۵۷، ج ۱۸۶، مسند احمد: ج ۲، ص ۸۴، ج ۶۵۶، ج ۵، ص ۲۹۳، ج ۳۱۸، کتاب الاسول: ص ۱۷۲، ج ۳۳۵، المعرفۃ والتاریخ: ج ۱، ص ۵۲۲، مسند ابویوسف: ج ۱، ص ۳۶۷، ج ۳۷۴، مجمع کبیر طبرانی: ج ۱۰، ص ۲۵۷، ج ۱۰۵۹، جامع بیان العلم: ج ۲، ص ۱۰۳، مسند رک حاکم: ج ۲، ص ۱۵۰، سنن کبریٰ تہجدی: ج ۸، ص ۱۸۱، مناقب خوارزمی: ص ۲۶۰، ج ۲۳۳۔

پیغمبر اسلام ﷺ کی پیشین گوئی

حدیث: ۱۹۱: أخبرني معاوية بن صالح قال: حدثنا عبد الرحمن بن صالح قال: حدثنا عمرو بن هاشم الجنبی، عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن كعب القرظي، عن علقمة بن قيس قال:

قلت لعلي: تجعل بينك وبين ابن أكلة الأكباد حكماً؟ قال: إني كنت كاتب رسول الله (ص) يوم الحديبية فكنت: ((هذا ما صالح عليه محمد رسول الله (ص) وسهيل بن عمرو))

فقال سهيل: لو علمنا أنه رسول الله (ص) ما قاتلناه، أمحها، فقلت: هو والله رسول الله (ص) وإن دغم أنفك، لا والله أمحوها. فقال رسول الله (ص): ((أرني مكانها)). فارتد فمحاها وقال: ((أما إن لك مثلها ستأتيها وأنت مضطرب)).

علقمة بن قيس سے نقل ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اپنے اور ”آکلہ الاکباد“ کے بیٹے (یعنی جگر خوار عورت کے بیٹے معاویہ) کے درمیان (دوسرے کو) حکم قرار دے رہے ہیں؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں حدیبیہ کے دن آنحضرت ﷺ کا کاتب تھا اور میں نے صلح نامہ یوں لکھا کہ ”ان شرائط پر اللہ کے رسول محمد ﷺ اور سهيل بن عمرو صلح

روز تک مکہ میں آکر رہ سکتے ہیں مگر اس شرط پر کہ جلیانِ سلاح (یعنی اسلحہ میان کے اندر ہی رہے)

حدیث: ۱۹۳: أخبرنا أحمد بن سليمان [الرهاوي] قال: حدثنا عبيد الله بن موسى قال: أخبرنا إسرائيل [بن يونس] عن [عنه] أبي إسحاق، عن البراء بن عازب قال: اعتمر رسول الله (ص) في ذي القعدة فابى أهل مكة أن يدعوه يدخل مكة حتى قاضاهم على أن يقيم فيها ثلاثة أيام، فلما كتبوا: ((هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله (ص))، قالوا: لا نقربها، لو نعلم أنك رسول الله (ص) ما منعناك بيته ولكن أنت محمد بن عبد الله. قال: ((أنا رسول الله (ص)) وأنا محمد بن عبد الله))، قال لعلي: ((امح رسول الله (ص))، فقال: والله لا أمحوك أبداً. فأخذ رسول الله (ص) الكتاب وليس يحسن يكتب، فكتب مكان رسول الله (ص) محمداً، فكتب: ((هذا ما قاضى عليه محمد بن عبد الله، لا يدخل مكة سلاح إلا السيف في القرب، وأن لا يخرج من أهلها بأحد إن أراد أن يتبعه، وأن لا يمنع أحداً من أصحابه إن أراد أن يقيم))، فلما دخلها ومضى الأجل أتوا علياً فقالوا: قل لصاحبك فليخرج عنا فقد مضى الأجل، فخرج رسول الله (ص)، فبعته ابنة حمزة تنادي: يا عم يا عم! فتناولها علي، فأخذ بيدها فقال لفاطمة: دونك ابنة عمك، فحملتها، فاختصم لبها علي و زيد وجعفر، فقال علي: أنا آخذها وهي ابنة عمي. وقال جعفر: ابنة عمي وخالتها تحتي. وقال زيد: ابنة أخي. فقضى بها رسول الله (ص) لخالتها وقال: ((الحالة بمنزلة الأم))، ثم قال لعلي: ((أنت مني وأنا منك))، وقال لجعفر: ((أشبهت خلقي وخلقي))، ثم قال لزيد: ((أنت أخونا ومولانا))، فقال علي: ألا تنزّوج ابنة حمزة؟ فقال: ((أبها ابنة أخي من الرضاة)).

حدیث ۱۹۲: مسند طبرانی: ج ۹، ص ۷۱۳؛ مسند احمد: ج ۱۰، ص ۵۳۵، ج ۱۸، ص ۱۸۵۶؛ صحیح بخاری: ج ۳، ص ۲۳۱؛ صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۰؛ ج ۱۷، ص ۱۸۳؛ سنن ابی داود: ج ۲، ص ۱۶۷، ج ۱۸۳۴.

کرتے ہیں تو اس نے کہا کہ اگر ہم لوگ ان کو رسول مان لیتے تو جنگ ہی کیوں کرتے اس لفظ کو مٹاؤ اس وقت میں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ خدا کے رسول ہیں چاہے تم اپنی ناک رگڑ ڈالو میں اس لفظ کو مٹا نہیں سکتا تو حضور ﷺ نے مجھ سے طلب کیا میں نے انھیں دیدیا پھر آپ ﷺ نے خود ہی مٹا کر فرمایا: ”اے علی ﷺ ہمارے لئے بھی ایسا ہی ایک دن آئے گا اور تم مجبور ہو گے۔“

حدیث: ۱۹۲: أخبرنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشر قال: حدثنا محمد بن جعفر قال: حدثنا شعبة، عن أبي إسحاق قال: سمعت البراء قال: لقنا صالح رسول الله (ص) أهل الحديبية (وقال ابن بشار: أهل مكة) كتب علي كتاباً بينهم، قال: فكتب: ((محمد رسول الله (ص))، فقال المشركون: لا نكتب محمد رسول الله (ص)، لو كنت رسول الله (ص) لم نقاتلك. فقال لعلي: ((امحه))، قال: ما أنا بالذي أمحاه. فمحاها رسول الله (ص) بيده، فصالحهم على أن يدخل هو وأصحابه ثلاثة أيام، ولا يدخلها إلا بجلبان السلاح.

براء سے روایت ہے جب رسول اسلام ﷺ نے حدیبیہ والوں سے صلح کی اور بشار کا کہنا ہے کہ اہل مکہ سے صلح کی تو امام علی علیہ السلام نے ایک صلح نامہ تیار کیا اور اس میں محمد، اللہ کے رسول لکھایہ دیکھ کر مشرکین نے کہا محمد رسول اللہ مت لکھو اگر ہم تمہیں اللہ کا رسول ﷺ مان لیتے تو تم سے جنگ ہی کیوں کرتے۔

(یہ سن کر) حضور ﷺ نے امام علی علیہ السلام کو اس لفظ کے مٹانے کے لئے کہا امام علی علیہ السلام نے عرض کی میں تو اس لفظ کو نہیں مٹاؤں گا تو خود حضور نے اپنے دست مبارک سے مٹا دیا پھر صلح اس بات پر ہوئی کہ آنحضرت ﷺ مع اصحاب کے تمنا

حدیث ۱۹۱: کتاب التہ: ج ۳، ص ۳۲۵، ج ۹، ص ۹۰۷؛ انساب الاشراف: ج ۱، ص ۲۳۲، ج ۳۲۷.

میں اٹھالیا۔

ان کی پرورش کے سلسلہ میں امام علیؓ اور زید اور جعفر میں اختلاف ہوا تو امام علیؓ نے فرمایا ان کی کفالت میں کروں گا، میری چچا زاد بہن ہیں، جعفر نے کہا یہ میری چچا زاد بہن ہیں اور ان کی خالہ میری بیوی ہیں، زید نے کہا: یہ میری بھتیجی ہے یہ من کر آنحضرت ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ حق خالہ کا ہے اس لئے کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔

پھر آنحضرت ﷺ نے امام علیؓ سے فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور جعفر سے فرمایا تم صورت و سیرت میں میری طرح ہو اور زید سے فرمایا آپ ہمارے بھائی، بزرگ اور مددگار ہیں۔

پھر امام علیؓ نے فرمایا: کیا آپ جناب حمزہ کی صا جزاوی سے شادی نہیں کریں گے تو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں۔

حدیث: ۱۹۳۔ أخبرنا محمد بن عبد الله بن المبارك قال: حدثنا يحيى (وهو ابن آدم) قال: حدثنا إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن هانئ بن هانئ، وهيريق بن يريم، عن علي: أنهم اختصمو أبا ابنه حمزة، ففضى بها رسول الله (ص) لخالتها وقال: ((الخاله أم)). قلت: يا رسول الله (ص) ألا تزوجها؟ قال: ((إنها لا تحل لي إنما ابنة أخي من الرضاعة))، وقال لعلي: ((أنت مني وأنا منك))، وقال لزید: ((أنت أخونا ومولانا))، وقال لجعفر: ((أشبهت خلقي وخلقي)).

حدیث ۱۹۳: مسند احمد: ج ۳۰، ص ۵۹۴، ح ۱۸۶۳۵؛ مجمع بخاری: ج ۵، ص ۱۷۹؛ سنن داری: ج ۲، ص ۲۳۷؛ سنن ترمذی: ج ۸، ص ۵؛ شرح السنہ لغوی: ج ۱۳، ص ۱۳۹، ح ۳۹۳۔

براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے ماہ ذیقعدہ میں عمرہ کا احرام باندھا لیکن مکہ والوں نے انھیں داخل ہونے سے روک دیا یہاں تک کہ طے یہ پایا کہ مکہ میں صرف تین دن تک قیام کریں تو جب صلح نامہ لکھا گیا اور اس میں لکھا گیا کہ ”ان شرائط پر اللہ کے رسول محمد ﷺ نے فیصلہ کیا ہے تو مشرکین نے اعتراض کیا اور کہا کہ اگر ہم تم کو اللہ کا رسول جانتے تو تمہیں اس کے گھر سے منع ہی کیوں کرتے تم اللہ کے رسول نہیں بلکہ محمد بن عبد اللہ ہو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

کہ میں ہی اللہ کا رسول ہوں اور میں ہی محمد بن عبد اللہ ہوں اور پھر امام علیؓ سے فرمایا: کہ رسول اللہ کی لفظ کو منادو، امام علیؓ نے عرض کی میں اسے ہرگز منائیں سکتا تو آنحضرتؐ نے وہ کاغذ لیا اگرچہ وہ اچھی طرح نہیں لکھ سکتے تھے پھر بھی رسول اللہ کی جگہ محمدؐ لکھا اور پھر صلح نامہ لکھا گیا کہ یہ وہ فیصلہ ہے جیسے محمد بن عبد اللہ نے طے کیا ہے کہ وہ مکہ میں اس طرح داخل ہوں گے کہ شمشیر غلاف کے اندر ہوگی اور اگر مکہ کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانا چاہے تو اسے وہ مکہ سے باہر نہیں لے جائیں گے اور اگر ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص یہاں قیام کرنا چاہے تو اسے منع نہیں کیا جائے گا۔

اس کے بعد جب آنحضرت ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور معینہ مدت تمام ہوگئی تو اہل مکہ امام علیؓ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ اپنے نبی ﷺ سے کہہ دیں کہ مدت ختم ہو چکی ہے لہذا وہ شہر سے باہر نکل جائیں یہ سن کر حضور ﷺ شہر سے باہر نکلے اتنے میں جناب حمزہ کی صا جزاوی چچا، چچا کہتی ہوئی آنحضرت ﷺ کے پیچھے پیچھے دوڑیں تو امام علیؓ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دے دیا اور فرمایا اپنی چچا زاد چھوٹی بہن کو اٹھا لو تو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے انھیں گود

ہانی بن ہانی اور ہبیرہ بن یریم سے روایت ہے کہ امام علیؑ فرماتے ہیں کہ جناب حمزہ کی بیٹی کی پرورش کو لے کر ہم میں اختلاف ہوا تو حضور ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ حق ان کی خالہ کا ہے اور فرمایا: خالہ ماں کے برابر ہے میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اے رسول خدا کیا آپ ان سے نکاح نہیں کریں گے؟ تو آپ نے فرمایا: کہ یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں لہذا میرے لئے ان سے نکاح جائز نہیں ہے۔

آنحضرتؐ نے امام علیؑ سے فرمایا: کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور زید سے فرمایا: آپ ہمارے بھائی، بزرگ اور مددگار ہیں اور جعفرؑ سے فرمایا کہ تم صورت و سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو۔

فہرستیں

آیات قرآن کریم

- ﴿انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس﴾ الاحزاب/۳۳، حدیث ۱۱، ص ۳۲۰
- ﴿افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم﴾ آل عمران/۱۳۳، حدیث ۶۳، ص ۳۲۰
- ﴿يا ايها الذين آمنوا اذا ناجيتم الرسول... صلوة﴾ مجادلہ/۱۳۱، حدیث ۱۵۲، ص ۳۲۰
- ﴿وان خفتهم شقاق بينهما فابعثوا حكما﴾ النساء/۳۵، حدیث ۱۹۰، ص ۳۲۰
- ﴿يا ايها الذين آمنوا لا تقتلوا الصيد و اتم حرم﴾ المائدة/۹۵، حدیث ۱۹۰، ص ۳۲۰
- ﴿ان الحكم الا لله﴾ الانعام/۵۷، یوسف/۶۷، حدیث ۱۹۰، ص ۳۲۰
- ﴿النبي اولى بالمؤمنين من انفسهم﴾ الاحزاب/۶، حدیث ۱۹۰، ص ۳۲۰

احادیث رسول خدا ﷺ

- ۱۔ ابن سمية يقتلك الفتنة الباغية "سمیہ کے پر تمہیں ایک باغی و شکر گرد قتل کرے گا" حدیث ۱۶۰
- ۲۔ ابغض علیاً؟! "کیا تم علیؑ سے بغض رکھتے ہو؟" حدیث ۹۷
- ۳۔ اذهب لوار اباک "جا کر اپنے پدر کو دفن کرو" حدیث ۱۳۹
- ۴۔ اشبهت خلقي و خلقي "تم (جعفر بن ابوطالب) صورت و سیرت میں میری شبیہ ہو" حدیث ۱۹۰، ص ۱۹۴

حدیث: ۱۹۴۔ طبقات کبری: ج ۴، ص ۳۶؛ مسند ابن راہویہ: ج ۳، ص ۳۶؛ مصنف ابن ابی حنیہ: ج ۲، ص ۳۶۸، ج ۵، ص ۸ و ۳۷۱، ج ۲۶؛ سنن ابن ابی داود: ج ۲، ص ۲۸۳، ج ۲۸۸؛ مسند ابویعلی: ج ۱، ص ۳۰۱، ج ۵۲۶، ص ۳۲۱، ج ۵۵۳؛ مشکل الآثار: باب ۳۸۲، ج ۳۳۵۵۔ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۵۲۰، ج ۵۰۳۶؛ سنن کبریٰ بیہقی: ج ۸، ص ۶۵-۶۶؛ تاریخ بغداد: ج ۴، ص ۱۴۰؛ ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۱۳۹، ج ۱۷۳۔

حدیث ۱۵۲.

۶. اَلَا اَعْلَمُكَ دَعَاءٌ اِذَا دُعِيتَ غُفِرَ لَكَ؟ ”آیا میں تمہیں اس دعا کی تعلیم شدہ ولی کہ اگر تم نے اسے پڑھ لیا تو خداوند عالم تمہیں بخش دے گا“ حدیث ۳۰۔

۷۔ الا اعلمک کلمات اذا قلتہن غفر لک؟ ”کیا میں تمہیں ان کلموں کی تعلیم دے دوں کہ جس کے زبان سے ادا کرنے پر خداوند عالم تمہیں بخش دے گا؟“ حدیث ۲۵-۲۹

۸. الا ترضی ان تكون منی بمنزلة هارون من موسیٰ "کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی" حدیث ۵۳۔

۹. اَلَمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّىْ اَوَّلٰى بِكُلِّ مَوْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ ؟ ” کیا تم کو یہ نہیں معلوم کہ میں ہر مومن کے نفس پر اس سے برتر و حاکم ہوں “ حدیث ۹۵، ۹۶، ۸۳۔

۱۰۔ اللہ ولی و انا ولی المومنین "خداوند عالم میرا ولی ہے اور میں مومنین کا ولی ہوں"
حدیث ۱۵۷۔

۱۱۔ اللهم اذهب عنه الحر و البرد ”خداوند اس (علی) سے سردی اور گرمی کو دور فرما“
حدیث ۱۵۱۔

۱۲۔ اللهم اكفه اذى الحر و البرد "خداوند اس (معلیٰ) کو سردی و گرمی کی اذیتوں سے محفوظ فرما" حدیث ۱۳۔

۱۳۔ اللهم ان الخير خير الأحره فاعفر للنصار والمهاجرة "خداوند اخیروں کی برائی سے پس تو مہاجرین و انصار کو بخش دے" حدیث ۱۶۰، ۱۶۱۔

۱۳۔ اللہم اھد قلبہ وسدد لسانہ ”خداوند اس (علی) کے قلب کی ہدایت فرما اور اس کی زبان کو استوار فرما“ حدیث ۳۳۔

۱۵. اللهم انقِضْ باحِبَّ خَلْقِكَ الْيَكَّ يَأْكُلُ مَعِيَ مِنْ هَذَا الطَّيْرِ "خداوند ای منی"

مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس بھیج دے تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو تباہ فرمائے۔“ حدیث ۱۰۱۔

۱۶۔ اللہم ہؤلاء اہلی "خداوند ایہی میرے اہل ہیں" حدیث ۱۱۔

۱۷. اللھم ھولاء اھل بیتی "خداوند ایہی میرے اہل بیت ہیں" حدیث ۲۴

۱۸۔ اما انت یا علی فختی و ابو ولدی و انت منی و انا منک ” لیکن تم اے علی میرے داماد، میرے بیٹوں کے باپ ہو اور تم مجھ سے ہو میں تم سے ہوں“ حدیث ۱۳۸۔

۱۹۔ امانت یا علی فصفی و امینی "اور تم اے علی میرے منتخب اور امین ہو" حدیث ۷۷۷۔
۲۰۔ امان لک مثلها ستأیها و انت مضطر "آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے ساتھ ایسا ہی

۲۱۔ اما بعد ایہا الناس انی ولیکم "اما بعد، اے لوگو! میں تمہارا ولی ہوں" حدیث ۹۳۔
(حادثہ) پیش آئے گا اور تم مجبور ہو گے" حدیث ۱۹۱۔

۲۲. اما ترضی ان تكون منی بمنزلة هارون من موسى "کیا تم (اس بات پر) راضی نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی" حدیث ۱۱، ۲۳، ۲۴، ۳۳، ۳۶،

۱۲۶، ۶۱، ۵۹، ۵۸، ۵۶، ۵۵، ۵۲، ۴۹

۲۳. اما ترضین ان تکنونی سیده نساء هذه الامة ((اے میری بیٹی فاطمہ) کیا تم اس

۲۳۔ انت خلیفتی فی کل مومن "(اے علی) تم مومنین کے درمیان میرے خلیفہ

۲۵۔ انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ ”تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون و جاشین ہو“ حدیث ۲۴۔

۲۶. انت منی وانا منک ”تم (اے علی) مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں“ حدیث ۶۹، ۷۰

۴۷۔ ان التقيما فعلى على الناس "اگر تم دونوں ایک ساتھ ہو گئے ہو تو علی سب کے

سردار ہیں“ حدیث ۸۹.

۲۸. ان بنی ہشام بن المغیرہ استاذنولی ”بنی ہشام بن مغیرہ مجھ سے اجازت طلب کر رہے ہیں“ حدیث ۱۳۲، ۱۳۳.

۲۹. ان جبرئیل کان یعارضنی بالقوان کل سنة مرة ”جبرئیل ہر سال ایک مرتبہ مجھ سے قرآن کا مقابلہ کرتے تھے“ (مجھے قرآن سناتے تھے) حدیث ۱۳۱، ۱۳۲.

۳۰. ان علیا منی و انا منہ ”یشک علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں“ حدیث ۶۶.

۳۱. ان فاطمة مضغة منی یوینی مارابھا ”یشک فاطمہ میرا نڈا ہے جس چیز سے یہ پریشان ہوا اس سے مجھ پریشانی ہوتی ہے“ حدیث ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵.

۳۲. ان اللہ سیہدی قلبک و یثبت لسانک ”(اے علی) عنقریب خداوند عالم تمہارے دل کی ہدایت (روشن) اور تمہاری زبان کو (حق پر) استوار فرمائے گا“ حدیث ۳۲، ۳۳.

۳۳. ان اللہ مولای وانا ولی کل مومن ”یشک اللہ میرا مولا اور میں ہر مومن کا ولی ہوں“ حدیث ۷۹.

۳۴. ان اللہ ولیی وانا ولی کل مومن ”یشک اللہ میرا ولی اور میں ہر مومن کا ولی ہوں“ حدیث ۹۸.

۳۵. ان ملکاً من السماء لم یکن رآنی فاستاذن اللہ فی زیارتی ”آسمان کے ایک فرشتے نے مجھے نہیں دیکھا تھا تو اس نے خداوند عالم سے میری زیارت کی اجازت طلب کی“ حدیث ۱۳۰.

۳۶. ان منکم من یقاتل علی تاویل القرآن ”تم میں سے ایک (شخص ہے جو) تاویل قرآن پر جنگ کرے گا“ حدیث ۱۵۶.

۳۷. انہ سیخرج قوم یتکلمون بالحق لایجاوز حلقہم ”عنقریب ایک ایسا گروہ جو میں آئے گا کہ جو حق کی باتیں تو کریں گے (مگر حق) ان کے گلے کے نیچے نہ اترے گا“ حدیث ۱۸۱.

۳۸. انہ لایؤدی عنی الا انا او علی ”(میرے حقوق کو) سوائے میرے اور علی کے کوئی

اور ادا نہیں کرے گا“ حدیث ۷۶.

۳۹. انہ منی بمنزلة ہارون من موسیٰ ”یشک وہ (علی) میری نسبت ویسے ہی ہیں جیسے ہارون کو موسیٰ سے“ حدیث ۱۲.

۴۰. انہا صغیرة ”(عمر ابو بکر کی جناب سیدہ کے ساتھ شادی کی درخواست پر آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ ابھی چھوٹی ہیں“ حدیث ۱۳۲.

۴۱. انی امرت ان ابلغہ انا اور رجل من اهل بیتی ”مجھے حکم ہوا ہے کہ اس (سورہ برات) کو یا میں یا میرے اہلبیت میں سے کوئی شخص پہنچائے“ حدیث ۷۵.

۴۲. انی دافع لوانی غداً الی رجل یحب اللہ ورسولہ ”کل میں علم اس کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے“ حدیث ۱۵.

۴۳. او لا ترضی ان تکن منی بمنزلة ہارون من موسیٰ ”کیا تم اس بات پر راضی و خوشدہ نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی“ حدیث ۵۴.

۴۴. انکم یوالینی فی الدنیا و الاخرة ”تم میں سے کون ہے جو دنیا و آخرت میں مجھ سے دوستی کرے“ حدیث ۲۴.

۴۵. ایہا الناس من ولیکم ؟ ”اے لوگو! تمہارا ولی اور پیشوا کون ہے“ حدیث ۹۶.

۴۶. ہؤسأ لک ابن سمیة ”اے سمیہ کے فرزند کس قدر مغلی اور زحمت میں مبتلا ہو گئے“ حدیث ۱۶۳.

۴۷. تفتقر امتی فریقین یمرق بینہما مارقة ”میری امت کے وہ گروہ ہوں گے اور ان دونوں میں سے ایک مارق (جہنمی گروہ) ہوگا“ حدیث ۱۷۱.

۴۸. تقتل عماراً الفتنۃ الباغیة ”باغی اور شکر گروہ عمار کو قتل کرے گا“ حدیث ۱۵۸، ۱۶۸.

۴۹. تسمرق مارقة عند فرقة من الناس ”لوگوں میں تفرقہ اور اختلاف کے وقت مارق (جہنمی گروہ) خروج کرے گا“ حدیث ۱۶۹، ۱۷۱.

۶۳. کیف انت یا علیؑ وقوم کذا وکذا؟ "اے علیؑ اس طرح کی قوم کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے" حدیث ۱۸۳۔
۶۴. لا بعثن رجلاً يحب الله ورسوله "میں ضرور ہر ذریعے شخص کو بھیجوں گا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے" حدیث ۲۳۔
۶۵. لا دفعن الراية الى رجل يحب الله ورسوله "میں علم اس شخص کے حوالہ کر دوں گا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے" حدیث ۲۱، ۱۸۔
۶۶. لا دفعن الراية غداً الى رجل يحب الله ورسوله "کل علم اس شخص کے حوالہ کروں گا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے" حدیث ۱۳۔
۶۷. لا عطین الراية رجلاً يحب الله ورسوله "علم ایسے شخص کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے" حدیث ۱۱-۱۲، ۲۲، ۱۵۔
۶۸. لا عطین الراية غداً رجلاً يحب الله ورسوله "کل میں علم ایسے شخص کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے" حدیث ۲۳، ۲۰۔
۶۹. لا عطین اللواء رجلاً يحب الله ورسوله "میں علم اس شخص کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے" حدیث ۱۶۔
۷۰. لا عطین هذه الراية رجلاً يحب الله ورسوله "میں یہ علم اس شخص کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے" حدیث ۱۹، ۵۴۔
۷۱. لا عطین هذه الراية غداً رجلاً يفتح الله عليه "میں کل اس علم کو اس شخص کو دوں گا کہ جس کے (ہاتھوں پر) خدا فتح و کامرانی دے گا" حدیث ۱۷۔
۷۲. لا اله الا الله العظيم الحليم "خداے عظیم و حلیم کے سوائے کوئی اور خدا نہیں ہے" حدیث ۳۰، ۲۵۔
۷۳. لا تنفعن يا بريدة في علي "اے بريدة علیؑ کے بارے میں چوں و چرا (شبہ انگیزی)

۵۰. الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة "حسن و حسین جوانان جنت کے سردار ہیں" حدیث ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲۔
۵۱. الخالة أم "خالہ ماں ہوتی ہے" حدیث ۷۰، ۱۹۲۔
۵۲. الخالة بمنزلة الأم "خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے" حدیث ۷۱۔
۵۳. دعه فان له أصحاباً يحقر احدكم صلاته مع صلاتهم "اسے چھوڑ دو اس کے ایسے دوست ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی نماز کو ان کی نمازوں کے مقابلہ میں کم اور حقیر سمجھے گا" حدیث ۱۷۵۔
۵۴. رب هؤلاء اهلي "پروردگار ایہ میرے اہلیت ہیں" حدیث ۵۴۔
۵۵. ربحا نتي من هذه الامة " (حسن وحسین) اس امت میں میرے دو خوشبودار بچوں ہیں" حدیث ۱۲۳، ۱۲۵۔
۵۶. ستكون امتي فرقتين "غفریب میری امت میں دو گروہ ہوں گے" حدیث ۷۰، ۷۱۔
۵۷. سدوا هذه الأبواب الا باب علي " (مسجد میں) سبھی دروازوں کو بند کر دو سوائے علیؑ کے دروازے علیؑ کے" حدیث ۳۸، ۳۲، ۷۳۔
۵۸. سيخرج قوم من امتي يقرؤون القرآن "غفریب میری امت سے ایک گروہ نکلے گا جو قرآن پڑھتا ہوگا" حدیث ۱۸۶۔
۵۹. علي مني وأنا منه "علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں" حدیث ۶۹، ۷۱، ۷۲، ۸۹، ۱۹۲۔
۶۰. فاطمة سيدة نساء اهل الجنة "فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں" حدیث ۱۲۷، ۱۳۱۔
۶۱. قم يا علي فقد برئت "اٹھو اے علیؑ کہ تمہیں شفا ملی" حدیث ۱۲۷، ۱۲۸۔
۶۲. كآني قد دعيت فاجبت، اني قد تركت فيكم الثقلين "گویا کہ مجھے دعوت دی گئی تو میں نے لبیک کہی میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں" حدیث ۷۸۔

مت کرو“ حدیث ۸۹.

۷۴. لا یحبک المؤمن (اے علیؑ) صرف مومن ہی تم سے محبت کرے گا“

حدیث ۱۰۲، ۱۰۰، ۹۸

۷۵. لا یذهب بها الا رجل هو منی وانا منه“ اسے فقط وہی شخص لے جائے گا جو مجھ سے

ہو اور میں اس سے ہوں“ حدیث ۲۴.

۷۶. لا ینبغی ان یبلغ هذا الرجل من اہلی“ مناسب یہی ہے کہ اس کو وہ شخص لے کر

جائے جو میرے اہل میں سے ہو“ حدیث ۷۴.

۷۷. لیستہین بنو ولیعة او لابعثن الیہم رجلاً کنفسی“ یا قیید بنی ولیعہ (اپنی

حرکت) سے دست بردار ہو جائیں یا میں ان کے پاس ایسے شخص کو بھیجوں گا جو میری ہی

طرح ہے“ حدیث ۷۷

۷۸. ما انا امرت باخرا حکم، ما انا فتحتھا ولا سدتها“ میں نے اپنی طرف سے تمہیں

باہر نکل جانے کا حکم نہیں دیا ہے، میں نے اپنی مرضی سے (مسجد کے دروازوں) کو بند کیا

ہے اور نہ کھولا ہے“ حدیث ۳۰، ۳۱

۷۹. ماتو یدون من علی؟ ان علیاً منی“ تم علیؑ سے کیا چاہتے، بیشک علیؑ مجھ سے ہیں“ ۸۸

۸۰. ما سألت ربی شیئاً الا أعطانی وما سألت لنفسی شیئاً الا وقد سألت لک

”میں نے جو کچھ اپنے پروردگار سے طلب کیا اس نے مجھے عطا کیا اور جو کچھ اپنے لئے طلب

کیا وہ تمہارے لئے بھی طلب کیا“ حدیث ۱۳۷

۸۱. مالک یا اباترا ب؟“ اے ابوتراب تمہیں کیا ہوا ہے“ حدیث ۱۵۳.

۸۲. ما منکم احد الا وله حامة“ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جس کے مخصوص لوگ نہ

ہوں“ حدیث ۶۰.

۸۳. ما یدریک لعل اللہ قد اطلع علی اہل بدر“ تمہیں کیا خبر شاید خداوند اہل بدر

کے (حالات) سے مطلع ہو“ حدیث ۲۴.

۸۴. مرحباً بابنتی... اما تر ضین انک سیدۃ نساء هذه الأمة“ خوش آمدید اے

میری بیٹی... کیا تم اس بات پر خشنود و راضی نہیں ہو کہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہو“

حدیث ۱۳۲.

۸۵. مرہم ان یتصدقوا“ انھیں صدقہ دینے کا حکم دو“ حدیث ۱۵۲.

۸۶. من سب علیاً فقد سبسی“ جس نے علیؑ کو برا، بھلا کہا اس نے مجھے برا، بھلا

کہا“ حدیث ۹۱، ۹۰

۸۷. من کنت مولاه فعلی مولاه“ جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ

مولا ہیں“ حدیث ۸۰، ۱۲، ۹، ۸۷، ۸۷، ۹۳، ۹۶، ۹۸، ۹۹، ۱۵۷.

۸۸. من کنت ولیہ فعلی ولیہ“ جس کا میں ولی ہوں اس کے علیؑ بھی ولی ہیں“ حدیث ۲۴.

۹۵، ۷۹، ۷۷

۸۹. هذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ“ یہ وہ عہد ہے کہ جس پر محمد رسول خداؐ نے صلح

فرمائی ہے“ حدیث ۱۹۱.

۹۰. هذا ولیی والمؤدی عنی“ یہ (علیؑ) میرے ولی (جانشین) اور میرے فرائض

کو ادا کرنے والے ہیں“ حدیث ۹.

۹۱. هذا انبای وانباینتی“ یہ دونوں (حسن و حسین) میرے اور میری بیٹی کے فرزند

ہیں“ حدیث ۱۳۹.

۹۲. ہما ریحانتی من الدنیا“ یہ دونوں (حسن و حسین) اس دنیا میں میرے دو خوشبودار

پھول ہیں“ حدیث ۱۳۵.

۹۳. ہی احب الی منک وانت اعز“ یہ (فاطمہؑ) میرے نزدیک تم سے زیادہ محبوب اور

تم (علیؑ) اس سے زیادہ عزیز ہو“ حدیث ۱۳۶.

۹۳. واللہ ما انا ادخلتہ و آخر جنتکم "خدا کی قسم میں نے اپنی طرف اس (علی) کو اندر داخل نہیں کیا اور نہ ہی تمہیں باہر نکالا" حدیث ۳۹۔

۹۵. ومن یعدل اذا لم اعدل؟ "اگر میں عدل و انصاف سے کام نہ لوں گا تو کون ہے جو عدل سے کام لے گا؟" حدیث ۱۵۷۔

۹۶. ویحک، ومن یعدل اذا لم اعدل "لعنت و فزین ہو تم پر اگر میں نے عدل سے کام نہ لیا تو کون عدل سے کام لے گا؟" حدیث ۱۷۶۔

۹۷. یا ابن سمية تقتلک الفتنۃ الباغیة "اے سمیہ کے فرزند تم کو ایک باغی اور منکر گروہ قتل کرے گا" حدیث ۱۶۱۔

۹۸. یا ایہا الناس اتی ولکم "اے لوگو! میں تمہارا ولی ہوں" حدیث ۹۔

۹۹. یا سیریدۃ من کنت مولاه فعلی مولاه "اے برید جس کا میں مولا ہوں اس کے علی بھی مولا ہیں" حدیث ۸۱، ۸۰۔

۱۰۰. یا بنی عبد المطلب انی بعث الیکم بخاصۃ "اے بنی عبد المطلب میں خصوصاً تمہارے لئے مبعوث کیا گیا ہوں" حدیث ۶۵۔

۱۰۱. یا زید انت اخونا و مولانا "اے زید تم ہمارے بھائی اور بزرگوار ہو" حدیث ۷۰۔

۱۰۲. یا عائشۃ کیف رأیتی انقذتک "اے عائشہ تم نے دیکھا کہ میں نے تمہیں کس طرح بچالیا" حدیث ۱۱۰۔

۱۰۳. یا علی الا أعلمک کلمات اذا قلتھن "اے علی کیا میں تمہیں ان کلموں کی تعلیم دوں کہ اگر تم نے انہیں ادا کیا" حدیث ۲۶۔

۱۰۴. یا علی اما ترضی ان تكون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ "اے علی کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی" حدیث ۴۳، ۴۲۔

۱۰۵. یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ "اے علی تم کو مجھ سے وہی نسبت

ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی" حدیث ۶۲۔

۱۰۶. یا علی فیک من عیسیٰ مثل "اے علی تم میں ایک مشابہت حضرت عیسیٰ کی طرح ہے" حدیث ۱۰۳۔

۱۰۷. یا معشر قریش واللہ لیبعثن اللہ علیکم رجلاً "اے قریش والو! خداوند عالم تمہاری سرگونی کے لئے ایک مرد کو بھیجے گا" حدیث ۳۱۔

۱۰۸. یشخرج قوم أحداث الامنان سفهاء الاحلام "ایک قوم وجود میں آئے گی جو کم عمر اور بیوقوف ہوں گی" حدیث ۱۷۸۔

۱۰۹. یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیۃ "وہ لوگ (خوارج) اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے" حدیث ۱۷۳۔

احادیث حضرت علی علیہ السلام

۱. اطلبوا اذا الشدیدہ "پستان والے کو تلاش کرو" حدیث ۱۲۸۔

۲. التمسوا المخذج "ناقص ہاتھ والے کو سب مل کر تلاش کرو" حدیث ۱۸۔

۳. انطلقت مع رسول اللہ حتی اتینا الکعبۃ "میں رسول خدا کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم کعبہ تک پہنچے" حدیث ۱۲۲۔

۴. انا اول من صلی "سب سے پہلا نمازی میں ہوں" حدیث ۱۔

۵. انا عبد اللہ و اخو رسولہ و انا الصدیق الاکبر "میں بندہ خدا اس کے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں" حدیث ۶۷، ۶۶۔

۶. انا فقات عین الفتنة "میں نے فتنی جڑ کو ختم کر دیا" حدیث ۱۸۹۔

۷. ان رسول اللہ وصف ناسا انی لا عرف صفتهم فی ہولاء "رسول خدا نے کچھ لوگوں کی صفات بیان کی تھیں میں ان صفات کو ان لوگوں میں دیکھ رہا ہوں" حدیث ۷۷، ۷۸۔

۸. ان اللہ یقول: (افان مات او قتل) "خداوند عالم فرماتا ہے: پس اگر وہ وفات کر جائے

۱۹. کنت ادخل علی نبی اللہ فان کان یصلی سبّح "میں رسول خدا کی خدمت میں جاتا اگر وہ نماز پڑھتے رہتے تھے تو تسبیح پڑھتے ہوئے مجھے اجازت دیتے تھے" ۱۱۳

۲۰. کنت اذا سالت اعطیت "جب میں آنحضرتؐ سے کوئی سوال کرتا تھا تو مجھے عطا کیا جاتا" حدیث ۱۲۰، ۱۳۱.

۲۱. کنت اذا سالت رسول اللہ اعطانی "جب میں رسول خدا سے کوئی سوال کرتا تھا تو آپ مجھے عطا فرماتے تھے" حدیث ۱۱۹.

۲۲. لما رجعت الی النبی قال لی کلمة ما أحب ان لی بها الدنیا "جب میں آنحضرتؐ کی خدمت میں واپس پہنچا آپ نے مجھ سے ایک ایسی بات کہی جس کے مقابلے میں پوری دنیا کی حکومت پسند نہیں کرتا" حدیث ۱۵۰.

۲۳. لولا ان تبسطوا لانبأکم ما وعد اللہ "اگر تم لوگ احساس برتری کے شکار نہ ہوتے تو میں تمہیں وہ بات بتاتا جس کا وعدہ خدا نے کیا ہے" حدیث ۱۸۷، ۱۸۸.

۲۴. ما اعرف احداً من هذه الامة عبد الله بعد نبیہا غیری "نبی امت کے بعد اس امت میں اپنے سوا کسی اور کو نہیں پہچانتا جس نے (کما حقہ) اللہ کی عبادت و بندگی کی ہو" حدیث ۸.

۲۵. واللہ لانتقلب علی أعقابنا بعد اذ هدانا اللہ "خدا کی قسم ہم اپنے ماضی کی طرف نہ پلٹیں گے جب کہ خدا ہماری ہدایت کر چکا ہے" حدیث ۶۲.

یا قتل کر دیا جائے" حدیث ۶۴.

۹. ان قد ذکر لی خارجة تخرج من قبل المشرق وفيهم ذوالنذیرہ "مجھ سے ایک گروہ کے بارے میں بتایا گیا ہے جو شرق کی طرف سے نکلے گا جن میں ذوالنذیرہ ہوگا" حدیث ۱۸۵.

۱۰. انه لعہد النبی الامی لا یحبی الامؤمن "البتہ نبی امیؐ نے مجھ سے وصیت فرمائی ہے کہ صرف مؤمن ہی مجھ سے محبت کرے گا" حدیث ۱۰۲، ۱۰۰.

۱۱. بی خفف عن هذه الامة "میرے ہی ذریعہ اس امت کو تخفیف دی گئی" حدیث ۱۵۲.

۱۲. صدق اللہ و بلغ رسوله "خداوند عالم نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے پیغام کو پہنچا دیا" حدیث ۱۸۲.

۱۳. عہد الی النبی الامی لا یحبی الامؤمن "مجھ سے نبی امیؐ نے عہد دوستی فرمائی ہے کہ صرف مؤمن ہی مجھے دوست رکھے گا" حدیث ۱۰۱.

۱۴. کان لی من نبی اللہ مدخلان "میرے لئے رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہونے کے دو وقت مقرر تھے" حدیث ۱۱۷.

۱۵. کانت لی ساعة من السحر "میرے لئے سحر کے وقت ایک وقت (آنحضرتؐ سے شرفیابی کے لئے) مقرر تھا" حدیث ۱۱۵، ۱۱۶.

۱۶. کانت لی منزلة من رسول اللہ لم تکن لاحد من الخلق "رسول خدا کے نزدیک میری وہ منزلت تھی جو کسی اور کو حاصل نہ تھی" حدیث ۱۱۸.

۱۷. کلمات الفرج: لا اله الا العلی العظیم "خدا کے علیٰ عظیم کے علاوہ کوئی معبود نہیں کلمات فرج ہیں" حدیث ۲۷.

۱۸. کلمة حق اريد بها باطل "بات تو حق ہے مگر اس سے باطل کا ارادہ کیا گیا ہے" حدیث ۷۷.

فہرست اعلام

(الف)

- ابراہیم بن المتذر الحزامی المدنی : ح ۱۹۔
ابراہیم بن سعد بن ابراہیم : ح ۱۳، ۱۳۷۔
ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص الزہری : ح ۳۹، ۳۹، ۵۲۔
ابراہیم بن سعید الجوهري البغدادی : ح ۱۱۳۔
ابراہیم بن عبد الاعلی الجعفی الکوفی : ح ۱۸۱۔
ابراہیم بن میمون الصائغ المروزی : ح ۱۵۱۔
ابراہیم بن الجوزجانی الدمشقی : ح ۱۳۵۔
ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق السبعی : ح ۱۸۰۔
ابراہیم بن یونس : حرمی بن یونس۔
ابن ابی الشوارب = محمد بن عبد الملک بن محمد۔
ابن ابی عدی = محمد بن ابراہیم بن ابی عدی۔
ابن ابی عمر = محمد بن یحیی ابو عبد اللہ العدنی۔
ابن ابی لیلی : عبد الرحمان بن ابی لیلی : محمد بن عبد الرحمان بن ابی لیلی۔

- ابو حازم: سليمان الاشجعي الكوفي: ح ١٨، ١٣٠.
 ابو حرب بن ابي الاسود الدؤلي: ح ١٢١.
 ابو حفص الابرار: عمر بن عبد الرحمن البغدادي: ح ١٠٣.
 ابو حمزة طلحة بن زيد الكوفي: ح ٢، ٥.
 ابو داود الطيالسي: سليمان بن داود بصري: ح ١٣٢، ١٥٠، ١٥٩.
 ابو داود: سليمان بن سيف الحراي: ح ٨١، ٨٤.
 ابو ذر الغفاري: ح ٤١.
 ابو زرعة بن عمرو بن جرير الكوفي: ح ١١٣، ١١٦.
 ابو زميل = سماك بن الوليد.
 ابو سعيد الخدري: سعد بن مالك الانصاري: ح ١٢٩، ١٣٠، ١٣٣، ١٥٦.
 ١٢٢، ١٢٣، ١٢٩، ١٤٦.
 ابو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف الزهري المدني: ح ١٢٤، ١٤٥، ١٤٦.
 ابو سليمان الجهنى = زيد بن وهب.
 ابو صادق الازدي الكوفي: ح ٢٥، ١٠٣.
 ابو صالح ذكوان المدني: ح ١٩، ٢٠، ١٤٣.
 ابو طالب بن عبد المطلب: ح ١٣٩.
 ابو عبد الرحيم: خالد بن ابي يزيد.
 ابو عبد الله الجدلي الكوفي: ح ٩.
 ابو عوانة = الوضاح بن عبد الله.
 ابو غسان: مالك بن اسماعيل النهدي الكوفي: ح ١٢، ٢٨.
 ابو قتادة الانصاري: ح ١٢٣.
 ابو قيس الاودي: عبد الرحمن بن ثروان الكوفي: ح ١٨٠.
 ابو كامل = فضيل بن حسين.

- ابن ابي مليكة = عيد الله بن عبد الله.
 ابن جريح = عبد الملك بن جريح.
 ابن شهاب = محمد بن مسلم بن شهاب الزهري.
 ابن عنمة = محمد بن خالد بن عنمة البصري.
 ابن عون = عبد الله بن عون.
 ابن عياش = ابو بكر ابن عياش.
 ابن وهب = عبد الله بن وهب.
 ابو احمد الزبيري = محمد بن عبد الله بن الزبير الاسدي الكوفي.
 ابو اسامة = حماد بن اسامة.
 ابو اسحاق السبيعي الهمداني عمر بن عبد الله بن عبيد: ح ٢٣، ٢٥.
 ٣٠، ٣٦، ٣٧، ٤١، ٤٣، ٤٥، ٨٥، ٨٤، ٩٠، ٩٨، ٩٩، ١٠٣، ١٠٦، ١٠٨، ١٠٩، ١٣٩، ١٥١، ١٥٤، ١٤٩، ١٨٠، ١٩٢، ١٩٣.
 ابو اسحاق شياني: سليمان بن ابي سليمان: ح ١١١، ١١٢.
 ابو الاسود الدؤلي: ح ١٢١.
 ابو البخترى الطائي: سعيد بن فيروز: ح ٣٢، ٣٣، ١٢٠، ١٤٣.
 ابو الزبير: محمد بن مسلم بن تدرس المكي: ح ٤٤.
 ابو طفيل: عامر بن وائلة: ح ٤٨، ٩٢، ٩٣.
 ابو المساور: الفضل بن مساور.
 ابو بكر الحنفي: عبد الكبير بن عبد المجيد: ح ٥٣.
 ابو بكر بن ابي قحانة: ح ١٠، ١٣، ١٦، ٢٣، ٣١، ٤١، ٤٣، ٤٤، ١٠٠، ١٢٣، ١٥٦.
 ابو بكر بن عياش الكوفي: ح ١١٤.
 ابو بلج = يحيى بن ابي سليم.
 ابو حازم: سلمة بن دينار المدني الاعرج: ح ١٤.

- ح ۱۳۸، ۱۳۹۔
 اسباط بن محمد الکوفی : ح ۱۲۲، ۷۶، ۳۱۔
 اسباط بن نصر الهمدانی الکوفی : ح ۶۳۔
 اسحاق بن ابراہیم بن مخلد المروزی ابن راہویہ : ح ۲۰، ۲۳، ۷۷، ۹۷، ۱۴۹۔
 ۱۵۶، ۱۶۳۔
 اسحاق بن موسی بن عبد اللہ الانصاری الکوفی : ح ۳۸۔
 اسد بن عبد اللہ البجلي القسری : ح ۶۔
 اسرئیل بن یونس بن ابی اسحاق السیعی : ح ۲۷، ۳۰، ۳۶، ۴۰، ۶۰، ۶۹، ۷۰، ۷۲۔
 ۷۳، ۸۶، ۹۰، ۹۹، ۱۰۶، ۱۷۹، ۱۸۱، ۱۹۳، ۱۹۳۔
 اسماعیل بن ابی خالد البجلي الکوفی : ح ۱۸۹۔
 اسماعیل بن رجاء بن ربیعۃ الزبیدی الکوفی : ح ۱۵۶۔
 اسماعیل بن عبد الرحمان = السدی۔
 اسماعیل بن مسعود البصری : ح ۵، ۱۰۳، ۱۲۳، ۱۸۸۔
 اسماعیل بن یعقوب بن اسماعیل الحرانی : ح ۱۰۷۔
 اسماء بنت عمیس : ح ۶۱، ۶۳، ۱۲۳۔
 اشعث بن عبد الملک البصری : ح ۱۳۳۔
 الاجلح بن عبد اللہ الکندی الکوفی : ح ۸، ۸۹، ۱۷۳۔
 الاحوص بن جواب ابو الجواب الکوفی : ح ۷۱۔
 الاسود بن عامر : شاذان الشامی البغدادی : ح ۳۱۔
 الاسود بن مسعود البصری : ح ۱۶۳۔
 الاعمش = سلیمان بن مهران۔
 الاوزاعی : عبد الرحمان بن عمرو۔
 البراء بن عازب : ح ۷۹، ۸۷، ۱۹۲، ۱۹۳۔

- ابو لیلی الانصاری : ح ۱۳، ۱۵۱۔
 ابو مروان = محمد بن عثمان۔
 ابو مریم المدائنی الکوفی : ح ۱۲۲۔
 ابو مسلمۃ : سعید بن یزید البصری : ح ۱۶۳۔
 ابو مصعب : احمد بن ابی بکر المدنی : ح ۳۶، ۳۷، ۵۷۔
 ابو مصعب بن المقدم الکوفی : ح ۹۲۔
 ابو معاویہ = محمد بن عازم الضریر۔
 ابو نجیح المکی : ح ۱۲۶۔
 ابو نصرۃ العبدی : المنذر بن مالک البصری : ح ۱۶۳، ۱۶۹، ۱۷۳۔
 ابو نعیم = فضل بن ذکین۔
 ابو هريرة الدوسی الیمانی : ح ۱۸، ۲۱، ۱۳۰۔
 ابو هشام المخزومی : المغیرۃ بن سلمۃ البصری : ح ۲۱۔
 ابو یزید المدنی : ح ۱۲۳۔
 احمد بن ابی بکر الزهری المدنی = ابو مصعب۔
 احمد بکار الحرانی : ح ۱۳۸۔
 احمد بن حرب الطائی الموصلی : ح ۷۰، ۷۲، ۱۲۲، ۱۳۲، ۱۳۹۔
 احمد بن خالد الوهبی الحمصی : ح ۲۷، ۳۹، ۱۲۶۔
 احمد بن سلیمان الرهاوی : ح ۷۷، ۱۲، ۱۸، ۳۵، ۳۶، ۶۲، ۶۸، ۶۹، ۷۳۔
 ۱۰۶، ۱۳۱، ۱۳۳، ۱۶۳، ۱۷۹، ۱۹۳۔
 احمد بن عبد اللہ بن الحکم البصری ابن الکردي : ح ۱۶۲۔
 احمد بن عثمان بن حکیم الاودی الکوفی : ح ۲۶، ۲۸، ۸۳۔
 احمد بن یحیی الاودی الکوفی : ح ۳۰، ۶۰۔
 اثامۃ بن زید بن حارثۃ المدنی مولوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

- الجعيد بن عبد الرحمان المدنی = الجعد بن عبد الرحمان : ح ۵۷.
 الحارث بن حصيرة الازدی الكوفي : ح ۶۶، ۱۰۳.
 الحارث بن عبدالله الاعور الهمدانی الكوفي : ح ۳۰.
 الحارث بن مالك : ح ۳۰، ۶۰.
 الحارث بن مسكين البصري : ح ۱۳۵، ۱۴۵، ۱۷۷.
 الحارث بن نوفل بن الحارث عبد المطلب الهاشمي : ح ۱۳۷.
 الحارث بن يزيد العکلی الكوفي : ح ۱۱۳، ۱۱۷.
 الحسن البصري = الحسن بن ابي الحسن.
 الحسن بن ابي الحسن البصري ابو سعيد : ح ۱۳۳، ۱۵۹، ۱۶۱.
 الحسن بن اسامه بن زيد المدنی : ح ۱۳۹.
 الحسن بن اسماعيل بن سليمان المصيصي : ح ۵۶.
 الحسن بن حماد الوراق الكوفي : ح ۱۰.
 الحسن بن صالح بن حي الكوفي : ح ۶۳.
 الحسن بن عبدالله العرنی : ح ۱۷۴.
 الحسن بن علي بن ابي طالب عليه السلام : ح ۱۱، ۲۳، ۵۳، ۲۳، ۱۲۹، ۱۳۰.
 الحسن بن مدرک البصري : ح ۱۸۴.
 الحسين بن حريث المروزي : ح ۳۰، ۹۸، ۱۲۳.
 الحسين بن علي بن ابي طالب عليهم السلام : ح ۱۱، ۱۳، ۵۳، ۲۹، ۱۳۰.
 الحسين بن عياش الرقي : ح ۱۰۵، ۱۰۸.
 الحسين بن واقد المروزي : ح ۱۵، ۳۰، ۱۲۳.
 الحكم بن عبد الرحمان : بن ابي نعم الكوفي : ح ۱۳۳.
- الحکم بن عبد الملك البصري الكوفي : ح ۱۰۳.
 الحكم بن العتبه الكوفي الكندي : ح ۱۳، ۵۵، ۵۶، ۸۰، ۸۱.
 الدر اوردي : عبد العزيز بن محمد.
 الزهري = محمد بن مسلم.
 السدي : اسماعيل بن عبد الرحمان الكوفي : ح ۱۰.
 الشعبي = عامر بن شراحيل.
 الضحاك بن شراحيل المشرقي الكوفي : ح ۱۷۳، ۱۷۶.
 العلاء بن صالح الكوفي : ح ۷.
 العلاء بن عرار الكوفي : ح ۱۰۳، ۱۰۶.
 العلاء بن هلال الرقي : ح ۱۰۹.
 القوام بن حوشب الواسطي : ح ۱۶۳، ۱۶۵.
 الغيزار بن حريث العبدي الكوفي : ح ۱۱۰.
 الفضل بن دكين ابو نعيم الكوفي : ح ۳۵، ۵۹، ۶۳، ۱۸، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۸۵، ۱۶۸.
 الفضل بن سهل البغدادی : ح ۵۸، ۶۵.
 الفضل بن مساور ابو المساور البصري : ح ۱۱۹.
 الفضل بن بن موسى السيناني المروزي : ح ۳۰، ۹۸، ۱۰۴، ۱۲۳، ۱۵۷.
 القاسم بن الفضل البصري : ح ۱۷۴.
 القاسم بن زكريا بن دينار الكوفي : ح ۳۵، ۵۹، ۱۱۸، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۷۹.
 القاسم بن يزيد الجرمي الموصلی : ح ۷۰، ۱۳۹، ۱۵۲.
 الليث بن ابي سليم الكوفي : ح ۵۶.
 الليث بن سعد المصري : ح ۱۳۳، ۱۳۴.
 المسور بن مخزومة الزهري : ح ۱۳۳، ۱۳۷.

- الجعيد بن عبد الرحمان المدنی = الجعد بن عبد الرحمان : ح ۵۷.
 الحارث بن حصيرة الازدی الكوفي : ح ۶۶، ۱۰۳.
 الحارث بن عبدالله الاعور الهمدانی الكوفي : ح ۳۰.
 الحارث بن مالك : ح ۳۰، ۶۰.
 الحارث بن مسكين البصري : ح ۱۳۵، ۱۴۵، ۱۷۷.
 الحارث بن نوفل بن الحارث عبد المطلب الهاشمي : ح ۱۳۷.
 الحارث بن يزيد العکلی الكوفي : ح ۱۱۳، ۱۱۷.
 الحسن البصري = الحسن بن ابي الحسن.
 الحسن بن ابي الحسن البصري ابو سعيد : ح ۱۳۳، ۱۵۹، ۱۶۱.
 الحسن بن اسامه بن زيد المدنی : ح ۱۳۹.
 الحسن بن اسماعيل بن سليمان المصيصي : ح ۵۶.
 الحسن بن حماد الوراق الكوفي : ح ۱۰.
 الحسن بن صالح بن حي الكوفي : ح ۶۳.
 الحسن بن عبدالله العرنی : ح ۱۷۴.
 الحسن بن علي بن ابي طالب عليه السلام : ح ۱۱، ۲۳، ۵۳، ۲۳، ۱۲۹، ۱۳۰.
 الحسن بن مدرک البصري : ح ۱۸۴.
 الحسين بن حريث المروزي : ح ۳۰، ۹۸، ۱۲۳.
 الحسين بن علي بن ابي طالب عليهم السلام : ح ۱۱، ۱۳، ۵۳، ۲۹، ۱۳۰.
 الحسين بن عياش الرقي : ح ۱۰۵، ۱۰۸.
 الحسين بن واقد المروزي : ح ۱۵، ۳۰، ۱۲۳.
 الحكم بن عبد الرحمان : بن ابي نعم الكوفي : ح ۱۳۳.

- بكير بن الاشج: بكير بن عبد الله الاسج: ح ١٤٤.
 بكير بن مسمار المدني: ح ٥٣، ١١.
 بنت حمزة بن عبد المطلب سيد الشهداء: ٤٠ و ١٩٣، ١٩٣.
 بنو عبد المطلب: ح ٢٥.
 بهز بن اسد العمى البصرى: ح ١٤٢.

(ج)

- جابر بن عبد الله الأنصارى: ح ٤٤.
 جبريل: ح ١٣٢، ١٣١.
 جبرير بن حازم البصرى: ح ١٢٥.
 جرير بن عبد الحميد الرازى: ح ١١٦، ٢٠، ١٢٩، ١٥٣، ١٥٦، ١٦٦.
 جعفر بن ابي طالب الطيار: ح ٤٠، ١٩٣، ١٩٣.
 جعفر بن زياد لأحمر الكوفى: ح ١١٣، ١٣٨.
 جعفر بن سليمان الضبعى البصرى: ح ٣٣، ٤٠، ٨٨.
 جعفر بن عون الكوفى: ٩١، ٦٢.
 جميع بن عمير الكوفى: ١١١، ١١٢.

(ح)

- حاتم بن اسماعيل المدني: ح ١١.
 حاتم بن وردان البصرى: ح ١٢٣.
 حارث بن مضرب الكوفى: ح ٣٦، ١٥٤.
 حبشى بن جنادة السلولى: ح ٣٨، ٤٣.
 حبة بن جوين العربى الكوفى: ح ١.
 حبيب بن ابي ثابت الكوفى: ح ٤٨، ٤٣.
 حجاج بن محمد الاغور: ح ١٢١.

المطلب بن زياد الكوفى: ح ٥٦.

المغيرة بن سلمه: ابو هشام المخزومى.

المغيرة بن مقسم الكوفى: ح ١١٦، ١١٤، ١٥٣، ١٥٥.

المنذر بن مالك: ابو نضرة العبدى.

المنهال بن عمرو الكوفى: ح ٢٣، ٩٤، ١٦٣.

النعمان بن بشير الانصارى المدني: ح ١١٠.

الوضاح بن عبد الله ابو عوانة الواسطى: ح ٢٣، ٢٥، ٢٨، ٤٨، ١٣٢، ١٤٠، ١٨٢.

الوليد بن كثير المدني الكوفى: ح ١٣٤.

الوليد بن مسلم الدمشقى: ١٤٦.

ام الحسن البصرى واسمها خيرة: ح ١٥٨، ١٦١.

ام ايمن: ح ١٢٣، ١٢٥.

ام سلمة المخزومية: ح ٩٠، ١٨٢، ١٥٣، ١٥٥، ١٥٨، ١٥١.

ام موسى سرية على: ح ١٥٥، ١٥٣.

انس بن مالك: ح ١٠، ٤٣، ١٣٣.

ايمن الحبشى المكى: ح ١٣، ٨٢.

ايوب بن ابراهيم الثقفى المروزى: ١٥١.

ايوب بن ابي تيميه السخيتانى البصرى: ح ١٢٣، ١٢٥، ١٥٩.

(ب)

بريدة بن الحبيب الاسلمى: ح ١٥، ١٦، ٤٩، ٨١، ٨٩، ٩٤، ١١٣، ١٢٣.

بسر بن سعيد المدني: ح ١٤٤.

بشر بن السرى البصرى المكى: ح ١٣٣.

بشر بن شعيب بن ابي حمزة الحمصى: ١٣٦.

بشر بن هلال البصرى: ح ٣٣، ٦٤.

(ز)

ذو بن عبد الله الهمداني الكوفي: ح ٤٣

(ر)

ربيعي بن حراش الكوفي: ح ٢٢، ٢٣

ربيعة ناجد الكوفي: ح ٣٥، ٣٦

رجاء بن ربيعة الزبيدي الكوفي: ح ٥٦

(ز)

زاذان الكوفي: ح ١٢١

زوز بن حبش الكوفي: ح ١٠٠، ١٠٢، ١٤٩

زكريا بن ابي زائدة الكوفي: ح ١٣١

زكريا بن يحيى السجزي والسجستاني: ح ١٠، ١٣، ١٤، ٣٦، ٣٧، ١٣٤، ٥٠، ٥١

١٨٠، ١٣٦، ١٢٥، ١١٥، ١١٣، ٩٦، ٩٣، ٨٢، ٤٥، ٤٢، ٦٢، ٥٤

زهير بن معاوية الكوفي الجزري: ح ١٠٥، ١٠٨

زيد بن ابي النسيبة الجزري الرهاوي: ح ١٠٩، ١١٣

زيد بن ارقم: ح ٢٠، ٣٨، ٤٨، ٨٣

زيد بن حارث ابو اسامة: ح ٤٠، ٩٣، ١٩٣

زيد بن حباب الكوفي: ح ٦٨

زيد بن وهب ابو سليمان الجهني الكوفي: ح ٢٦، ١٨٣، ١٨٦

زيد بن يثيع الكوفي: ح ٤١، ٤٥، ٨٦، ٨٤، ٨٩، ١٥٤

(س)

سالم بن ابي الجعد الكوفي: ح ١٥٢

سعد بن ابراهيم بن عبد الرحمان بن عوف المدني: ح ٥٢

حرب بن شاذ البصري: ح ٣٣

حرمي بن يونس البغدادي الطرسوسي: ابراهيم: ح ١٢

حماد بن اسمة ابو اسامة الكوفي: ح ١١٨

حماد بن زيد البصري: ح ٥٠

حماد بن سلمة البصري: ح ٤٣

حمزة بن عبد الله بن عمر بن الخطاب المدني: ح ٥٨

حمزة بن عبد المطلب سيد الشهداء: ح ٤٠، ٩٣، ١٣٩

حميد بن مسعدة البصري: ح ١٦٠

حنش بن المعتمر الكوفي: ح ٣٥

حنظلة بن خويلد = سويد الغنزي: ح ١٢٣، ١٦٥

(خ)

خالد بن ابي يزيد ابو عبد الرحيم الحارثي: ح ١١٣

خالد بن الحارث البصري: ح ٥، ١٠٣، ١٢٣، ١٦١

خالد بن الوليد المخزومي: ح ٨٩، ٩٤

خالد بن قثم بن العباس بن عبد الطلب: ح ١٠٩

خالد بن مخلد القطوان الكوفي: ح ٢٦، ٢٨، ١٣٩

خالد بن مهران الحذاء البصري: ح ١٥٨، ١٥٩، ١٦٢

خديجة بن خويلد: ح ٦، ٢٣

خلف بن تميم الكوفي المضبي: ح ٢٩، ٨٦، ٩٩

خيشمة بن عبد الرحمان الكوفي: ح ٤٨

(د)

داود بن ابي هند البصري: ح ١٦٩

داود بن كثير الرقي: ح ٣٨

(ش)

شاذان: اسود بن عامر

شرجيل بن مدرک الحججفی الكوفي: ح ١١٨

شريك بن عبد الله النخعي الكوفي: ح ٨٤، ٦٨، ٣٥، ٣١

شعبة بن الحجاج الواسطي: ح ١٠٣، ٨٥، ٥٥، ٥١، ٣٢، ٢٣، ٥، ١

شبيب بن ابي حمزة الحمصي: ح ١٣٦

شقيق بن ابي عبد الله الكوفي: ح ٩١

شيبان بن عبد الرحمن النحوي: ح ٣٤

(ص)

صفوان: ح ٣٩، ٤٢

صفيه بنت حيي: ح ٢٣

(ط)

طارق بن زياد الكوفي: ح ٩١

طلحة بن مصرف الايامي الكوفي: ح ٨٣

(ع)

عائشه بنت سعد بن ابي وقاص: ح ٩٦، ٩٣، ٥٤، ٥٦، ٩

عاصم بن ضمرة الكوفي: ح ٣٠

عاصم بن كليب بن شهاب الجزمي الكوفي: ح ٣٨١

عامر بن سعد بن ابي وقاص المدني: ح ٩٦، ٥٦، ٥٣، ٥٠، ٣٩، ١١

عامر بن شراحيل الشعبي الكوفي: ح ١٥٠، ١٣٢، ١٣١

عامر بن والله = ابو طفيل

عايشه دختر ابا بكر: ح ١٩٠، ١٨٣، ١٥٥، ١٣٢، ١٣١، ١٢٤، ١١٢، ١١٠

سعد بن عبيدة السلمي الكوفي: ح ١٠٤، ٤٩

سعد بن مالك: سعد بن ابي وقاص: ح ١٠٩، ١١١، ١٣، ٣٩، ٣١، ٣٣، ٦٠، ٤٦

١٢٦، ٩٣، ٩١، ٢٨

سعيد بن ابي الحسن البصري اخو الحسن البصري: ح ١٥٨

سعيد بن ابي عروبة البصري: ح ١٢٥

سيد بن المستب المدني: ح ٥٣، ٥١، ٣٣

سعيد بن جبير الكوفي: ح ١٤٣، ٨١، ٨٠

سعيد بن خنيم الهلالي الكوفي: ح ٦

سعيد بن وهب الكوفي: ح ١٥٤، ٩٤، ٨٦، ٨٥

سفيان بن سعيد الثوري الكوفي: ح ١٢٨، ١٥٢، ١٣٩، ١٣١

سفيان بن عيينة الهلالي الكوفي: ح ١٣٦، ١٣٥، ٣٩

سلمة بن كهيل الكوفي: ح ١٨٦، ١٨٥، ١

سليمان بن طرخان التيمي البصري: ح ١٤٣، ٢٢

سليمان بن عبد الله بن الحارث بن نوفل: ح ١٣٤

سليمان بن عبيد الله الغيلاني البصري: ح ١٤٢

سليمان بن مهران الأعمش الكوفي: ح ١٢٠، ١٠٠، ٩٨، ٤٩، ٤٨، ٣٣، ٣٢

١٨٣، ١٤٨، ١٦٨، ١٦٦، ١٥٤، ١٥٦

سليم بن بلج الفزاري: ح ١٨٢

سماك بن الوليد اليمامي الكوفي ابو زميل: ح ١٩٠

سماك بن حرب الكوفي: ح ١٨٠، ١٤٨

سويد بن غفلة الكوفي: ح ٨٠، ١٤٨

سهل بن سعد الساعدي المدني: ح ١٤٤

سهيل بن ايطالح ذكوان السمان المدني: ح ٢١، ١٩

سهيل بن خلاد العبدي البصري: ح ١٢٥

سهيل بن عروه: ح ١٩١

عبد العزيز بن محمد الدرودي المدني : ح ۴۰، ۵۷، ۳۷، ۳۶

عبد الله ابي الهذيل الكوفي : ح ۸

عبد الله بن ابي بكر بن زيد بن المهاجر : ح ۱۳۹

عبد الله بن ابي نجيح المكي : ح ۱۳۶، ۱۲۶

عبد الله بن ادريس الكوفي : ح ۳

عبد الله بن الحارث بن نوفل المدني : ح ۱۳۸، ۱۶۷، ۱۶۸

عبد الله بن الرقيم الكتاني الكوفي : ح ۳، ۴۱، ۵۹، ۷۶

عبد الله بن بريدة الاسلمي المروزي : ح ۱۵، ۱۶، ۷۹، ۷۹، ۹۷، ۱۳، ۱۳۱، ۱۳۳

عبد الله بن حبيب بن ابي ثابت الكوفي : ح ۵۸

عبد الله بن داود الخريبي : ح ۱۳، ۸۲

عبد الله بن سعيد الاشج الكوفي : ح ۳

عبد الله بن سلمة المرادي الكوفي : ح ۲۵، ۲۶

عبد الله بن شريك العامري الكوفي : ح ۳۰، ۳۱، ۵۹، ۶۰، ۷۶

عبد الله بن عباس بن عبد المطلب : ح ۲۳، ۳۳، ۳۴، ۶۳، ۸۰، ۸۱، ۲۵، ۱۹۰

عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة المكي : ح ۱۳۳، ۱۳۵

عبد الله بن عثمان بن عثيم المكي : ح ۷۷

عبد الله بن عطاء : ح ۱۱۳

عبد الله بن عمر بن الخطاب : ح ۵۷، ۱۰۳، ۱۰۷، ۱۳۵

عبد الله بن عمر بن محمد الكوفي مشكده : ح ۳۱، ۷۶

عبد الله بن بن عمرو العاص : ح ۱۲۳، ۱۶۸

عبد الله بن بن عمرو بن هند الجملي الكوفي : ح ۱۱۹

عبد الله بن عون البصري : ح ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۸۷

عبد الله بن محمد بن عبد الرحمان الزهري : ح ۱۵۸

عباد بن عبد الله الاسدي الكوفي : ح ۷

عباس بن عبد العظيم العنبري البصري : ح ۲۲، ۱۸۶

عباس بن عبد المطلب بن هاشم : ح ۶، ۳۰، ۱۰۹

عباس بن محمد الدوري البغدادي : ح ۷۱، ۷۵، ۹۰

عبد الأعلى بن عبد الأعلى البصري : ح ۱۶۹

عبد الأعلى بن واصل الكوفي : ح ۹۱، ۱۳۷، ۱۷۳، ۱۸۵

عبد الجليل بن عطية القيسي ابو صالح البصري : ح ۹۷

عبد الرحمن ابي ليلى الانصاري الكوفي : ح ۱۳، ۲۷، ۲۹، ۱۵۱

عبد الرحمان بن ابي نعم الكوفي : ح ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۳۵

عبد الرحمان بن ثروان = ابو قيس الاودي

عبد الرحمان بن خالد : ح ۱۰۸

عبد الرحمان بن زياد او ابي زياد مولى بني هاشم : ح ۱۶۷، ۱۶۸

عبد الرحمان بن سابط المكي : ح ۱۲

عبد الرحمان بن صالح الكوفي البغدادي : ح ۱۹۱

عبد الرحمان بن عمرو الازاعي الشامي : ح ۷۷

عبد الرحمان بن غزوان ابو نوح قراد البغدادي : ح ۷۵

عبد الرحمان بن ملجم المرادي : ح ۱۵۳

عبد الرحمان مهدي الصنعاني : ح ۱، ۲، ۱۹۰

عبد السلام بن حرب الكوفي : ح ۱۲، ۳۵

بعد الصمد بن عبد الوارث البصري : ح ۷۶

عبد العزيز بن ابي سلمة الماجشون عبد العزيز بن عبد الله بن ابي سلمة المدني

البغدادي : ح ۳۹، ۵۱

عبد العزيز بن الخطاب الكوفي البصري : ح ۱۱۳

- عبد الله بن محمد بن يحيى التروسي: ح ١٦٤
 عبد الله بن نجيب الحضرمي الكوفي: ح ١١٨٠، ١١٣
 عبد الله بن نمير المهدي الكوفي: ح ٦٦
 عبد الله بن وهب الراسي: ح ١٨٦
 عبد الله بن وهب بن زعدة الاسدي الاصغر: ح ١٢٨
 عبد الله بن مسلم المصري: ح ١٤٤، ١٤٥
 عبد الملك بن ابي سليمان الكوفي: ح ١٨٦
 عبد المك ابي غنية = عبد الملك بن حميد بن ابي غنية
 عبد الملك بن جريج = عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج
 عبد الملك بن حميد بن ابي غنية الكوفي: ح ١٣٠، ٨١، ٨٠
 عبد الملك عبد العزيز بن جريج المكي: ح ١٢١، ٤٤
 عبد الواحد بن ايمن المكي: ح ٨٢، ١٣
 عبد الواحد بن زياد البصري: ح ١١٥
 عبد الوهاب بن عبد المجيد البصري: ح ١٢٤
 عبدة بن عبد الرحيم المروزي الدمشقي: ح ١١٠
 عبيد الله بن ابي رافع المدني: ح ١٤٤
 عبيد الله بن سعد بن ابراهيم البغدادي: ح ١٣٤، ٥٣
 عبيد الله بن عمرو الرقي: ح ١٠٩
 عبيد الله بن موسى العباسي الكوفي: ح ١٩٣، ١٤٩، ١٠٦، ٨٥، ٦٨، ١٣، ٤
 عبيدة السلماني الكوفي: ح ١٨٨، ١٨٦
 عثمان بن ابي شيبة = عثمان بن محمد ابراهيم بن ابي شيبة
 عثمان بن المغيرة الكوفي: ح ١٥٢، ٦٥
 عثمان بن عفان خليفة سوم: ح ١٠٦، ١٠٣
- عثمان بن محمد ابراهيم بن ابي شيبة ابو الحسن العباسي الكوفي: ح ٦٦
 عدى بن ثابت الانصاري الكوفي: ح ١٠٢، ١٠٠
 عطاء بن السائب الكوفي: ح ١٠٤
 عفان بن مسلم بن البصري البغدادي: ح ٤٥، ٦٥
 عفيف الكندي: ح ٦
 عكرمة بن عمار المعجلي اليمامي: ح ١٩٠
 عكرمة مولى ابن عباس: ح ١٦٢، ١٢٥، ٦٣
 علقمة بن قيس الكوفي: ح ١٩١
 علي بن ابي طالب: ح ٨٠، ٤٠، ٤٢، ٤٥، ٨٣، ٩٩، ١٠٣، ١١٣، ١٢٢، ١٢٤، ١٥٠، ١٥٢
 علي بن الحسين بن علي ابي طالب زين العابدين: ح ١٣٤، ٣٦
 علي بن المنذر الطريقي الكوفي: ح ١٨٣، ٨
 علي بن ثابت الدهان الكوفي: ح ١٢٤
 علي بن حجر المروزي: ح ١٥٣
 علي بن خشرم المروزي: ح ٣٣
 علي بن زيد بن جدعان البصري: ح ٥١، ٥
 علي بن صالح ابن صالح بن حي الهمداني الكوفي: ح ٣٠، ٢٦، ٢٥
 علي بن قادم الكوفي: ح ١٣٨، ٦٠، ٣٠
 علي بن محمد بن علي قاضي المصيصية: ح ٩٩، ٨٦، ٢٩
 علي بن هاشم بن البريد الكوفي: ح ١٤٨
 عمار بن هاشم بن البريد الكوفي: ح ١٤٨
 عمار بن ياسر ابو اليقظان: ح ١٦٨، ١٥٨، ١٥٣
 عمارة بن القعقاع الكوفي: ح ١١٥

(غ)

غندر = محمد بن جعفر

(ف)

فاطمة بنت علي بن ابي طالب : ح ۶۳، ۶۱

فاطمة زهرا دختر محمد رسول الله : ح ۱۱، ۲۳، ۵۳، ۷۰، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۲۳، ۱۲۶

فراس بن يحيى الكوفي : ح ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷

فضيل بن حسين ابو كامل البصري : ح ۱۱۵

فضيل بن مسيرة ابو معاذ البصري : ح ۱۵۰

فطر بن خليفة الكوفي : ح ۳۰، ۳۱، ۵۹، ۷۶، ۹۲، ۹۳

(ق)

قنادة بن دعامة البصري : ح ۶۳، ۱۷۰

قنية بن سعيد الباخي البغلاتي : ح ۱۱، ۱۷، ۱۹، ۸۳، ۸۸، ۱۳۳، ۱۷۰، ۱۸۷

قثم بن العباس بن عبد المطلب : ح ۱۰۸

(ك)

كليب بن شهاب الجرهمي الكوفي : ح ۱۸۳

(م)

مالك بن اسماعيل النهدي = ابو غسان مالك بن مغول الكوفي : ح ۶۶

محاضر بن المورع الكوفي : ح ۱۷۴

محمد بن ابراهيم بن ابي عدى البصري : ح ۸۳، ۱۸۷

محمد بن ابراهيم صدران البصري : ح ۱۲۵

عمران بن امان الواسطي : ح ۸۷

عمران بن بكار الحمصي : ح ۱۲۶

عمران حصين الخزاعي : ح ۲۲، ۶۷، ۸۸

عمر بن الخطاب : ح ۱۰، ۱۴، ۱۶، ۱۹، ۲۱، ۲۳، ۳۱، ۷۱، ۱۲۳، ۱۵۶، ۱۷۵، ۱۷۶

عمر بن عبد الوهاب البصري : ح ۲۲

عمر بن الحارث المصري : ح ۱۷۷

عمرو بن العاص : ح ۱۶۸

عمرو بن حبشي الزبيدي الكوفي : ح ۳۷

عمرو بن حماد بن طلحة = عمرو بن طلحة

عمر بن دينار المكي : ح ۳۹، ۱۳۵

عمر و بنطلحه القناد الكوفي : ح ۶۳

عمرو بن علي الفلاس البصري : ح ۲۳، ۶۱، ۱۱۲، ۱۵۸، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۹۰

عمرو بن قيس المالكي الكوفي : ح ۱۸۹

عمرو بن محمد العنقزي الكوفي : ح ۱۱۰

عمرو بن مرو الكوفي : ح ۲، ۵، ۲۵، ۲۷، ۲۸، ۱۲۰

عمرو منصور النسائي : ح ۱۳۰، ۱۶۸

عمر بن ميمون الاودي الكوفي : ح ۲۳، ۳۲، ۳۳

عمرو بن هاشم ابو مالك الجني الكوفي : ح ۱۸۹، ۱۹۱

عمرو ذو مر الهمداني الكوفي : ح ۹۹، ۱۵۷

عميرة بن سعد الياشي الكوفي : ح ۸۴

عوف بن ايب جميلة الاعرابي البصري : ح ۱۶، ۳۸، ۸۳، ۱۱۹، ۱۷۱، ۱۸۸

عيسى بن عمر الهمداني الكوفي : ح ۱۰

عيسى بن مريم رسول الله : ح ۱۰۳، ۱۳۳

عيسى بن يونس بن ابي اسحاق السبيعي الكوفي : ح ۳۳

- محمد بن اسامة بن زيد المدني : ح ١٣٨
 محمد بن اسحاق بن يسار المدني : ح ١٩١، ١٥٣، ١٣٨، ١٢٦، ٥٣
 محمد بن اسماعيل بن ابراهيم البصري الدمشقي القاضي : ح ١٣١
 محمد بن اسماعيل بن رجاء الزبيدي الكوفي : ح ١١٢
 محمد بن العلاء الهمداني ابو كريب الكوفي : ح ١٨٣، ١٨٠، ١٠٠، ٤٩، ٣٤
 محمد بن المثنى البصري الزمن : ح ١٥٠، ١٢٠، ٤٨، ٥٣، ٣٣، ٢٣، ٣٠، ١
 ح ١٩٢، ١٦٩، ١٦٣
 محمد بن المتكدر المدني : ح ٥١، ٣٩، ٣٨
 محمد بن الوليد البصري حمدان : ح ١٢٢
 محمد بن بشار البصري بشار : ح ١٩٢، ١٢٤، ١١٩، ٤٣، ٥٥، ٥٢، ٣٨، ١٦
 محمد بن جعفر ابو عبد الله البصري غندر : ح ٨٥، ٥٥، ٥٢، ٣٨، ١٦، ٣
 ح ١٩٢، ١٦٥، ١٦٢، ١٥٨
 محمد بن حازم الضرير ابو معاوية الكوفي : ح ١٨٣، ١٦٤، ١٢٠، ١٠٠، ٤٩، ٣٣
 محمد بن خالد البصري بن عثمة : ح ١٢٨، ٩٥، ٩
 محمد بن خالد بن خلى الحمصي : ح ١٣٦
 محمد بن خثيم المحاربي الحجازي : ح ١٥٣
 محمد بن سلمة الحراني : ح ١٥٣، ١٣٨، ١١٣
 محمد بن سليمان بن ابي داود الحراني : ح ٩٣
 محمد بن سليمان بن حبيب المصيصي لوين : ح ٣٩
 محمد بن سواء البصري : ح ١٨٨، ١٨٤
 محمد بن صدران = محمد بن ابراهيم بن صدران
 محمد صفوان الجمحي المدني : ح ٣٦
 محمد طلحة بن يزيد بن ركانة الحجازي : ح ٥٣
- محمد بن عبد الاعلى الصنعاني البصري : ح ١٤٣، ١٦١، ١٣٣
 محمد بن عبد الرحمن ابى ليلى الانصاري الكوفي : ح ١٣
 محمد بن عبد الرحيم البغدادي صاعقة : ح ٩٣
 محمد بن عبد الله بن الزبير ابو احمد الزبيدي الكوفي : ح ١٣٥
 محمد بن عبد الله بن الزبير ابو احمد الزبيدي الكوفي : ح ١٣٠، ٨٠، ٥٨، ٢٥
 محمد بن عبد الله بن المبارك ابو جعفر المخرمي البغدادي قاضي حلوان :
 ح ١٩٢، ١٠٣، ٣١، ٢١
 محمد بن عبد الله بن عمار الموصلی المخرمي ابو جعفر : ح ١٥٢
 محمد بن عبد الملك بن ابي الشواب البصري : ح ٥٠
 محمد بن عبيد بن حساب البصري : ح ١١٥
 محمد بن عبيد بن محمد الكوفي المحاربي : ح ١٨٩، ١١٤، ٦
 محمد بن عثمان بن خالد ابو مروان المدني المكي : ح ٤٢
 محمد بن علي بن الحسين ابو جعفر الباقر : ح ٣٩
 محمد بن علي بن حرب المروزي : ح ١٥
 محمد بن عمرو بن حلجة المدني : ح ١٣٤
 محمد بن عمرو بن علقمة الليثي المدني : ح ١٢٤
 محمد بن فضيل بن غزوان الكوفي : ح ١٨٣، ١٣٢، ٨٩، ٨
 محمد بن قدامة المصيصي : ح ١٢٦، ١٥٢، ١٥٥، ١١٦
 محمد بن كعب القرظي المدني : ح ١٥٣
 محمد بن مروان ابو جعفر الكوفي : ح ١٣٠
 محمد مسلم بن شهاب الزهري المدني : ح ١٤٦، ١٤٥، ١٣٤، ١٣٦
 محمد بن مصفى بن بهلول الحمصي : ح ١٤٨
 محمد بن معاوية بن يزيد الانطاقي البغدادي : ح ١٤٨

- منصور بن ابي الاسود الكوفي : ح ١٢٤
 منصور بن المعتمر الكوفي : ح ٣١، ٣٢
 موسى بن اعين الحراني : ح ١٠٤
 موسى بن طارق ابو قرّة الزبيدي البجلي : ح ٤٤
 موسى بن عبد الله الجهني الكوفي : ح ٦٣، ٦١
 موسى بن عمران و آخوه هارون : ح ١٢٦، ٢٣، ٢٢
 موسى بن قيس الحضرمي الكوفي : ح ١٨٥
 موسى بن مسلم الصغير الكوفي : ح ١٢
 موسى بن يعقوب الزمعي المدني : ح ١٣٩، ١٤٨، ٩٥، ٩٣، ٩
 مهاجر بن مسمار المدني : ح ٩٦، ٩٣، ٩
 ميمون ابو عبد الله البصري : ح ٨٣، ٣٨، ١٦
 ميمون بن ابي شيب الكوفي : ح ١٤٣

(ن)

- ناجية بن كعب الاسدي الكوفي : ح ١٣٩
 نافع بن عجير الحجازي : ح ٤٢
 نجى الحضرمي الكوفي صاحب مطهره على : ح ١١٨
 نصر بن علي بن نصر الجهضمي البصري : ح ٨٢، ١٣
 نعيم بن حكيم المدني : ح ١٢٢

(و)

- واصل بن عبد الاعلى الكوفي : ح ١٠١، ٨٩
 وكيع بن الحراح الرواسي الكوفي : ح ١٠١
 وهب بن جرير بن حازم البصري : ح ١٣٥
 وهيب بن خالد البصري : ح ٢١

- محمد معمر البحراني البصري : ح ١٢٣
 محمد بن منصور الطوسي البغدادي : ح ١٣٠
 محمد بن موسى بن اعين الجزري الحراني : ح ١٠٤
 محمد بن نافع عجير الحجازي : ح ٤٢
 محمد بن وهب الحراني : ح ١٥٣، ١١٣، ٥١، ٣٢
 محمد يحيى بن ابي عمر ابو عبد الله العدني المكي : ح ١٣٦، ٩٦، ٤٢
 محمد بن يحيى ايوب المروزي : ح ١٥١
 محمد بن يحيى بن عبد الله النيسابوري : ح ٨٣، ٦٣
 مخلد بن يزيد الحراني : ح ١٨١
 مرحب الخيري : ح ١٦
 مروان بن معاوية الكوفي الدمشقي : ح ١٣٣
 مريم بنت عمران : ح ١٢٩، ١٢٤
 مسروق بن الاجدع الكوفي : ح ١٣٢، ١٣١
 مسكين بن بكير الحراني : ح ٥١، ٣٢
 مسلم بن ابي سهل النبال : ح ١٣٩
 مسهر بن عبد الملك الكوفي : ح ١٠
 مصعب بن سعد بن ابي وقاص المدني : ح ٥٥
 مطرف بن عبد الله البصري : ح ٨٨، ٦٤
 معاذ بن خالد المروزي : ح ١٥
 معاوية بن ابي سفيان : ح ١٨٦، ١٦٨، ١٦٣، ١٢٦، ٥٣، ١١
 معاوية بن صالح الدمشقي : ح ١٩١
 معاوية بن هشام القصار الكوفي : ح ٣٤
 معتمر بن سليمان بن طرخان البصري : ح ١٨٨، ١٤٣، ٢٢
 معن بن عيسى المدني : ح ٩٣

(۵)

ہارون بن عبد اللہ الحمال البغدادی : ح ۹۲، ۲۵

ہاشم بن مخلد الثقفی المروزی : ح ۱۵۱

ہاشم بن ہاشم بن عتبہ الزہری المدنی : ح ۱۲۸، ۳۷

ہانی بن ایوب الحنفی الکوفی : ح ۸۳

ہانی بن ہانی الہمدانی الکوفی : ح ۷۰، ۹۳

ہبیرہ بن یریم الکوفی : ح ۲۳، ۷۰، ۹۳

ہشام بن عمار الدمشقی : ح ۱۱

ہلال بن العلاء بن ہلال الرقی : ح ۱۰۸، ۱۰۵

ہلال بن بشر البصری : ح ۱۲۸، ۹

(۶)

یحییٰ بن آدم الکوفی : ح ۱۹۳، ۱۳۳، ۷۳، ۳۶، ۳۵

یحییٰ بن ابی بکیر الکرمانی البغدادی : ح ۹۰

یحییٰ بن ابی سلیم أو سلیم بن بلج ابو بلج الفزاری : ح ۱۸۲، ۳۳، ۳۲، ۲۳

یحییٰ بن حماد البصری : ح ۱۸۲، ۷۸، ۳۳، ۲۳

یحییٰ بن ذکریانی اللہ : ح ۱۳۳

یحییٰ بن سعید بن فروغ القطان البصری : ح ۱۷۱، ۶۱، ۲۳

یحییٰ بن سعید قیس الانصاری المدنی : ح ۳۵

یحییٰ بن عبد الملک بن حمید بن ابی غنیۃ الکوفی : ح ۱۱۱

یحییٰ عقیف الکندی : ح ۶

یحییٰ معین البغدادی : ح ۱۰۳

یزید بن ابی زیاد الکوفی : ح ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۲۹

یزید الرشک = یزید بن ابی یزید

یزید بن ابی یزید الرشک البصری : ح ۸۸، ۶۷

یزید بن زریع العیشی البصری : ح ۱۶۰

یزید بن عبد اللہ اسامۃ الشی المدنی : ح ۷۲

یزید بن عبد اللہ بن قسیط المدنی : ح ۱۳۸

یزید بن کيسان الکوفی : ح ۱۸

یزید بن محمد بن عثیم المحاربی : ح ۱۵۳

یزید بن مردانہ الکوفی : ح ۱۰۴

یزید بن ہارون الوسطی : ح ۱۶۳

یعقوب بن ابراہیم بن سعد الزہری البغدادی : ح ۱۳۷، ۵۳

یعقوب بن ابراہیم بن کنیر الدررقی : ح ۱۳۳

یعقوب بن جعفر بن ابی کثیر المدنی : ح ۹۶

یعقوب بن عبد الرحمن الزہری المدنی : ح ۱۹۰، ۱۷

یعلیٰ بن عبید الکوفی : ح ۱۸

یوسف بن ابی سلمۃ الماجشون = یوسف بن یعقوب بن ابی سلمۃ

یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق السبعی : ح ۱۸۰

یوسف بن سعید المصیصی الانطاکی : ح ۱۲۱

یوسف بن عیسیٰ المروزی : ح ۱۵۷، ۱۰۲

یوسف یعقوب بن ابی سلمۃ الماجشون المدنی : ح ۴۹

یونس بن ابی اسحاق السبعی الکوفی : ح ۱۱۰، ۷۵، ۷۱، ۲۳

یونس بن عبد الاعلیٰ المصری : ح ۱۷۵

یونس بن یزید الأیلی : ح ۱۵

عشيرة: ح ۱۵۳

غارثور: ح ۲۳

غدير خم: ح ۸۷، ۸۸، ۹۶، ۹۸، ۹۹

کعبه: ح ۲۲ و ۲۱

کوفه: ح ۸۳، ۸۷، ۹۲، ۹۹، ۱۳۶، ۱۵۷

مدینہ: ح ۲۳، ۳۸، ۳۳، ۱۰۷، ۱۳۷

مسجد النبی: ح ۱۳۷

مکہ: ح ۶، ۳۰، ۷۰، ۷۵، ۷۷، ۱۳۳، ۱۹۳

نہروان: ح ۱۸۲، ۱۸۹

یمن: ح ۳۲، ۳۷، ۸۰، ۸۱، ۸۹

قبیلہ اور گروہ

اصحاب الشجرة: ح ۲۴

بنو مدلج: ح ۱۵۳

بنو وليعه (پادشاہان حضر موت): ح ۷۱

بنو هاشم بن المغيرة: ح ۳۳ و ۱۳۳

جمل (اصحاب جمل): ح ۱۸۹

خوارج (مارقون اصحاب نہروان حروریہ): ح ۱۹۱، ۱۶۹

قریش: ح ۳۱

النصارى: ح ۱۰۳

یہود: ح ۱۰۳

فہرست اماکن

احد: ح ۱۰۳ و ۱۰۶

برمیمون: ح ۲۴

تبوک: ح ۲۳، ۳۷، ۵۳، ۵۸، ۵۵

جعراہ: ح ۷۷

حدیبیہ: ح ۱۹۳، ۱۹۰

خندق: ح ۱۶۰ و ۱۶۱

خیبر: ح ۱۱، ۱۶، ۱۳، ۱۹، ۵۴ و ۱۲۶

دیزجان (ہل دیزجان): ح ۱۸۵

شام: ح ۱۸۶

عراق (اہل عراق): ح ۱۳۵ و ۱۷۳

فهرست منابع و مآخذ

١. احاد ومثنائى. الاحاد والمثنائى ابن ابى عاصم، تحقيق الدكتور باسم فيصل احمد الجوابرة، دار الراية، الرياض ١٤١١ ق.
٢. ابار القضاة: محمد بن لف بن حيان الوكييع، عالم الكتب، بيروت.
٣. اربعين زاعى: كتاب الاربعين عن الاربعين طى فضائل على امير المؤمنين عبدالرحمن بن احمد بن الحسين النيسابورى.
٤. ارشاد مفيد: الارشاد فى معرفة حجج الله على العباد، ابى عبدالله محمد بن محمد بن النعمان البغدادى تحقيق مؤسسة آل البيت عليهم السلام لاحياء التراث، المؤتمر العالمى لألفية الشى المفيد، قم ١٤١٣ ق.
٥. اسد الغابة: اسد الغابة فى معرفة الصحابة، عز الدين على بن ابى الكرام المعروف بابن الاثير، بيروت.
٦. الاصابة: الاصابة فى تمييز الصحابة ابن ابى جحر عقلانى تحقيق على محمد الجاوى، بيروت، ١٤١٣ ق.
٧. أمالى ميسية: كتاب الأمالى، الامام مرشد بالله يحيى بن الحسين الشجرى، عالم الكتب، بيروت، ١٤٠٣ هـ. ق.
٨. امالى سيد ابو طالب: تيسير المطالب فى امالى ابو طالب، تريخ جعفر بن احمد

کسروی حسن، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۰ھ.

۲۰. تاروی بغداد: تاروی بغداد او مدینة السلام، احمد بن علی الطیب البغدادی، المكتبة السلفية، مدینہ منور.

۲۱. تاروی التفقات عجلی: تاروی التفقات، احمد بن عبد اللہ بن صالح ابی الحسن العجل، ترتیب نور الدین علی بن ابی یکر الہیثمی، تعلیق الدکتور عبد المعطی قلعی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۵ھ.

۲۲. تاروی جرجان: السہمی، عالم الکتب، بیروت، ۱۴۰۷ھ.

۲۳. تاروی طبری: تاروی الأسم والملوک، ابو جعفر محمد بن جریر الطبری، تحقیق محمد ابو الفضل ابراہیم، بیروت.

۲۴. تاروی کبیر: کتاب التاروی الکبیر، اسماعیل بن ابراہیم الجعفی الباری، دار الکتب العلمیہ، بیروت.

۲۵. تذکرۃ الحفاظ: ابو عبد اللہ شمس الدین اللہی، دار احیاء التراث العربی، بیروت.

۲۶. ترجمۃ الامام الحسین علیہ السلام بن طبقات ابی سعد: محمد بن سعد بن منیع، تحقیق عبد العزیز الطباطبائی، مؤسسۃ ال بیت، قم، ۱۴۱۵ھ.

۲۷. ترجمۃ الامام علی بن تاروی دمشق: ترجمۃ الامام علی علیہ السلام من تاروی دمشق، ابن عساکر، تحقیق محمد باقر المحمودی، چاپ سوم، بیروت، ۱۴۰۰ھ.

۲۸. تفسیر ابن ابی حاتم: تفسیر القرآن العظیم، ابن ابی حاتم رازی، تحقیق اسعد محمد الطیب، بیروت، المكتبة العصرية، ۱۴۱۹ھ.

۲۹. تفسیر طبری: جامع البیان عن تاویل آی القرآن، ابو جعفر محمد بن جریر الطبری، بیروت، ۱۴۰۸ھ.

۳۰. تفسیر الوسیط: الوسیط فی تفسیر القرآن المجید، علی بن احمد الواحدی النیسابوری، تحقیق علی محمد معوض وآرین، بیروت، ۱۴۱۵ھ.

۳۱. تہذیب الآثار طبری: تہذیب الآثار وتفصیل الثابت عن رسول اللہ صل اللہ

بن عبد السلام، بیروت، ۱۳۹۵ھ.

۹. أمالی طوسی: الأمالی، ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی، دار الثقافة، قم، ۱۳۱۳ھ.

۱۰. أمالی عبد الرزاق: الأمالی فی آثار الصحابة، عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی، تحقیق، معجی السید ابراہیم، القاهرة.

۱۱. أمالی مفید: کتاب الأمالی، محمد بن محمد بن النعمان (الشی المفید)، تحقیق علی اکبر الغفاری، جماعة المدرسين، قم، ۱۴۰۳ھ.

۱۲. الاموال: کتاب الاموال، محمد بن محمد النعمان تحقیق علی اکبر الغفاری، جماعة المدرسين، قم، ۱۴۰۳ھ.

۱۳. المنجد: عربی اردو لغت، مجلس ترتیب المنجد عربی اردو، مرکزی ادارہ تبلیغ، دہلی.

۱۴. أنساب الأشراف: احمد بن یحیی بن جابر البلاذری، تحقیق محمد باقر المحمودی، چاپ دوم، ۱۴۱۶ھ.

۱۵. أوائل ابن ابی عاصم: الأوائل، ابی بکر احمد بن ابی عاصم النبیل، تحقیق محمد سعید بن بسوی زغلول، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۷ھ.

۱۶. أوائل العسكري: الأوائل، ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سهل العسكري، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۷ھ.

۱۷. البداية والنهاية: ابو الفداء الحافظ بن کثیر الدمشقی، تحقیق، الدکتور احمد ابو ملحم و الدکتور علی نجیب عطوری الاستاذ قواد السید و الاستاذ مہدی ناصر الدین، الاستاذ علی عبد الساتی، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۰۸ھ.

۱۸. تاروی الاسلام ذہبی: تاروی الاسلام و فیات المشاہیر و الاعلام شمس الدین الذہبی تحقیق عمر عبد الاسلام تدمری بیروت ۱۴۱۳ھ.

۱۹. تاروی اصہبان: کتاب تاروی اصہبان (ذکر ابار اصہبان) احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسی بن مہران المہرانی الاصہبانی، تحقیق سید

مجمع احياء الثقافة الاسلامية، قم، ١٣١٨ هـ.

٣٣. زهد احمد: كتاب الزهد، ابي عبد الله احمد بن محمد بن حنبل الشيباني،

تحقيق محمد السيد بسونى زغلول، دار الكتاب العربى، بيروت، ١٣٠٦ هـ.ق.

٣٤. سنن ابي داود: سليمان ابن الاشعث السجستاني الازدى، تعليق محمد محيى الدين عبد الحميد، دار احياء السنة النبوية.

٣٥. سنن ابن ماجه: ابي عبد الله محمد بن يزيد القزوينى، تحقيق محمد فواد عبد الباقي، دار الفكر، بيروت.

٣٦. سنن بيهقى: السنن الكبرى، ابوبكر احمد بن الحسين بن على البيهقى، اعداد الدكتور يوسف عبد الرحمن المرعشلى، بيروت.

٣٧. سنن ترمذى: الجامع الصحيح، تحقيق ابراهيم عطوة عوض، بيروت، دار احياء التراث العربى.

٣٨. سنن دارمى: سنن الدارمى، ابو محمد عبد الله بهرام الدارمى، دار احياء السنة النبوية.

٣٩. سنن كبرى نسائي: السنن الكبرى، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائي، تحقيق دكتور عبد الغفار سليمان البغدادى، سيد كسروى حسن، بيروت، ١٣١١ هـ.

٤٠. سير اعلام النبلاء: سير اعلام النبلاء، محمد بن احمد بن عثمان الذهبى، اشرف على تحقيق الكتاب شعيب الانزوط، چاپ چهارم، بيروت، ١٣٠٦ هـ.

٥١. شرح الابار فى فضائل الائمة الاطهار عليهم السلام: القاضى النعمان بن محمد التميمى المغربى، تحقيق السيد محمد الحسينى الجلالى، مؤسسه النشر الاسلامى، قم.

٥٢. سيره ابن هشام: السيرة النبوية، ابو محمد عبد الملك بن هشام، بشرح الوزير المغربى، تحقيق الدكتور سهيل زكار، بيروت، ١٣١٢.

٥٣. شرح ابن ابي الحديد: شرح نهج البلاغة، ابن ابي الحديد، تحقيق محمد ابو الفضل ابراهيم، دار احياء الكتب العربيه، ١٣٨٥ هـ.

عليه وآله وسلم من الأبار، محمد بن جويرين يزيد الطبرى، مطبعة المدنى، مصر.

٣٢. تهذيب التهذيب: ابن حجر عسقلانى، تحقيق مصطفى عبد القادر عطاء، بيروت، ١٣١٥ هـ.ق.

٣٣. تهذيب الكمال: فى اسماء الرجال، جمال الدين ابو الحجاج يوسف المزى، تحقيق الدكتور بشار عواد معروف، ١٣١٣ هـ.

٣٤. جامع البيان: جامع بيان العلم وفضله، ابن عبد البر، بيروت، دار الكتب العلمية.

٣٥. الجرح والتعديل: كتاب الجرح والتعديل، شى الاسلام ابي محمد عبد الرحمن بن ابي حاتم محمد بن ادريس بن المنذر الرازى مجلس دائرة المعارف

العثمانية حيدر آباد دكن الهند، ١٢١٤ هـ. دار احياء التراث العربى، بيروت.

٣٦. حلية الاولياء: حلية الاولياء وطبقات الاصفياء، ابو نعيم احمد بن عبد الله الاصبهاني، ط الامس، بيروت، ١٣٠٤ هـ.

٣٧. صال صدوق: كتاب الصال، ابو جعفر محمد بن على الصدوق، تصحيح على اكبر الغفارى، ط منشورات جماعة المدرسين، قم، ١٣٠٣ هـ.ق.

٣٨. الدر المنثور: الدر المنثور فى التفسير بالمأثور، جلال الدين عبد الرحمن السيوطى، دار الفكر، بيروت، ١٣٠٣ هـ.

٣٩. دلائل بيهقى: دلائل النبوة ومعرفة احوال صاحب الشريعة، ابو بكر احمد بن الحسين البيهقى، تريح الدكتور عبد المعطى قلعبى، بيروت، ١٣٠٥ هـ.

٤٠. الذرية الطاهرة: ابر بشر محمد بن احمد بن حماد الانصارى الرازى الدولابى، تحقيق السيد محمد جواد الحسينى الجلالى، مؤسسه النشر الاسلامى التابعة بجماعة المدرسين قم، ١٣٠٤ هـ.ق.

٤١. رياض النظرة: الرياض النظرة فى مناقب العشرة المبشرين بالجنة، ابو جعفر احمد المحب الطبرى، دار الندوة الجديدة.

٤٢. زين الفتى: العسل المصفى من تهذيب زين الفتى فى شرح سورة هل اتى، احمد بن محمد بن على بن احمد العاصى تعليق الشى محمد باقر المحمودى،

- محمد قمیحه، دار الكتب العلمية، بيروت، ۱۴۰۳ هـ.
۲۶. علل الحديث رازی: علل الحديث، ابی محمد عبد الرحمن الرازی، دار المعرفة، بيروت، ۱۴۰۵ هـ.
۲۷. العلل و المعرفة: كتاب العلل و المعرفة الرجال، احمد بن حنبل، تحقيق الدكتور وصی الله بن محمد عباس، دار الالهی، ریاض ۱۴۰۸ ق.
۲۸. عمل يوم و لیل: كتاب عمل اليوم و الليلة، ابی بكر احمد بن محمد الدينوري المعروف بابن السنی، تحقيق بشیر محمد عیون، مكتبة المؤید، ریاض، ۱۴۱۴ هـ.
۲۹. عیون اibar الرضا، محمد بن علی بن بابويه القمی، تصحيح الشی حسین الاعلمی، مؤسسة الاعلی للمطبوعات بيروت، ۱۴۰۳ ق.
۳۰. الفائق زمشری: الفائق فی غریب الحديث، جاء الله محمد بن عمر الزمشری، تحقيق علی محمد الیحماری، دار الفكر، بيروت، ۱۴۱۳ ق.
۳۱. فرائد المسطين: فی فضائل المرتضى و البتول و السبطین و الائمة من ذریتهم علیهم السلام، ابراهيم بن محمد ابن المؤید بن عبد الله بن علی بن محمد الجوينی الراسانی، تحقيق و تعليق الشی محمد باقر محمودی، مؤسسة محمودی بيروت، ۱۳۹۸ هـ.
۳۲. فضائل احمد: فضائل امیر المومنین علی علیه السلام، احمد بن حنبل، بيروت.
۳۳. فضائل فاطمة لابن شاهین: فضائل فاطمة الزهرا علیها سلام، عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن اسود البغدادی، تحقيق الدكتور محمد هادی الامینی، دار الكتاب الاسلامی، بيروت، ۱۴۱۲ ق.
۳۴. القول المسدد: القول المسدد فی الذب عن المسند للمام احمد، احمد بن علی بن حجر العسقلانی، عالم الكتب، بيروت، ۱۴۰۴ ق.
۳۵. کامل ابن عدی: الکامل فی ضعفاء الرجال، ابو احمد، عبد الله بن عدی الجرجانی، تحقيق يحيى متار غزاوی، بيروت، دار الفكر، ۱۴۰۹ هـ.

۵۳. شرح السنة البغوی: شرح السنة، الحسين بن مسعود البغوی، تحقيق زهير الشاويش و شعيب الارناؤوط، بيروت، ۱۴۰۳ هـ.
۵۵. شرح طحاوی: شرح معانی الآثار، ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی، تحقيق محمد زهري الیاری، بيروت، ۱۴۰۷ هـ.
۵۶. شواهد التنزيل: شواهد التنزيل لقواعد التفصيل، عبيد الله بن عبد الله بن احمد الحاكم الحسكاني، تحقيق محمد باقر محمودی، مجمع احیاء الثقافة الاسلامیة، قم، ۱۴۱۱ هـ.
۵۷. صحيح ابن حبان: بترتيب ابن بليان، علی بن بليان احماری، تحقيق شعيب الارناؤوط، مؤسسة الرسالة، بيروت، ۱۴۱۴ هـ.
۵۸. صحيح ابن زبمة: ابو بكر محمد بن اسحاق، تحقيق محمد مصطفى الاعظمی، المكتبة الاسلامی، بيروت، ۱۳۹۱ هـ.
۵۹. صحيح باری: صحيح الباری، محمد بن اسماعيل الباری، بيروت، دار احیاء التراث العربی.
۶۰. صحيح مسلم: صحيح مسلم بشرح النووي، بيروت، ۱۴۰۷ هـ.
۶۱. صحيفة الامام الرضا: تحقيق محمد مهدي نجف، مؤسسة طبع و نشر الاستانة الرضويہ، ۱۴۰۶ ق.
۶۲. طبقات كبرى: الطبقات الكبرى، محمد بن سعد بن منيع، دار الكتب، بيروت، ۱۴۰۵ هـ.
۶۳. طبقات المحدثين: طبقات المحدثين اصيهان و الواردين عليها، عبد الله محمد بن جعفر حيان المعروف بأبي الشی الانصاری، تحقيق عبد الغفور عبد الحق حسين البلوشي، مؤسسة الرسالة، بيروت، ۱۴۱۴ هـ.
۶۴. الطوائف: فی معرفة مذاهب الطوائف، علی بن موسى بن طاووس الحسنی الحسيني، مطبعة البام، قم، ۱۴۰۰ هـ ق.
۶۵. العقد الفريد: عقد الفريد، احمد بن محمد عبد ربه الاندلسي، تحقيق مفيد

۷۶. کامل الزیارات: ابی القاسم جعفر بن محمد بن قولویه، تصحیح میرزا عبد الحسین الامینی، المطبعة المباركة المرتضوية، نجف، ۱۳۵۶.
۷۷. کتاب السنة: ابوبکر عمرو بن ابی العاص، بقلم محمد ناصر الدین الالبانی، بیروت، المكتبة الاسلامی، ط الثالثة.
۷۸. کتاب سلیم: بن قیس هلالی، سلیم بن قیس الهلالی الکوفی، تحقیق محمد باقر الانصاری، نشر الهادی، قم، ۱۳۱۵.
۷۹. کشف الاستار: کشف الاستار من زوائد الزار علی الكتب الستة، نور الدین علی بن ابی بکر المیشی، تحقیق حبیب الرحمن الاغطی، مؤسسة الرسالة، بیروت، ۱۳۹۹هـ.
۸۰. الكشف و البیان: الكشف البیان فی تفسیر القرآن، احمد بن محمد بن ابراهیم الثعلبی، مطوط، مكتبة آية الله المرعشي النجفی.
۸۱. كفاية الطالب: فی مناقب علی بن ابیطالب علیهما السلام، محمد بن یوسف بن محمد القرئ الشافعی، تحقیق محمد هادی الامینی، دار احیاء تراث اهل البيت علیهم السلام، قم، ۱۳۰۳ق.
۸۲. الكنى واسماء دولاى: کتاب الكنى و الاسماء ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری تقدیم مطاع الطلائیثی، دار الفكر، دمشق، ۱۳۰۳هـ.
۸۳. كنز العمال: كنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، علاء الدین علی المتقی الهندی، تصحیح صفوة السقاء، ط. الامسة.
۸۴. كنز الفوائد: محمد بن علی بن عثمان الكر آجلی الطرابلسی، تحقیق الشی عبد الله نعمه، دار الاضواء، بیروت، ۱۳۰۵ق.
۸۵. مجمع الزوائد: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، نور الدین علی بن ابی بکر میثمی، دار الكتاب العربی، بیروت، ۱۳۰۲ق.
۸۶. مسترشد طبری: المسترشد فی امامة امیر المومنین علی بن ابیطالب علیهما السلام، محمد بن جریر بن رستم الطبری الامامی، تحقیق احمد المحمودی،
- مؤسسة الثقافة الاسلامیة قم، ۱۳۱۵ق.
۸۷. مستدرک حاکم: المستدرک علی الصحیحین، ابو عبد الله الحاکم نیسابوری، تحقیق یوسف عبد الرحمن المرعشلی، دار المعرفة بیروت.
۸۸. مسند ابن راهویه: مسند اسحاق بن راهویه، اسحاق بن ابراهیم بن مکمل الحنظلی المروزی، تحقیق الدكتور عبد الغفور عبد الحق، مكتبة الايمان، المدينة المنورة، ۱۳۱۲هـ.
۸۹. مسند ابو یعلی: مسند ابی یعلی الموصلی، احمد بن علی بن المثنی التمیمی، تحقیق حسین سلیم اسد، دار المأمون للتراث، دمشق، ۱۳۰۳هـ.
۹۰. مسند احمد: المسند، احمد بن حنبل ابو عبد الله الشیبانی، بیروت، ۱۳۱۲هـ.
۹۱. مسند بزار: البحر الزا المعروف مسند بزار، ابی بکر احمد بن عمرو بن عبد اللق العتکی البزار، تحقیق محفوظ الرحمن زین الله، مكتبة العلوم و الحكم، المدينة المنورة، ۱۳۱۳.
۹۲. مسند حمیدی: المسند، عبد الله بن الزبیر الحمیدی، تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی، عالم الكتب، بیروت.
۹۳. مسند رؤیانی: مسند الصحابة، ابوبکر محمد بن هارون الرویانی الرازی، ترجیح ابو عبد الرحمن صلاح بن محمد بن عویضة، دار الكتاب العلمیة بیروت، ۱۳۱۷هـ.
۹۴. مسند شاشی: المسند، ابو سعید المیشی بن کلب الشاشی، تحقیق محفوظ الرحمن زین الله، مكتبة العلوم و الحكم، المدينة، ۱۳۱۰ق.
۹۵. مسند شامیین: مسند الشامیین، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، تحقیق صدی عبد المجید السلفی مؤسسة الرسالة، بیروت، ۱۳۱۷هـ.
۹۶. مسند طیالسی: مسند ابی داود طیالسی، سلیمان بن داود طیالسی، دائرة المعارف النظامیة، حیدر آباد ۱۳۲۱ق.
۹۷. مشکل الآثار طحاوی: مشکل ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامه، تصحیح محمد عبد السلام شاهین، بیروت، ۱۳۱۵هـ.

۱۰۹. مقتل الحسن و ارزومی: مقتل الحسين، ابو المؤید الموفق بن احمد المکی، تحقیق الشی محمد السماوی، مکتبة المفید، قم.
۱۱۰. مناقب ابن مغازلی: مناقب الامام امیر المومنین علی بن ابیطالب علیه السلام، علی بن محمد الشافعی (الشہیر بابن المغازلی) تحقیق محمد باقر البہودی، بیروت دار الاضواء، ۱۴۰۳ھ.
۱۱۱. مناقب و ارزومی: المناقب، الموفق بن احمد الوارزومی، تحقیق الشی مالک المحمودی، موسسه النشر الاسلامی قم، ۱۴۱۱ھ.
۱۱۲. مناقب ابن شهر آشوب: المناقب، رشید الدین محمد بن علی بن شهر آشوب المازندرانی، المطبعة العلمية، قم.
۱۱۳. مناقب کوفی: مناقب الامام امیر المومنین علی بن ابیطالب علیه السلام، محمد بن سلیمان الکوفی القاضی، تحقیق محمد باقر محمودی قم، ۱۴۱۴ھ.
۱۱۴. میزان الاعتدال: میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ابو عبد الله محمد بن احمد بن عثمان الذهبي، تحقیق، علی محمد البجایوی، دار الفكر، دمشق.
۱۱۵. موضع اوہام: کتاب موضع اوہام الجمع و التفريق، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الطیب البغدادی، مجلس دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد الدکن، الهند، ۱۳۷۹ھ.

۹۸. مصنف ابن ابو شيبة: الكتاب المصنف في الاحاديث و الآثار، ابوبکر عبد الله بن محمد بن ابی شيبة، تصحيح محمد عبد السلام شاهين، دار الكتب العلمية، بيروت، ۱۴۱۶ھ.
۹۹. مصنف عبد الرزاق: المصنف، ابوبکر عبد الرزاق بن همام الصنعاني، تحقيق جيب الرحمن الاعظمي، ط. الثانية ۱۴۰۳ھ.
۱۰۰. مطالب العالية: المطالب العالية بزوائد المسانيد العثمانية، ابن حجر احمد بن علي العسقلاني، تحقيق الشی جيب الرحمن الاعظمي، دار المعرفة، بيروت.
۱۰۱. معارف ابن قتيبة: المعارف، ابی محمد عبد الله بن مسلم ابن قتيبة، تحقيق ثروت عكاشه، ناشر منشورات الشريف الرضي، مطبعة امير، قم، ۱۴۱۵ھ.
۱۰۲. معاني الاسرار: ابو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن احمد الطبراني، تحقيق الدكتور محمود الطحان، مکتبة المعرفة، رياض، ۱۴۰۵ھ.
۱۰۳. معجم سفسلفی: معجم السفي، ابو طاهر احمد بن محمد السلفی، تحقيق عبد الله عمر البارودي، دار الفكر، بيروت، ۱۴۱۴ھ.
۱۰۴. معجم شيو ابويعلى: المعجم، احمد بن علي بن المثنى التميمي، تحقيق حسين سليم اسد، داء المامون للتراث، بيروت، ۱۴۱۰ھ.
۱۰۵. معجم صغير: المعجم الصغير، ابو القاسم سليمان بن احمد الطبراني، بيروت، ۱۴۰۳ھ.
۱۰۶. معجم كبير: المعجم الكبير، ابو القاسم سليمان بن احمد الطبراني، تحقيق حمدي عبد المجيد السلفي، ط. الثالثة، ۱۴۰۶ھ.
۱۰۷. المعرفة و التاری بسوی: کتاب المعرفة و التاری، ابو يوسف يعقوب بن سفيان البسوي، تحقيق اكرم صيناء العمري، مطبعة الارشاد، بغداد، ۱۳۹۳ھ.
۱۰۸. مقتل ابن ابی الدنيا: كتاب مقتل الامام امير المومنين علي بن ابیطالب عليه السلام، عبد الله بن محمد بن عبيد المعروف بابن ابی الدنيا، تحقيق محمد باقر محمودی، مجمع احیاء الثقافة الإسلامية، قم، ۱۴۱۱ھ.

طالب دعا: سپید حسن علی نقوی

Hassan
naqviz@live.com